SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, 29th October, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والذین استجابوا لربہم و اقاموا الصلوۃ وامرھم شوریٰ بینہم و مما رزقنٰہم ینفقون- والذین اذا اصابہم البغی ھم ینتصرون- وجزؤا سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ انہ لا یحب الظلمین- ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ماعلیہم من سبیل- انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و یبغون فی الارض بغیر الحق اولئک لھم عذاب الیم- و لمن صبرو غفر ان ذلک لمن عزم الامور-

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, 29th October, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والذین استجابوا لربہم و اقاموا الصلوۃ وامرہم شورٰی بینہم و مما رزقنٰہم ینفقون- والذین اذا اصابہم البغی ہم ینتصرون- وجزٰؤا سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ انہ لا یحب الظلمین- ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ماعلیہم من سبیل- انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و یبغون فی الارض بغیر الحق اولئک لہم عذاب الیم- و لمن صبرو غفر ان ذلک لمن عزم الامور-

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے

والا ہے۔ اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں۔ اور جو مال ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے' اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم و زیادتی ہو تو مناسب طریقے سے بدلہ لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے' مگر جو درگزر کرے اور معاملے کو درست کر دے تو اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے' اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جس پر ظلم ہوا ہو' اگر وہ اس کے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام نہیں۔ الزام تو ان لوگوں پر ہے' جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں' یہی لوگ ہیں جن کو تکلیف دینے والا عذاب ہو گا۔ اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو ضرور یہ ہمت کے کام ہیں۔

(سورۃ شوریٰ آیات 38 تا 43)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم صلی علی محمد و علیٰ آل محمد۔

Point of Order

Discussion on the Earthquake Situation in Balochistan

سینیٹر آغا پری گل: میرا point of order ہے۔ میں آپ سے ایک درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ سینیٹ کی کارروائی روکیں' آج کوئی کارروائی نہ ہو۔ بلوچستان میں اتنا نقصان ہوا ہے' میں آپ سے یہی درخواست کروں گی کہ باقی ساری تقریریں بند کریں' بلوچستان میں جو لوگ شہید ہوئے ہیں اور نقصان ہوا ہے' اس پر بات کی جائے۔

جناب چیئرمین: کامران صاحب اور رضا صاحب اسی پر بات کر رہے ہیں۔ ذرا بات سن لیں' تشریف رکھیں۔

سینیٹر آغا پری گل: آج دوسری کوئی کارروائی نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: صبح سے آپ کے کافی ساتھی follow کرتے رہے ہیں۔ Cabinet Division, disaster والوں سے باقاعدہ رابطہ ہے۔ رضا صاحب، آپ کو up date دیں گے۔ کامران صاحب اسی سلسلے میں بولنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، جی ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: کامران مرتضیٰ صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس پر House جو فیصلہ کرے لیکن آج یہ فیصلہ ہوا تھا کہ یہ جو بات کر رہے ہیں، وہ سن لیں۔ اس کے بعد اگر کچھ اور کہنا چاہتے ہیں کیونکہ آج کا جو دوسرا item تھا، Finance Advisor بھی آئے ہوئے ہیں، ان کو بھی جانا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین! یہ کیا بات ہے؟ آپ کہتے ہیں House فیصلہ کرے۔ یعنی آپ لوگ جو House میں بڑے بڑے لیڈر ہیں، وہ فیصلہ کریں، باقی بیٹھے رہیں۔ آخر ہمارا بھی حق بنتا ہے کہ اپنے صوبے کے بارے میں بات کریں۔

جناب چیئرمین، جب میں کہہ رہا ہوں کہ House فیصلہ کرے تو آپ سب ہی اس میں شامل ہیں۔ میں نے اپنے چیمبر میں تو نہیں کہا کہ میں فیصلہ کروں گا۔ میں نے House پر چھوڑا ہے، آپ اس میں شامل ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، پتا نہیں فیصلے میں یہی---

جناب چیئرمین، کوئی فیصلہ نہیں ہوا، ابھی سن لیں، جو فیصلہ ہوا ہے۔ اس کے بعد آپ جو فیصلہ کریں گے۔

سینیٹر آغا پری گل، Joint Session میں بھی یہی بولتے ہیں، ہم سب کو بولنے دیا جائے۔

جناب چیئرمین: آپ سن تو لیں۔ کامران صاحب اور رضا صاحب کو سن لیں۔ جی کامران۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! میں نے کبھی عورتوں کا حق نہیں مارا۔ میں تو بی بی سے اتنا ڈرتا ہوں کہ میرا خیال ہے' اس House میں کوئی بھی نہیں ڈرتا ہو گا۔

جناب چیئرمین، ماسوائے میرے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! یہ تو ہنسی کی بات تھی لیکن آج ہنسنے کو دل نہیں چاہ رہا۔ آج صبح چار بج کر پینتیس منٹ کے لگ بھگ پورے بلوچستان اور خصوصاً زیارت اور پشین کے علاقے میں زلزلے کے شدید جھٹکے آئے' اس کے نتیجے میں اب تک کی اطلاعات کے مطابق تقریباً دو سو لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور سینکڑوں لوگ زخمی ہیں۔ میری اطلاع کے مطابق صوبائی اور وفاقی گورنمنٹ بھی اپنے طور پر کوشش کر رہی ہے مگر چونکہ ہمارے پاس اس طرح کے مسائل اور مصائب سے نمٹنے کا ابھی تک مناسب انتظام نہیں ہے حالانکہ اس سے پہلے آزاد کشمیر اور Northren Areas میں ہمیں اس طرح کے incident کا تجربہ ہو چکا ہے۔ لوگ ابھی تک اپنے ان لوگوں کی لاشیں نہیں نکال پائے جو مر گئے ہیں۔ ان میں معصوم بچے' عورتیں' جوان اور بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں۔ ایک تو میں آپ کی توجہ اس مسئلے کی طرف دلانا چاہ رہا تھا۔ آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے صبح سب بلوچستان والوں کو فرداً فرداً فون کیا اور ہم سب سے تعزیت کی مگر اس تعزیت کے ساتھ ساتھ میں یہ چاہ رہا تھا کہ قرارداد record پر آ جائے اور Balochistan Government and Federal Government کو جائے مگر اس سے زیادہ ایک symbolic چیز' ہم بلوچستان والے ہمیشہ یہ feel کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ وفاق کا رویہ سوتیلا ہوتا ہے۔ آزاد کشمیر اور Northren Areas میں ہوا تو اس سے زیادہ immediate steps لیے گئے تھے مگر بلوچستان میں اب تک اس طرح اس gravity کو feel نہیں کیا گیا۔ آپ میرے بڑے بھائی بھی ہیں' آپ اس House کے Custodian ہیں' اس حوالے سے میری آپ سے request ہے کہ ہم بلوچستان والے خصوصاً اور باقی House والے عمومی طور پر کہ کم از کم اپنی ایک مہینے کی تنخواہ' ایک relief fund قائم کریں' اس میں دیں تاکہ ان کے ساتھ' ان کے غم میں ہماری symbolically شرکت ہو۔

دوسرا ہم جو بلوچستان کے لوگ ہیں' ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم اپنے علاقوں میں

واپس جائیں اور ان کارروائیوں کا حصہ بن سکیں۔ گو کہ یہ کارروائی بھی بہت ضروری ہے مگر وہاں لوگ مر گئے ہیں اور جو لوگ تکلیف میں ہیں، وہ ہمیں وہاں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جناب! اس حوالے سے ایک resolution بھی تھا۔ اگر آپ اجازت دیں گے تو resolution record پر لے آئیں گے۔ گورنمنٹ جو کچھ کر رہی ہے، اس حوالے سے میں رضا صاحب سے request کروں گا کہ وہ بتائیں اب تک گورنمنٹ نے کیا کیا ہے۔ مجھے ابھی پشین کے علاقے سے ٹیلیفون موصول ہوا ہے، یہ یونین کونسل خوشاب اور زرغون خوشاب ہے۔ وہاں ابھی تک گورنمنٹ کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں ہو پائی۔ زیارت میں ابھی ہمارا ایک ساتھی، ہمارا party worker گیا تھا، اس نے بتایا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف ابھی کوئی effective کارروائی ہوتی نظر نہیں آ رہی۔ لوگ خود لاشیں نکال رہے ہیں۔ ambulances دستیاب نہیں ہیں، گاڑیاں دستیاب نہیں ہیں، خیمے دستیاب نہیں ہیں۔ پتا نہیں کیا بات ہے کہ جب اس قسم کی آفات آتی ہیں تو اس کے ساتھ سردی کا season شروع ہو جاتا ہے۔ جب Nothern areas میں زلزلہ آیا تھا تو اس وقت بھی یہی problem تھا۔ ہمارے ہاں زیارت سب سے زیادہ ٹھنڈا علاقہ ہے، ایک تو رات سرد ہے، یہ زلزلہ 4.35 پر آیا ہے اور اس کے بعد ہمارے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اور اس کے بعد problem یہ ہے کہ وہ کھلے آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں، وہ گھروں سے محروم ہو گئے ہیں۔ Government کی طرف سے ابھی تک زیادہ تر علاقوں میں ان کو خیمہ جات موصول نہیں ہوئے ہیں، نہ وہ زیادہ تر علاقوں میں dead bodies نکال پائے ہیں اور نہ وہ اپنے زخمیوں کو نکال پائے ہیں۔ مرنے والوں کو تو اللہ پاک جنت میں جگہ دے، وہ فوت ہو گئے ہیں۔ زلزلہ 4.35 پر آیا ہے، اب اس وقت تک کا time لے لیں تو تقریباً 12 گھنٹے ہو چکے ہیں، ان 12 گھنٹوں میں ہم اپنے زخمی نہیں نکال پائے تو بہت سارے لوگ اس وجہ سے مر گئے ہوں گے، ان کو زلزلے نے نہیں مارا، ان کو ہم نے مار دیا کہ ہم اپنے زخمی باہر نہیں نکال پائے تو وہ بے چارے مر گئے ہوں گے یا مرنے والے ہوں گے۔ جناب! اس میں آپ سے request یہ ہے کہ Government کو کوئی ہدایت کریں، اس میں کوئی جو effective ہو سکتا ہے، فوج کو involve کرتے ہیں، FC کو involve کرتے ہیں، باقی جگہوں پر تو فوج اور FC کو فوراً involve کیا جاتا ہے۔ اس جگہ پر جہاں پر involve ہونے کی جگہ ہے، وہاں پر بھی involve ہو جائیں اور کم از کم زخمیوں کی جان بچائی جائے جناب۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب آپ کو تفصیلات دیں گے لیکن جو میری بات ہوئی ہے' FC, فوج اور civil administration باقاعدہ سب وہاں ہیں جن علاقوں میں نہیں پہنچی' اس کے لیے میں بھی note بھیج کر آگاہ کر رہا ہوں۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، جناب! army کو involve کیا جائے۔

جناب چیئرمین، وہ already ہیں' انہوں نے بھی helicopters بھیجے ہیں' انہوں نے کیا ہے' ان کے جو medical کے mobile field units ہیں' وہ بھی تیار ہیں' وہاں کوئٹہ میں بھی تیار ہیں اور سب مل جل کر یہ کر رہے ہیں' وہ already وہاں ہیں بلکہ initial اطلاع انہی کی طرف سے آئی تھی۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، جناب کی کوششوں سے ایک آدھ helicopter آیا ہے' مگر وہ کم ہے۔

جناب چیئرمین، انشاء اللہ اور بھی بھیج رہے ہیں۔ رضا صاحب بھی اس کو follow کر رہے ہیں۔ آغا صاحب نے بھی اس معاملے میں مجھ سے بات کی ہے تو آغا صاحب۔ آپ بےشک کرلیں' میرا خیال ہے کہ اگر آپ بولنا چاہتے ہیں اور بلوچستان کے ہمارے ساتھی بولنا چاہتے ہیں تو اس وقت بول لیں یا رضا صاحب کو سن کر پھر بول لیں۔ رضا صاحب! how do you want to debate? کئی ایسی چیزیں ہیں جو سوالات ہیں' شاید ان کا جواب ان کے پاس ہو تو ان کو ابھی سن لیں اور یہ پھر wind up بھی کرلیں گے۔ آغا صاحب! ٹھیک ہے؟

سینیٹر کامل علی آغا (قائد حزب اختلاف)، جی' مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، تو ان کو سن لیں جو ہونے ہیں اور جو کر رہے ہیں' اس کے بعد آپ کے سوالات ہیں' ان کے جوابات بھی دیں گے۔ جی مندوخیل صاحب میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔ پشین سارے علاقے ہیں۔

سینیٹر کلثوم پروین، جناب! لورالائی' وہ علاقے بھی متاثر ہوئے ہیں اور لوگوں کی جو dead bodies ملی ہیں' 180 کے قریب مل چکی ہیں۔ جناب! ایک اور بات ہے کہ پہاڑ پھٹ کر دو ٹکڑے ہوئے ہیں تو لوگ تودوں کے نیچے دب گئے ہیں' ایسی امداد بھی پہنچائی جائے

جہاں سے وہ dead bodies نکالی جائیں، اگر کچھ لوگ زندہ بچ گئے ہیں تو ان کو وہاں سے نکالا جائے۔ جناب! دوسری بات یہ ہے، مجھے پتا ہے کہ اس وقت Government کو economy کا، پیسوں کا بہت مسئلہ ہے، میں House سے بھی request کروں گی، اگر طلحہ محمود جیسے یا اور لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں۔ ہم انفرادی طور پر بھی اس میں کوئی in puts ڈالیں، آپ جناب نے پہلے بھی ایک دفعہ ہمارے ساتھ بڑی رعایت کی تھی اور صوبہ سرحد کے معاملے میں آپ خود ہمارے ساتھ گئے۔ میرا خیال ہے کہ ہم سب لوگ مل کر یہ کرلیں تو ہمارے لوگوں کے لیے یہ فوری امداد ہو گی، ہم Government پر ساری چیزیں نہ ڈالیں اور وہ ایک C-130 بھجوا رہے ہیں، مگر جناب وہاں زیارت میں ایک چھوٹا سا hospital ہے، اگر وہ فوری طور پر بھجوائیں تو جو شدید زخمی ہیں، انہیں کوئٹہ یا کراچی جو جگہ نزدیک ہے، ان کو وہاں پرمنتقل کیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت وہاں پر بہت زیادہ سردی ہے، وہاں minus-3 چل رہا ہے، لوگوں کو رات کے لیے فوری طور پرکمبل اور tents کی ضرورت ہے، وہ مہیا کیے جائیں۔ میرا خیال ہے کہ جو ضروری چیزیں ہیں، میں رضا ربانی صاحب سے request کروں گی کہ Government کے جو سارے کام ہیں، ان کو چھوڑ کر جو ہم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قیامت نازل ہوئی ہے، اس میں تمام ہمارے صوبے ہمارا ساتھ دیں، صوبہ بلوچستان کا ساتھ دیں۔ جیسے دوسرے صوبوں کا ساتھ دیا گیا، یہاں بیٹھے ہوئے colleagues ماشاء اللہ سارے کھاتے پیتے گھروں سے ہیں، ہم Government کی طرف نہ دیکھیں جو ذاتی امداد ہے، وہ بھی ہمارے علاقے میں پہنچائی جائے، special خوراک اور tents بھیجے جائیں۔ جناب چیئرمین! Thank you.

جناب چیئرمین: آپ کی تجویز بڑی اچھی ہے، میرا خیال ہے، اس پر جیسے کامران نے بھی suggest کیا، اس پر بعد میں House میں فیصلہ کرلیں گے۔ رضا صاحب! اگر آپ up date دیتے ہیں تو پھر ہمارے جو ساتھی ہیں، ان سوالات کے جوابات دیجئیے گا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد ایوان): جناب چیئرمین صاحب! یقیناً ایک نہایت ہی افسوسناک واقعہ ہے اور یقیناً اس کے بعد اگر Senate ایک قرارداد پیش کرنا چاہے اور Federal

Government کو اور Provincial Government کو اور جو لواحقین ہیں، اگر ان کو بھیجنا چاہیے، ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ ہم اس چیز کو welcome کریں گے۔ یہ بہت ہی افسوسناک واقعہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پورے Senate کی جانب سے میں اگر آپ کے توسط سے یہ کہوں کہ

our hearts go out to all the grieved families and we share with them the tremendous loss of life and property that they have experienced today when at about 4.30 hours an earthquake struck at the scale of 6.2 on the richter scale.

یہ earthquake جو ہے، وہ approximately 70 kilometre North West of Quetta میں آیا ہوا ہے اور اس میں جو areas severely affect ہوئے ہیں، اس میں district زیارت ہے اور اس کے گرد و نواح کے گاؤں ہیں، وہ affect ہوئے ہیں اور جو moderately affected areas ہیں، وہ district پشین اور اس کے گرد و نواح کے areas ہیں۔ میں جب moderately کہتا ہوں تو میرا کسی بھی طرح مقصد یہ نہیں ہے کہ میں یہ کہوں کہ وہاں پر نقصانات یا جانی نقصان ہوا ہے، وہ کم ہے لیکن جب ہم اس کو زیارت کی مناسبت میں دیکھتے ہیں تو میں اس کے تناسب میں یہ بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین! جیسے آپ کو علم ہے، آپ صبح سے رابطے میں رہے ہیں، دیگر Senators بھی اس سلسلے میں رابطے میں رہے ہیں۔ حکومت کو جیسے ہی اس بات کا علم ہوا، اسی وقت سے National Disaster Management Authority, Prime Minister's Secretariat, Cabinet Division اور صوبائی حکومت حرکت میں آ گئے تھے اور ان کے درمیان ایک رابطہ پیدا ہوا۔ اس رابطے کے نتیجے میں 12 corps army جو وہاں پر کوئٹہ میں ہے، وہ mobilize ہوئیں اور اس کے ساتھ ساتھ FC کو بھی mobilize کیا ہوا ہے۔ صبح کے time پر جو mobilization ہوئی تھی، اس میں تین helicopters نے مختلف sorties ان علاقوں میں کیں اور اس وقت تقریباً ساڑھے بارہ بجے تک تقریباً 35 سے 50 لوگ زخمی تھے، ان کو بذریعہ helicopter وہاں سے نکال کر کوئٹہ کی طرف منتقل کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! اس کے علاوہ medical field hospitals کوئٹہ اور زیارت میں کام کر رہے ہیں، راولپنڈی میں ایک stand'-by medical field hospital موجود ہے اور اس کے ساتھ اس وقت تین C-130 stand'-by کھڑے ہوئے ہیں کہ اگر ضرورت پڑے تو ان کو فوری طور حرکت میں لایا جا سکتا ہے۔ ایک field hospital is being airlifted by C-130 from Rawalpindi جس کا میں نے ابھی ذکر کیا۔ National Disaster Management Authority نے فوری طور پر کوئٹہ سے 2000 tents کو release کیا ہے اور وہ civil and military authorties کو دے دیے گئے ہیں تاکہ وہ فوری طور پر ان کو affected areas میں پہنچائیں۔ میری ابھی آنے سے پہلے جنرل فاروق سے بات ہوئی ہے اور انہوں نے یہ بتایا ہے کہ مزید 5000 tents کراچی سے release کر رہے ہیں تاکہ وہ affected areas میں پہنچ سکیں۔ جناب! اس کے addition میں 7000 blankets, 5000 گرم جیکٹیں اور 15000 plastic mats کو کراچی اور اسلام آباد سے despatch کیا جا رہا ہے تاکہ وہ affected areas میں فوری طور پر پہنچیں۔ چار helicopters deploy ہوئے ہوئے ہیں جو اس وقت relief work carry out کر رہے ہیں، اس کے علاوہ دو اور

helicopters, they are on their way and six helicopters will be available for relief operations.

میں چار already ہیں جو وہاں پر صبح سے کام کر رہے ہیں، دو مزید بھیجے جا چکے ہیں اور چار

they are standing by if they are needed, they can be put into operation.

میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ تین C-130 stand'-by ہیں۔

جناب چیئرمین صاحب! جیسے ہی صدر مملکت کو اس بات کا علم ہوا، ان کے ساتھ National Disaster Management Authority کا رابطہ ہوا، ہمارا یہاں سے سینیٹ میں بھی رابطہ ہوا تو انہوں نے فوری طور اپنے President's Fund سے یہ اعلان کیا ہے،

this is in addition to what the compensations will be given by the government.

غالباً ابھی جنرل فاروق صاحب پریس کانفرنس کر رہے ہیں، وہ گورنمنٹ کی compensations

announce کریں گے لیکن یہ in addition compensation ہے جو کہ President of Pakistan کی طرف سے دی جا رہی ہے۔ جو شہید ہوئے ہیں ان کو دو لاکھ روپے President کے فنڈ میں سے دیے جائیں گے اور جو زخمی ہوئے ہیں ان کو 50 ہزار روپے دیے جائیں گے۔ میں اس بات کو repeat کر رہا ہوں کہ یہ in addition ہے

to the compensation that will be paid by the Federal Government or by the Privincial Government or by both whatever is decided on a governmental basis.

The Government is fully alive to this sir, and we do not consider this to be of any less magnitude than the earthquake that befell Azad Kashmir or than Northern areas, as far as the Government is concerned the entire federation of Pakistan is equal, we have responded quickly and *Inshallah* we will continue to do so.

جہاں کہیں بھی کوئی جھول ہو گا، کوئی کمی بیشی ہو گی، اگر یہاں floor پر point out ہو گی یا floor کے علاوہ بھی آپ کو، Leader of the Opposition یا Senators مجھے بتائیں گے تو we will see that it is immediately taken care of اور جہاں تک سینیٹر صاحب کی suggestion تھی کہ ایک ماہ کی تنخواہ کے لیے سینیٹ relief fund create کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ صبح یہ relief fund کسی بھی بنک میں کھول دیں تو we are willing to give our one month salary اور اس کے علاوہ بھی جیسے سینیٹ نے پہلے earthquake میں ایک مثبت کردار play کیا تھا، اسی طرح سینیٹ پھر وہی کردار play کرنے کے تیار ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. Many requests for points of order تو میرے خیال میں ہمارے جو بلوچستان کے ساتھی ہیں ان کو سن لیں تو پھر آگے آتے ہیں۔ شوکت صاحب! we will just take a little more time. جی جناب مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین!

میں آپ کا مشکور ہوں کہ ہمارے صوبے بلوچستان میں آج جو ایک شدید زلزلہ آیا ہے اس کے حوالے سے بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں ان تمام افراد کی families کے غم میں شریک ہوں۔ اپنی پارٹی اور اپنے ملک کی عوام کی طرف سے ان کے لیے دعا کرتا ہوں کہ خدا ان کو جنت نصیب کرے اور لواحقین کو صبر جمیل دے۔ جناب والا! یہ ایک پہاڑی سلسلہ ہے جس میں گاؤں میں زیادہ شدت سے نقصان ہوا ہے، یہ 7 ہزار فٹ پر ہے، 11 ہزار فٹ تک خلفت کا مشہور پہاڑ ہے، اس کی اونچائی 11 ہزار سے 13 ہزار فٹ تک ہے۔ تمام زیارت کی valley میں دو تین یا چار گاؤں کے نقصانات ہوئے ہیں وہ تو پورے ختم ہو گئے ہیں لیکن مجموعی طور پر ابھی تک جو assess کیا گیا ہے کہ رہنے کے مکانات، باغات کے compounds یہ سب گر گئے ہیں جو کہ 2000 تک ہیں، لیکن اس سے زیادہ یہ تمام علاقہ متاثر ہے۔ یہ پہاڑ ہیں اور پہاڑ کے تنگ درے ہیں اور اصل بات یہ ہے کہ ان کے بارے میں ابھی تک کسی کو معلومات نہیں ہیں، جو معلومات ہیں وہ main roads کی ہیں جو کہ زیارت سے کوئٹہ تک ہے، باقی معلومات نہیں ہیں، سب valleys ہیں۔ اس وقت تمام valleys مشکلات میں ہیں، جانی نقصان کے علاوہ مستقبل میں بھی نقصان ہو سکتا ہے۔

اس کے علاوہ یہ کہ گورنمنٹ نے امداد کی ہے، وہ ٹیلیویژن پر نظر آ رہی تھی۔ عوام کی پارٹیوں نے بھی امداد کی ہے، لیکن اس وقت ہم جس temperature میں یہاں ہیں وہاں یہ zero سے گزر گیا ہو گا۔ ان حالات میں first relief کے طور پر خیموں کمبل اور ادویات کی ضرورت ہے، یہ ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے بغیر گزارا نہیں ہو سکتا۔ جناب والا! ہم request کریں گے اس حوالے سے انتظامات بڑے emergency کی بنیادوں پر کیے جائیں کیونکہ لوگوں کا بڑا نقصان ہوا ہے اور مزید نقصان کا خطرہ ہے۔ اس کے ساتھ اہم مسئلہ relief کا اور بعد میں reconstruction کا۔ ہم ابھی سے فیڈرل گورنمنٹ اور صوبائی گورنمنٹ سے بھی request کریں گے کہ reconstruction کا انتظام ہو۔ یہ بہت بڑا علاقہ ہے یعنی چمن سے پشین، قلعہ سیف اللہ، لورالائی، زیارت، ہرنائی، سبی، بولان اور مستونگ، یہ تمام علاقے بشمول کوئٹہ سب متاثر ہوئے ہیں اس کے لیے تعمیر کا ایک بڑا plan بنانا چاہیے۔ جناب والا! میں آپ کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ محترم چیئرمین صاحب۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ہم سب کے لیے بڑا ہی اندوہناک لمحہ ہے، 2005 کے زلزلے نے پورے ملک کو shake کر دیا تھا اور ابھی تک اس کے اثرات موجود ہیں اور ان نقصانات کی تلافی نہیں ہو سکی ہے۔ آج کوئٹہ میں یہ سانحہ پیش آیا ہے، ہمیں اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہیے، اپنی خطاؤں اور غلطیوں سے توبہ کرنی چاہیے۔ جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ دو کام بہت ضروری ہیں۔ پہلا فوری relief کا کام ہے، اب تک کی جو اطلاعات آئی ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ Leader of the House نے جو بات کہی ہے اس کے بارے میں ، میں کسی تحفظ کا اظہار کروں، لازماً حکومت اس معاملے میں alert ہو گی اور اسے ہونا بھی چاہیے لیکن ایوان میں آنے سے چند منٹ پہلے تک جو معلومات ہم تک پہنچی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو gravity of the challenge ہے اس کی مناسبت سے مناسب اور موثر انتظامات ابھی تک نہیں ہوئے ہیں۔ اس لیے اس معاملے میں سرکاری رپورٹوں پر انحصار نہ کریں، کوشش کریں کہ national emergency کی بنیاد پر سول انتظامیہ، فوج اور وہ تمام ذرائع جو available ہیں، لوگوں کو مدد پہنچانے، جو ابھی تک ملبے میں دبے ہوئے ہیں انہیں نکالنے، جو displace ہوئے ہیں ان کے خیموں، خوراک اور علاج کا انتظام اور جو سہولت وہاں میسر نہیں ہے اس کے لیے ہیلی کاپٹر اور جہازوں کے ذریعے سے متاثرہ افراد کو ان مقامات پر پہنچانا جہاں ان کی دیکھ بھال ہو سکے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور میں دوبارہ کہوں گا کہ اس میں سرکاری رپورٹوں پر انحصار نہ کریں بلکہ میڈیا جو باتیں کہہ رہا ہے اور انفرادی اطلاعات جو آ رہی ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے ابھی آپ کو اپنی کوشش کو manifold بنانا پڑے گا۔ ساتھ ہی Rehabilitation کے کام کو موخر نہ کیجئے۔ 2005 کے موقع پر ہمیں معلوم ہوا ہے Rehabilitation آج تک ہو رہا ہے۔ اس لیے Relief and Rehabilitation دونوں کو ساتھ ساتھ جانا چاہیے اور میں پوری تائید کرتا ہوں اس بات کی کہ Chairman, Senate کا fund فوراً قائم ہونا چاہیے۔ ایک مہینے کی تنخواہ minimum ہے زیادہ سے زیادہ لوگ contribute کریں اور دوسروں سے بھی اپیل کریں کہ وہ اس میں مددگار

ہوں۔ دوسرا جناب چیئرمین! آپ نے 2005 کے زلزلے کے موقع پر سینیٹ Relief organize کیا تھا۔ آپ نے اپنے تمام دوستوں سے کہا تھا کہ مدد کرو اور پھر آپ نے یہاں سے اس کو بھیجنے کا انتظام کیا اور یہ بھی ہوا کہ ہماری Teams نے جا کر کے خود دیکھا کہ وہ کہاں کہاں تک صحیح تقسیم ہو رہا ہے۔میرا خیال ہے یہ سارا کام آپ کو ایمرجنسی کی بنیادوں پر کرنا چاہیے اور یہ ہم پر تقاضا ہے اور ہمارا فرض ہے۔

جناب چیئرمین! 2005 کے زلزلے نے ہماری آنکھیں نہیں کھولیں۔ اس وقت یہ طے ہوا تھا کہ مرکز میں ہی نہیں بلکہ صوبوں میں اور اس سے بھی نیچے سطح کے اوپر crisis management کا انتظام کیا جائے گا Volunteer core تیار کی جائے گی۔ بڑے طمطراق سے Volunteer core کئی کروڑوں کے خرچے سے اس کا اعلان ہوا تھا پتا نہیں وہ کہاں ہے۔اس طریقے کے اعلان جو ہیں یہ ہمارے زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہیں، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ قومی ایشو ہے اور کسی بھی آفت کے آنے کا انتظار نہیں ہونا چاہیے بلکہ آفات کے آنے سے پہلے تیاری ہونی چاہیے اور اس سلسلے میں جو افراد بھی ذمہ دار ہیں کہ جو فیصلے اس وقت ہوئے تھے ان پر عمل نہیں کیا ان کی باز پرس ہونی چاہیے اور کوئی نہ کوئی Accountability کا ایسا نظام ہو کہ Crisis Management کا اہتمام، Public Training بھی اس میں ہے جو Agencies ہیں ان کے پاس ایسی Trained Force ہونی چاہیے اور یہ کوئی ہم عجوبے کی بات نہیں کر رہے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ مسلمان ملکوں میں ترکی اور ایران دو ملک ہیں کہ جن کے پاس بڑی Professionally Organized یہ چیز موجود ہے اور جہاں کہیں بھی حادثہ ہوتا ہے منٹوں میں یہ وہاں پہنچتے ہیں۔یورپ اور امریکہ نے بہرحال اس معاملے میں انہوں نے بڑی ترقی کی ہے، لیکن مسلمان ملکوں نے بھی جہاں کوشش کی ہے وہاں سے حاصل کیا ہے آخر ہم اسے کیوں حاصل نہیں کر پاتے؟ یہ وہ سوال ہے جس کا جواب دینا ضروری ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، اسحاق ڈار صاحب۔ جی میں آتا ہوں۔ پارلیمانی لیڈر بات کرلیں پھر میں آپ کی طرف آتا ہوں۔ ترتیب سے جیسے جیسے نام آتے ہیں میں اسی طرح بلاؤں گا۔ جی ڈار

صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بہت شکریہ جناب چیئرمین! میں اپنے ساتھیوں کے جذبات کو endorse کرتا ہوں اور پنجاب کی طرف سے اور اپنی پارٹی مسلم لیگ (ن) اور ذاتی طور پر افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ ہمارے اوپر یہ ایک انتہائی افسوس ناک گھڑی ہے۔ میں ایک suggestion دینا چاہتا ہوں without repeating what has been said. I fully endorse جو Leader of the House نے propose کیا کہ آپ صبح Account کھول دیں اور پھر اس میں تھوڑی سی جو جمع کروانے والی بات ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ہمیں speed up کرنا چاہیے۔ اگر ہم وقت پر یہ کام نہیں کریں گے تو ایک ہفتہ کے بعد شاید اس کی اتنی ضرورت نہیں ہوگی۔ آپ آج ہی اور ابھی بینک کھلا ہے اس میں Account کھولیں اور آپ direct 100 Senators کی جو ایک مہینے کی salary ہے صبح ہی transfer کردیں First of November, three days away آپ صبح اس کو transfer کرکے آپ، قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف اگر کوئی اور اس میں contribute کرنا چاہے تو کرے کل ہی آپ Relief Goods لیں اور Disaster Managment کا جو ہمارا cell ہے جنرل فاروق کے ذریعے میں request کروں گا کہ آپ اگلے دو دن میں وہ Relief Goods وہاں پہنچا دیں۔ میرا خیال ہے یہ ہماری سب سے بہترین contribution ان حالات میں ہوسکتی ہے۔ ہم اس کو دو حصوں میں بھی کرسکتے ہیں کہ یہ جو instant ایک مہینے کی تنخواہ ہے اس کو صبح transfer کرکے اس کی Relief Goods لے کر بھجوا دیں اور جو further collection ہوگی پانچ چار دن میں پھر دوبارہ بھجوا دیں۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم نے پانچ چھ دن گزار دیے تو میرا خیال ہے ہم وہ خدمت نہیں کریں گے جو ہوسکتی ہے اور کل ہی اس کام کو کیا جاسکتا ہے۔ آپ مہربانی کرکے یہ اپنے Account میں direct debt کریں To this Relief Account from the Senate Account اور آپ اپنی goods لے کر بھیجیں۔ میں تین کی کمیٹی suggest کرتا ہوں آپ کی سربراہی میں۔ آپ Chairman, Leader of the House and Leader of the Opposition آپ اس کا فیصلہ کرکے goods لیں اور اگلے

اڑتالیس گھنٹوں میں بھجوا دیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، بڑی اچھی تجویز ہے۔ جی گلشن سعید صاحبہ آپ کچھ کہنا چاہ رہی ہیں۔ بلور صاحب میں آپ کی طرف بھی آ رہا ہوں۔ جی۔

سینیٹر گلشن سعید، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے بہت افسوس کرتی ہوں کہ ہمارا سب سے اچھا اور پسندیدہ اور غریب صوبہ بلوچستان، جس کے لوگ ویسے ہی برے حال میں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک اور امتحان لیا ہے۔ مجھے ان لوگوں سے بڑی ہمدردی ہے جو وفات پا گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جگہ دے اور جو لواحقین رہ گئے ہیں ان کو صبر دے اور جن کے گھر برباد ہوگئے ہیں یا جو اس وقت Disaster میں متاثر ہوئے ہیں ۔ میں سمجھتی ہوں کہ میں اپنے بھائی اسحاق ڈار کی بات کو آگے بڑھاوں گی اور میں سمجھتی ہوں کہ قائد ایوان رضا ربانی صاحب کو اس کا Head بنایا جائے۔ پچھلی دفعہ بھی ہم نے بہت کچھ کیا۔ ہم ہر دفعہ ایک دوسرے صوبے کے ساتھ اپنی محبت دکھاتے ہیں مگر relief ان کو ملتا نہیں ہے۔ اس دفعہ میں expect کروں گی کہ رضا ربانی صاحب اور آپ جس طرح بھی کہیں گے ایک مہینے کی یا دو مہینے کی ہم تنخواہیں دینے کو تیار ہیں اور یہ فوری طور پر جس طرح اسحاق ڈار صاحب نے کہا ہے یہ سامان وہاں پہنچائیں۔ آپ جس طرح بتائیں گے ہم کریں گے۔ اس کے علاوہ چاروں صوبوں سے یکجہتی کے لیے بھی لوگوں کو وہاں جانا چاہیے۔اس کے لیے بھی ممبران اپنے نام دے دیں اور سب مل کر جائیں اور وہاں جا کر دیکھیں۔ اپنے طور پر بھی جو کوئی گرم کپڑے اور کمبل وغیرہ دینا چاہے تو وہ بھی کردیں کیوں کہ خالی ایک ماہ کی تنخواہ سے شاید اتنا کچھ نہ ہوسکے جتنا ہم کرنا چاہتے ہیں کیوں کہ ابھی جو دوبارہ زلزلہ آیا ہے اس سے زیادہ اثرات بڑھ گئے ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت یہ موقع ہے کہ ہم آپس میں صوبوں کی محبت اور یکجہتی کا ثبوت دیں اور بتائیں کہ ہمیں ایک دوسرے کا کتنا خیال ہے۔ جو لوگ زیادہ remote علاقے میں رہتے ہیں ان کو فوری طور پر گرم کپڑے، خیمے اور خوراک پہنچائی جائے اور فوری طور پر یہ کام کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ (وفاقی وزیر برائے مکانات و تعمیرات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- جناب چیئرمین! رضا ربانی صاحب کے کہنے کے بعد باقی کچھ نہیں رہا- میں endorse کرتے ہوئے حکومت کی طرف سے اس عزم کا اظہار کرتا ہوں کہ وفاقی حکومت کی طرف سے جو کچھ بھی ہوسکتا تھا وہ ہو رہا ہے اور مزید بھی چیزیں بھیجی جا رہی ہیں- میں بھی آج جنرل فاروق صاحب کے ساتھ رابطے میں رہا ' ایوان صدر سے رابطے میں رہا ' چیف سیکریٹری بلوچستان کے ساتھ بھی رابطے میں رہا تو چیزیں normal طریقے سے جا رہی ہیں پھر بھی وفاقی حکومت کی طرف سے ہمارے اس صوبے کے لیے جو ہوسکتا ہے وہ ہم کر رہے ہیں - ہم صوبہ بلوچستان کی طرف سے اور وفاقی حکومت کی طرف سے باقی صوبوں کے بھی مشکور ہیں کہ ان کے وزراء اعلیٰ نے اپنے اپنے صوبوں کی طرف سے grant کا اعلان کیا ہے- Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ- جی بلور صاحب-

سینیٹر الیاس احمد بلور : Mr. Chairman! Thank you very much. بلوچستان میں اتنا بڑا سانحہ ہے میں اپنی پارٹی کی طرف سے اور اپنی طرف سے افسوس کرتا ہوں- اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر یہ عذاب نازل ہوا ہے- 2005 میں ہوا پھر اب ہوا- میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ کی ناراضگی ہے- جیسا کہ دوستوں نے کہا کہ ہمیں اپنے پروردگار عالم سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں ان ناگہانی آفات سے بچائے-ہوسکتا ہے ہمارے گناہ کچھ زیادہ ہوں ہم ان کی معافی مانگیں-جہاں زلزلہ آیا ہے وہ سارا پشتون علاقہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو رضا صاحب نے کہا وہ satisfactory ہے اور صوبوں کے وزراء اعلیٰ نے اپنی اپنی طرف سے امداد کا اعلان کیا ہے اس سلسلے میں اسحاق ڈار صاحب نے جو proposal دی ہے immediate account کھولنے کی اور اگر دو دن پہلے تنخواہیں اس account میں چلی جائیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے- میرا خیال ہے یہ بہت ہی اچھی proposal ہے اور آپ account کھول کے تنخواہیں transfer کرائیں اور پھر چیزیں وہاں پہنچیں یہ بہت ہی اچھی بات ہے- دیر ہوگئی تو اچھی بات نہیں ہو گی- Thank you very much.

جناب چیئرمین: میں نے اپنے سٹاف کو نوٹ بھیجا ہے کہ وہ پتا کریں اگر ابھی

account کھل سکتا ہے تو وہ immediately کرلیں اور بعد میں Secretariat follow بھی کرے گا۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب! Balance بھی پڑا ہوا ہے۔ تو جناب انہیں account کھولنے کی ضرورت نہیں ہے وہ سینیٹ کا ہی earthquake relief تھا جو کشمیر کے لئے تھا اسی میں پیسے جمع کروا دیں۔

جناب چیئرمین، اس پر Leader of the House and Leader of the Opposition دونوں موجود ہوں گے انہیں کے حوالے پھر یہ بیٹھ کر طے کرلیں۔ آغا صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، اس میں already signatory بھی دونوں وہی ہیں جو پہلے تھے۔

جناب چیئرمین، اس کے لئے میں پتا کرتا ہوں۔

سینیٹر کامل علی آغا، شکریہ جناب چیئرمین! جناب چیئرمین، بڑا افسوس ناک واقعہ ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ جو 2005 میں زلزلہ آیا اس کے زخم ابھی ہرے ہیں اور اس کا درد شدت کے ساتھ آج بھی محسوس کیا جارہا ہے اور بہت سے علاقے اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کہ ابھی تک rehabilitation کے بارے میں مطمئن نہیں ہیں۔ یہ ایک اور تکلیف دہ مسئلہ ہے اور کہتے ہیں کہ جب مصیبت آتی ہے تو پھر آتی چلی جاتی ہے۔ بہت بڑا صدمہ ہے اور یہ جو لوگ بلوچستان کی بات کرتے ہیں پھر صوبائی، میں سمجھتا ہوں یہ تو اس قوم پر ایک آفت آئی ہے اور اس کو اس طریقے سے محسوس کرنا چاہیے۔ جو جذبات اس ہاؤس کے اندر ارکان نے پیش کئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہی جذبہ ہے جو کہ ایک قوم کا جذبہ ہے۔ یہ قوم کی مصیبت ہے اور مصیبت کے اندر ہمیں یک جان ہو کر کام کرنا چاہیے۔ جس طرح پہلے پوری قوم نے اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کا ساتھ دیا یقیناً آج بھی، جب میڈیا میں، میں میڈیا کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ بیشتر جگہوں پر میں صبح دیکھتا رہا کہ میڈیا سب سے پہلے پہنچا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ local لوگ ظاہر ہے ان کی مصیبت تھی وہ ایک دوسرے کا ساتھ دے رہے تھے اور اس کے اندر انہوں نے بے تحاشا کام کیا، لیکن میڈیا ایک ایسا ادارہ ہے کہ جہاں تک ان کی

access ہوئی وہ وہاں پر پہنچے اور جو ابھی تک reports آئی ہیں جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ علاقہ جات ہیں جہاں پر میڈیا کی access تھی اور یہ اندازے جو سامنے آئے ہیں وہاں پر 176 casualties ہوئی ہیں۔

اللہ نہ کرے، لیکن مجھے لگتا ہے کہ چونکہ وہ علاقہ میں نے دیکھا ہوا ہے۔ دو مرتبہ میرا وہاں پر جانا ہوا ہے۔ وہ اتنی بڑی ویلی ہے جو پہاڑوں کے درمیان آتی ہے۔ زیارت سے پہلے شروع ہوتی ہے اور وہ جس طریقے سے مندوخیل صاحب ابھی علاقہ جات بتا رہے تھے اور میری بہن کلثوم پروین بتا رہی تھیں تو اگر یہ علاقے affectہوئے ہیں تو یہ بہت بڑے علاقے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہاں پر ابھی میڈیا کی اور دوسرے اداروں کی access نہیں ہوئی ہو گی۔ ممکن بھی نہیں ہے، لیکن میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے افواج پاکستان اور دوسرے ادارے جو ہیں وہ یقینی طور پر، جیسے ابھی جناب رضا ربانی صاحب نے جو reliefکے متعلق اقدامات ہیں ان کے متعلق بتایا ہے تو یقیناً وہ وہاں پہنچیں گے اور ہمارا جو ساتھ ہے پہلے جناب چیئرمین! آپ کی سرپرستی میں جس طریقے سے، جس محبت اور خلوص کے ساتھ آپ نے کام کیا سابقہ earthquake میں اور آپ نے ذاتی توجہ دی اور آپ کے خاندان نے دی اور سینیٹ کے ممبران نے جس محبت کے ساتھ کام کیا مجھے یقین ہے کہ آپ ابھی کوشش کریں اور اس میں پہل کریں اور یہ پہل جو ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سینیٹ جو Upper House ہے، یہ وفاق کی علامت ایک ادارہ ہے اور اس سے جو محبت کی پہل ہو گی اور یقینی طور پر اپنے بھائیوں کے ساتھ، اپنی بہنوں کے ساتھ، بچوں کے ساتھ جو ہمدردی یہ ادارہ کرے گا وہ پاکستان کی یکجہتی اور سالمیت کے لئے ایک اچھے اقدام کی صورت میں سامنے آئے گی۔

میں سمجھتا ہوں کہ تمام دوستوں نے جو جذبات پیش کئے ہیں اس سے یقینی طور پر دل ہل رہا ہے اور اس مصیبت کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ آج جناب چیئرمین! ایک دردناک واقعہ میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان کس طریقے سے کانپ رہا تھا اور ڈاکٹر اس کو مرہم پٹی کر رہے تھے۔ اس کی جو خوف اور harassment ہوتی ہے، اس کی جو دہشت ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ بڑی عجیب سی feelings ہوتی ہیں۔ پہلے ہی اس ملک کے اندر جناب! کئی قسم کی آفات آئی ہوئی ہیں اور ہمیں ان آفات کے معاملے میں بھی سنجیدگی اختیار کرنی چاہیے اور مل بیٹھ کر

سوچنا چاہیے کہ ہم کس طریقے سے ان آفات میں سے نکل سکتے ہیں۔ جو خبریں ہمارے اقتصادی crisis کے بارے میں' میں ادھر زیادہ جانا نہیں چاہتا فی الوقت' ایڈوائز صاحب تشریف فرما ہیں وہ policy statement دیں گے۔ یقینی طور پر وہ بھی ایک آفت ہے جس کا مقابلہ ہمیں کرنا ہے ورنہ یہ صدمہ ایسا تھا کہ آج ہمیں کارروائی یقینی طور پر معطل کرنی چاہیے تھی۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ یکجہتی ثابت کرنے کے لئے' لیکن چونکہ وہ معاملہ بھی بہت ضروری ہے اور وقت بھی بہت کم ہے اور آج تو کچھ عجیب سی feelings ہیں جب جرمن وزیر خارجہ کی بات سامنے آئی کہ چھ دن میں اگر کوئی امداد نہ ملی قرضہ جتنا مرضی مل جائے' اگر کوئی امداد نہ ملی تو پاکستان انہوں نے یقین کے ساتھ کہا ہے کہ default کر جائے گا۔ وہ بھی ایک بہت بڑی مصیبت ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بھی بات ضرور ہونی چاہیے لیکن یہ صدمہ جو ہے۔ یہ مصیبت جو ہے اس میں ہمیں عملی اقدامات کرنے چاہییں۔ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ ہمیں عملی اقدامات اٹھانے چاہییں اور آپ اپنی سرپرستی میں یہ سارا کام کریں ہم آپ کے دست و بازو ہیں۔ انشاء اللہ یقینی طور پر جہاں آپ ہماری ڈیوٹی لگائیں گے اس کام کو مل کر سر انجام دیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ آغا صاحب۔ میرے خیال میں مجھے تعاون پر تھوڑا سا عرض کر لینے دیں۔ جیسا آغا صاحب نے بتایا کہ یہ بہت ہی اہم اور حساس معاملہ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ کیونکہ اس میں مالی امداد کی بھی ضرورت پڑے گی' اس کی کیا situation ہے؟ Advisor صاحب بھی بیٹھے ہیں میں ہاؤس سے رہنمائی چاہوں گا اور تعاون چاہوں گا کہ میرے پاس اب requests بڑھتی جا رہی ہیں۔ لوگ بولنا چاہتے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے جو ساتھی بلوچستان سے ہیں وہ بول لیں اور دو parliamentary leaders ہیں' اس کے بعد میرا خیال ہے کہ ہم دوسری کارروائی کریں اس پر کام خاصا ہے۔ شروع کر دیں۔ اس طرح پھر سارا ٹائم یہاں نکل جائے گا۔ ایڈوائزر صاحب، کی اسی سلسلے میں دیگر اہم مصروفیات ہیں۔ جو پارلیمنٹری لیڈرز ہیں اور بلوچستان کے سینیٹرز ہیں ان کو ہم سن لیتے ہیں کیونکہ وہ ان کا متاثرہ علاقہ ہے اور باقی ہم سب کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں۔ ہم سب مل کر کام شروع کر دیں۔ میں مولانا گل نصیب

صاحب سے ابھی عرض کروں گا۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ، میری دو سیکنڈ کی ایک رائے ہے۔ یہ جو کمیٹی بنے، یہ جو فنڈز جمع ہوں اس کو سینیٹ کے ممبرز، سینیٹ کے ہی ساتھی وہاں جا کر تقسیم کریں۔

جناب چیئرمین، جو فیصلہ کریں گے یہ secretariat بھی ہے فیصلہ بھی وہی کریں گے۔ جو تجاویز ہیں مہربانی کر کے ان کو دے دیں۔ وہ اس پر عمل کریں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ، اپنی نگرانی میں کریں گے۔

جناب چیئرمین، جو بھی آپ کی تجاویز ہیں دونوں لیڈران کو دے دیں۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان، شکریہ جناب چیئرمین! میں بے حد شکر گزار ہوں کہ اس انتہائی دکھ اور درد کے موقع پر آپ نے مجھے ایوان میں بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ جناب چیئرمین! قرآن اور سنت کی ہدایات کے مطابق اللہ تبارک و تعالیٰ جب بھی مسلمانوں کو اس قسم کی تنبیہ فرماتے ہیں تو اس کا مقصد مسلمانوں کو عذاب سے دوچار کرنا نہیں ہوتا ہے بلکہ مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ ہونا ہوتا ہے۔ ان کے اعمال اور کردار مزید پکے ہو جائیں اور صاف ستھرے ہو جائیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ جناب چیئرمین! دو طرح کے نظام ہیں ایک ہے تکوینی اور دوسرا تشریعی۔ تکوینی نظام کا یہ حصہ ہے جس میں ہم بالکل بےبس ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ جیسے بھی حالات لاتے ہیں وہ انہی کی قدرت ہے اور انسانیت کی اس میں کوئی کارکردگی نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! جیسے ہمارے دیگر ممبران حضرات نے تعاون کے لیے عرض کیا، میں بھی عرض کرتا ہوں کہ بلوچستان کے ان بھائیوں سے میں جمعیت العلماء اسلام کی طرف سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں اور ان کے دکھ میں ہم پورے پورے شریک ہیں۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ملک کی جو بدقسمتی رہی ہے وہ یہ ہے کہ 2005 میں جو زلزلہ آیا اور اس نے پورے علاقے کو متاثر کر دیا، میں خود ان اضلاع کے علاقوں میں گیا ہوں اور حکومت کی پوری management کے کام کو دیکھ چکا ہوں۔ وہاں دو ادارے ERRA اور PERA بنے تھے اور ان دونوں اداروں نے وہاں دو سالوں میں کوئی کام نہیں کیا۔ انہوں نے ایسے مشکل قوانین بنائے تھے جس میں صرف

آفیسروں نے اپنی تنخواہیں لینی تھیں۔

جناب چیئرمین: ذرا مختصر رکھیں اور جو تجاویز ہیں وہ بتا دیں اور پھر Leader of the House سے تفصیلاً بات کر لیں۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: جناب! ان افسران نے تنخواہیں لینی تھیں، گاڑیاں لینی تھیں اور ان کی امداد کا زمین پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ وہاں آبادکاری کے لیے اور زخمیوں کو ہسپتال پہنچانے کے لیے ایسے اقدامات کیے جائیں جہاں قوانین آڑے نہ آئیں اور ہم پورے کام کو وہاں سر انجام دے سکیں۔ میں پورے ہاؤس کے جذبات کی تائید کرتا ہوں اور ان کے ساتھ اپنے جذبات کو شریک کرتے ہوئے بلوچستان کے لیے پوری قوم کی طرف سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب عبدالرزاق تھہیم صاحب۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق اے تھہیم: جناب چیئرمین! آج بہت بڑا المیہ ہوا ہے اور ہر بندے کے آنسو بہہ رہے ہیں۔ 1985 میں بھی بلوچستان میں ایسا زلزلہ آیا تھا۔ میں اپنی طرف سے، اپنی پارٹی کی طرف سے اور سندھ کے لوگوں کی طرف سے اپنے بھائیوں کی ہمدردی میں شامل ہوں۔ یہ صرف بلوچستان کا المیہ نہیں ہے یہ سارے پاکستان کا ہے۔ بلوچستان بھی پاکستان، پاکستان بھی بلوچستان، یہ ہمارے ملک کے سارے لوگوں کو اس کا دکھ ہوا ہے۔ اب وقت تقریروں کا نہیں ہے۔ میں فقط یہ عرض کروں گا کہ جیسے بھائیوں نے suggest کیا ہے کہ immediate action لیا جائے، ہم ایک ہیں، بلوچستان بھی ایک ہے، سندھ بھی ایک ہے یہ پاکستان کے حصے ہیں اور وہ الگ نہیں ہیں، بس خدا خیر کرے۔ ہمارے کچھ اعمال کی بھی شامتیں آتی ہیں، اللہ رحم کرے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر عبدالمالک۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: جناب چیئرمین! رات کو جب یہ واقع ہوا تو ہمیں ٹیلیفون آنے شروع ہو گئے کیونکہ ہم سب کی families وہاں پر تھیں۔ ہم نے وہاں کی جو تفصیلات لی ہیں، اب ہم ان کے لیے دعا ہی کر سکتے ہیں۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ ہم تو اپنی پارٹی کی

طرف سے چیزیں وہاں mobilize کر رہے ہیں لیکن جیسے ڈار صاحب نے کہا تھا کہ آپ خود جا کر وہاں ان لوگوں کی مدد کریں۔ اسی طرح پیرزادہ صاحب نے کہا تھا کہ آپ ہیں، رضا ربانی صاحب اور آغا صاحب ہیں، یہ جو collections ہوں گی اگر آپ خود جا کر وہاں لوگوں کو دے دیں تو اچھا ہو گا کیونکہ ہمیں پہلے floods وغیرہ کا تجربہ ہے۔ جناب چیئرمین! بلوچستان گورنمنٹ تو ایک black hole ہے اس میں جتنا ڈالو گے وہ آپ کو نظر نہیں آئے گا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اگر آپ لوگ سینیٹ کی طرف سے خود جائیں اور رحیم مندوخیل خود اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں، ہم سب ان علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اگر سینیٹ کی کمیٹی وہاں جا کر ان لوگوں کی مدد کر دے تو جیسے کامران صاحب نے کہا ہمیں تنخواہ دینے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں کہنا چاہ رہا ہوں کہ ذرا اس کے طریقہ کار کو بہتر کر لیں۔

جناب چیئرمین: جیسے بھی آپ کی تجاویز ہیں، پہلے بھی حکومت کے جو funds تھے انہوں نے خود release کیے تھے اور سینیٹ نے خود اپنا contribute کیا، ہم نے donations gather کی تھیں اور ہم نے کافی mobilize کیا تھا اور ما شاء اللہ donations کافی تعداد میں آئی تھیں۔ سینیٹ نے خود ہی اس کو manage کیا تھا اور اب بھی اسی طرح کریں گے۔ میں اس میں Leader of the House and the Leader of the Opposition کا تعاون چاہوں گا اور آپ کی یہ تجاویز بھی قابل قدر ہیں، آپ جیسا چاہیں گے، آپ ان سے رابطہ رکھیں۔ جی نصیر مینگل صاحب۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! شکریہ کہ آپ نے بولنے کا موقع دیا اور بلوچستان والے آپ کا اس پر بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جب صبح سویرے یہ واقع ہوا تو آپ نے سب سے پہلے تمام Senators سے فرداً فرداً contact کیا۔ آپ نے صوبائی حکومت سے اور مرکزی حکومت سے اس کے متعلق رابطہ کیا۔ اس بات کو بھی ہم سراہتے ہیں۔ جیسے کہ کہا گیا کہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے بہت وسیع ہے اور جہاں یہ واقعہ ہوا ہے یہ صرف زیارت میں نہیں ہوا ہے، اس میں پورا زیارت ہے، پشین ہے، قلعہ سیف اللہ ہے، قلعہ عبداللہ ہے اور قلات میں بھی اس کے اثرات ہوئے ہیں۔ جناب! جیسے رضا ربانی صاحب

نے کہا کہ 6 C-130 helicopters وہاں کام کر رہے ہیں۔ جناب! یہ جو 200 لاشیں نکالی گئی ہیں یہ صرف اس علاقے سے ہیں جو approachable ہے اور وہاں interior میں جو چھوٹے چھوٹے گاؤں تھے وہ بالکل ختم ہوئے ہیں وہاں تک ابھی تک نہ media پہنچ سکا ہے اور نہ ہی کوئی اور ادارہ۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ اس رقبے کی وسعت کے لحاظ سے helicopters کی تعداد کو بڑھایا جائے تاکہ immediately وہاں کے زخمی آدمیوں کو لایا جا سکے اور کوئٹہ میں ایسے hospitals نہیں ہیں کہ اتنے آدمیوں کو وہاں طبی سہولت میسر ہو۔ ان کو کراچی لایا جائے جو کہ کوئٹہ سے نزدیک پڑتا ہے اگر وہاں کے لیے انتظامات کیے جائیں یا یہاں پنڈی کے لیے تو یہ C-130 استعمال ہو سکتے ہیں۔ مرکزی حکومت اس کام کے لیے وہاں لگی ہوئی ہے۔ پاکستان میں مخیر حضرات بھی ہیں، میں اس ہاؤس کے توسط سے ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ جیسے کشمیر میں آنے والے زلزلوں میں انہوں نے جوش و خروش سے کام لیا تھا یہاں بھی اسی قسم کا انہیں اظہار کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی rehabilitation کا کام شروع کر دینا چاہیے اور جہاں اس زلزلے کے اثرات ہیں وہاں alternative arrangements کیے جائیں کیونکہ ابھی سردی کا موسم ہے وہاں کا درجہ حرارت minus سے نیچے چلا گیا ہے۔ وہاں کے لیے خیمے، کمبل، ادویات، خوراک اور ساتھ ہی ان کی rehabilitation کے لیے کام کیا جائے۔ اس کے ساتھ میں حکومت وقت سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ جس طرح پہلے international conference کا اہتمام کیا گیا تھا اور باہر سے لوگوں کو بلایا گیا، donations لیے گئے تو اس واقعہ کو بھی انہیں ترجیحات کی بنیاد پر لا کر اس پر کام کیا جائے۔ یہ 200 کا figure آیا ہے یہ صرف approachable places سے آیا ہے لیکن جو وہاں کے far flung areas ہیں وہاں پہنچنے کے لیے کافی ٹائم لگے گا اور ان کا بعد میں پتا چلے گا کہ کتنا نقصان ہوا ہے۔ پھر معلوم ہو گا کہ rehabilitation کے لیے کتنے funds کی ضرورت ہو گی۔ ہم بلوچستان والے گزارش کرتے ہیں کہ وفاقی حکومت، صوبائی حکومت اور مخیر حضرات آفت زدہ لوگوں کی بحالی کے لیے دل کھول کر کام کریں۔ وفاقی حکومت اس کے لیے ایک international conference کا اہتمام کرے تاکہ اس کام کو زیادہ سے زیادہ ترجیحی بنیاد پر کیا جائے۔ آخر میں ایک بار پھر رضا ربانی سے عرض کروں گا کہ maximum تعداد میں وہاں helicopters بھیجے جائیں تاکہ وہاں کے لوگوں کے علاج

معالجے کے لیے ان کو استعمال کیا جا سکے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، مہربانی کر کے مختصر سا رکھیں۔ جی لیاقت بنگلزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ آج کے اس المناک واقعے اور سانحے پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ مرکزی اور صوبائی حکومت کی طرف سے فراخدلانہ اور انتہائی تیزی کے ساتھ امدادی کارروائیوں کا ہم اہل بلوچستان تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! میں بات کو انتہائی مختصر رکھتے ہوئے اپنی دو تجاویز دینا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ bureaurcracy کے ذریعے جو امداد تقسیم کرنے کا عمل ہے، یہ لوگ اس کام میں اس قدر hurdles پیدا کرتے ہیں یعنی پٹواریوں اور DCOs کے through۔ آپ یقین کریں کہ جیسے مولانا گل نصیب خان صاحب نے فرمایا، شمالی علاقہ جات کے متاثرین کے چیک آج بھی ان کی جیبوں میں گل سڑ رہے ہیں۔ بینکوں میں اتنی hurdles پیدا کی جاتی ہیں، بار بار ان کو کبھی یہاں سے verification کی ضرورت پڑتی ہے، کبھی وہاں سے verification کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو میری پہلی تجویز تو یہ ہے کہ امداد دینے اور امداد پہنچنے کے عمل میں کوئی تاخیر نہ ہو، اس میں کوئی پیچیدگیاں نہ ہوں۔ ظاہر سی بات ہے وہاں کے ہمارے جو نمائندے ہیں، MNAs, MPAs یا Senators ہیں، ان کمیٹیوں میں ان کی شمولیت انتہائی ضروری ہے اور جن جن لوگوں کا جانی یا مالی نقصان ہوا ہے، on spot اس کو دیکھ کر وہیں پر cheque وغیرہ دیے جائیں، بھلے ڈی سی او یا جس کے بھی through تقسیم ہوں۔ جناب چیئرمین! میں ایک دفعہ مانسہرہ گیا تھا تو وہاں سینکڑوں لوگ قطار میں کھڑے تھے اور بینکوں کے باہر touts پھر رہے تھے۔ اگر کسی کو پچیس ہزار کا چیک ملا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے پانچ ہزار دے دیں، میں بیس ہزار ابھی آپ کو جیب سے دے دوں گا۔ انہوں نے معاملے کو اس قدر پیچیدہ رکھا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ایک تو پسماندہ علاقہ ہے، مجھے تو یہ یقین بھی نہیں کہ وہاں کوئی بینک ہوگا، تو ان کو نقد امداد اور relief دی جائے۔ اس میں ہمارے MNAs, MPAs اور Senators جو وہاں سے تعلق رکھتے ہیں ان کو ضرور شامل کیا جائے۔ بڑی مہربانی۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ مشہدی صاحب۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman. A great national tragedy has occurred. It is not a matter of our Balochi brethern only, there are Pakistani brethern, there are Balochi brethern and I on behalf of the province which I represent, province of Sindh, and the people we have the honour to represent and my party Muttahida Qaumi Movement, we offer a heartfelt condolence to the berieved families and we pray for them. I fully support all the suggestions made by my colleagues, our heart bleeds for them, our hearts go out for them, for the suffering people and because the province of Balochistan has long been neglected, oppressed and suppressed and the poor, the meek and the humble have been deprived of the benefits of Pakistan, it is therefore, more important than anything else that this relief operation be on stronger, sounder and more emergent footings than even the Kashmir operation that had been undertaken after the Kashmir disaster.

Muttahida Qaumi Movement, as a party and our Khidmat-e-Khalq Organization has already mobilized and I am happy to report that our two medical teams have already left for Ziarat and by this evening, the first trucks loaded with relief goods carrying warm clothings and blankets and tentage will go. I also appeal to the Government to immediately send them blankets, warm clothings and food Food is of utmost importance at this time also and warming material which is very important because minus three temperature is there. This must be taken

as a national issue, this must be taken as an opportunity. We can never undo what injustices have been done to this province... .

Mr. Chairman: Please, be brief because we have a lot of speakers to cover.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: We can never undo the injustices which have been done to this province but we can at least do justice now and now is the time that they must be provided with everything in the disaster cell, disaster organization which has been formed after Kashmir, it must have all the material available to them and I appeal to the Pakistan Army; this is a good chance for them to work there, especially the Aviation Corps in the evacuation of casualties and the medical teams because they have these medical hospitals and everything. They can set up mobile hospitals in a mountaineous area and I am sure they will rise to the occasion as they have done in the past. Thank you so much Sir.

جناب چیئرمین: جی رضا صاحب۔ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, are we through?

Mr. Chairman: There are three or four more people.

جی بادینی صاحب۔ جیسے رضا صاحب نے ابھی point out کیا کہ ابھی بہت اہم اور بھی چیزیں ہیں۔ اس لیے مختصر رکھیں - Financial situation اسی سے linked ہیں' اگر وسائل ہوں گے تبھی آپ مدد کرسکیں گے تو اسی کے لیے وسائل کی mobilization میں help کرے گا۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ آج کا دن ایک غم کا دن

ہے خاص کر ہمارے colleagues اور بھائیوں نے کہا کہ ملک کے لیے تو ضرور ہے۔ ہم ان سب بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور especially آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ سب سے پہلے آپ کا فون آیا۔ اگر ہم بلوچستان حکومت کی طرف دیکھیں تو یہ ان کے بس میں نہیں ہے۔ وہ صبح سے کوششوں میں مصروف ہیں، meetings کر رہے ہیں، جو بھی ان سے ہو رہا ہے وہ کر رہے ہیں۔ جیسے ہمارے بھائیوں نے تجاویز دیں، ڈار صاحب نے، رضا ربانی صاحب نے اور دوسروں نے، اگر ایک تنخواہ کی جگہ پر دو تنخواہ دینی پڑیں تو ہم تیار ہیں کیوں کہ کشمیر والا مسئلہ مختلف تھا۔ وہ ایک جگہ پر تھا، ہر آدمی پہنچ سکتا تھا۔ ہمارے بلوچستان کا علاقہ جہاں یہ واقعہ ہوا، سارا پھیلا ہوا ہے۔ Helicopters سے بھی میرے خیال میں ایک دن میں آدمی گھوم نہیں سکتا۔ ہمیں بلوچستان میں سیلاب کے دوران کافی تجربہ ہو چکا ہے، جتنے فنڈز آتے تھے، ڈی سی اوز اور ناظم وغیرہ کے حوالے تھے، جو ووٹ دیتا ان کو دیتے تھے جو نہیں دیتا ان کو نہیں دیتے تھے۔ اس پر بھی ہم اتفاق کرتے ہیں کہ FC کو involve کیا جائے، اس پر بھی ہم خوش ہیں۔ یہ اللہ تعالی کے کام ہیں، ہم اللہ تعالی سے گلہ نہیں کرتے، ہم سب بھائیوں سے کہتے ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالی ان آفتوں سے ہمیں بچائے۔ بلوچستان پہلے سے drought کا شکار ہے، اب دوسری آفت بھی اس پر آن پڑی ہے۔ ہم اپنے سب بھائیوں سے request کرتے ہیں کہ اس میں جتنا ہو سکے مدد کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، ممتاز محفوظ صاحب۔

سینیٹر ملک ممتاز حسین محفوظ: شکریہ چیئرمین صاحب۔ پہلے بہت افسوس کے ساتھ کہ ایک انتہائی افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ آپ کو معلوم ہے وہاں پر چھوٹی چھوٹی کلیاں ہیں، کچے مکانات ہیں، اب تک تو صرف اس علاقے سے اطلاعات آرہی ہیں جہاں پر آبادی ہے، جہاں پر بہت زیادہ congested area ہے۔ آپ وہاں خود رہ چکے ہیں، آپ نے دیکھا ہے پہاڑوں کے نیچے چھوٹے چھوٹے مکانات ہیں جہاں سے آنے کے لیے انہیں تقریباً ایک دن چاہیے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اب وہاں پر موجود کچے مکانات جن میں cracks پڑ گئے ہیں، after shocks ان کو بہت زیادہ affect کریں گے۔ مکان کے اندر وہ رہ نہیں سکتے، باہر سردی ہے اس وجہ سے

وہ کچھ نہیں کرسکتے۔ میری آپ سے request یہ ہے کہ ہمیں بلوچستان کے senators کو اس بات کی اجازت دی جائے کہ اجلاس چھوڑ کر وہاں جاسکیں کیوں کہ ان لوگوں کو اس وقت ہماری ضرورت ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے صبح ہی حساسیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بلوچستان سے تعلق رکھنے والے تمام senators کو فرداً فرداً اطلاع دے دی اور اس غم میں اپنی شمولیت کا آپ نے اظہار کیا۔ میں بلوچستان کی طرف سے آپ کا انتہائی مشکور ہوں اور رضا صاحب کا بھی۔ صبح ہم باقاعدہ اس کے دفتر گئے تھے، وہ تمام دفاتر سے in touch رہے، ایوان صدر، وزیر اعظم ہاؤس اور ریلیف کمشنر کے ساتھ۔

یہ ایک افسوسناک واقعہ ہے اور ہمارے لیے ایک امتحان کا مقام ہے۔ وہاں جو اعداد و شمار ہیں، میرے خیال میں ابھی تک complete نہیں ہوئے ہیں اور جو صوبائی حکومت کی طرف سے یا وفاقی حکومت کی طرف سے جو امداد کی بات کی جارہی ہے، وہ بھی ناکافی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دوسرے صوبوں والوں نے جو ہماری امداد کی اور ہمارے غم میں شریک ہونے کا اظہار کیا، ہم تمام پاکستانیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہم سب سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس المیہ اور افسوسناک واقعے میں ہمارا ساتھ دیں۔ میں especially کہتا ہوں کہ ایک کمیٹی اراکین سینیٹ کی تشکیل دی جائے اور آپ خود بھی یہ اعزاز حاصل کریں۔ آپ کی سربراہی میں کل یا پرسوں medicine, food and tents etc یہ ہم لے کر وہاں خود جائیں۔ آپ اس کمیٹی میں تمام صوبوں سے دو، دو سینیٹر شامل کریں تاکہ پورے پاکستان کی نمائندگی ہو اور بلوچستان کے لوگ یہ محسوس کریں کہ ہم سب ایک ہیں اور یہ حضرات مشکل وقت میں پر ہمارے درد و غم میں شریک ہونے کے لیے یہاں پہنچے ہیں۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ سے بھی اور میاں رضا ربانی صاحب سے اور وفاقی حکومت سے اور شوکت ترین صاحب جو اتفاقاً first time he came to Senate -- ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

Mr. Chairman: First time you are speaking English also.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میرے خیال میں' میں نے بہت انگریزی بولی ہے آپ کو یاد نہیں ہوگی۔ ہم شوکت ترین صاحب سے بھی درخواست کریں گے کیونکہ Finance کے انچارج وہ ہیں' ہمارے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے' یہ تو ایک اتفاق ہے کہ وہ first time ہی سینیٹ میں آئے اور first time ہی ان کو ایک بڑے المیے سے واسطہ پڑا تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سلسلے میں بہت امداد دیں گے تاکہ وہ لوگ جو اس سردی میں گھروں میں نہیں' ان کے گھر تباہ ہوگئے ہیں' ان کے لیے خیمے، گھروں کی تعمیر اور تمام چیزوں کا انتظام ہو سکے۔ Thank you very much.

جناب چیئرمین، فوزیہ فخرالزمان۔ چونکہ پچھلے ہفتے ان کے علاقے میں بھی زلزلہ آیا تھا تو she has some suggestions وہ ذرا مختصر سی بیان کر دیں۔ اس کے بعد رضا صاحب میں آپ کی طرف آتا ہوں۔

سینیٹر فوزیہ فخرالزمان خان، شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میں اسی کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ اتنی خطیر رقم باہر سے ہماری help کے لیے آئی تھی، ہمیں نہیں پتا وہ کہاں گئی۔ آپ آ کر دیکھیں کہ لگتا ہے زلزلہ صبح ہی آیا تھا اور ہمیں اتنی عظیم بستیاں آباد کرنے کے خواب دکھائے گئے تھے کہ latest design پر آباد ہوں گی' آپ آ کر دیکھ لیجیے میں غلط نہیں کہہ رہی ہوں' کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جانے وہ پیسے کہاں گئے؟ خدا کے لیے اس دفعہ پیسوں پر نظر رکھیے گا اور بالاکوٹ میں 99 per cent لوگ مر گئے تھے' صرف وہ زندہ تھے جو اس طرف job کرتے تھے ان کو ابھی تک متبادل زمین بھی نہیں ملی ہے۔ وہ ہر وقت ہماری جان کھا رہے ہیں۔ خدا کے لیے اس دفعہ کچھ کر لیجیے گا۔ Thank you.

Mr. Chairman: Rehana Yahya Baloch Sahiba.

Senator Rehana Yahya Baloch: Many Senators have spoken about this very unfortunate thing which happened in Balochistan today. In the morning we have been in touch with the people over there and I am

grateful to you sir and Mian Raza Rabbani Sahib, the President and Prime Minister, who have directed the Provincial Government so that they work very well. Inspector General F.C. has been there since morning and the Home Secretary has been appointed as Relief Commissioner over there and a lot of relief goods have gone. But sir, the most immediate and important thing is that as

آپ لوگوں نے television coverage بھی دیکھی ہے کہ

there are all mud houses. They are poor people, their houses have gone down.

they are in such a condition that with these after shocks اب جو بچ گئے ہیں
they are not safe to live. تو میری درخواست ہے جو گھر گر گئے ہیں ان کو بھی tents
دیے جائیں اور جو بچ گئے ہیں ان کو بھی relief tents دیے جائیں تاکہ وہ ان میں رہ سکیں۔
گرم کپڑوں کی میں اپیل کرتی ہوں کہ ان کے لیے گرم کپڑے اور جیکٹس جو آپ نے صبح کہا،
وہ آپ نے بھجوائے، بہت شکریہ۔ because that area after 4 o clock, it becomes
minus in Ziarat and surrounding areas and the population over there is
very scattered یہ چھوٹے چھوٹے villages ہیں they are scattered all around تو باقی
information انشاء اللہ تعالیٰ صبح تک، شام تک
we will collect it, but these are the main grievances of the people. Thank you very much.

Mr. Chairman: Our colleagues from Balochistan have sought leave to go in those areas, if that is OK with the House, should we grant them.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I think, we would prorogue

the House on Friday...

Mr. Chairman: We can prorogue on Friday

اور کل پرسوں دو sessions ہیں اور بلوچستان کا issue regarding Gwadar and highways discuss ہونا ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ ، جناب والا! یہ مشکل کا وقت ہے۔ اس بحث کو ہم اگلے سیشن تک لے جائیں اور ہمیں، جو بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں اگر excuse کر دیں گو کہ صدر صاحب کی تقریر پر ان کا شکریہ ادا کرنا بہت important ہے۔وہ بہت شاندار تقریر تھی۔ ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جو وزراء بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں میرے خیال میں حکومت کو چاہیے کہ ان کو ہدایت کرے کہ وہ جا کر اپنے علاقوں میں بیٹھیں اور ہم بھی بلوچستان میں اپنے علاقوں میں جائیں تاکہ جو کچھ وہاں ہوا ہے اس میں directly participate کر سکیں اور جو باقی دو دن رہ گئے ہیں یہ سمجھ لیا جائے، فرض کر لیا جائے کہ ہم سب کا ووٹ حکومت کے ساتھ تھا، ہم سب صدر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

Senator Minan Raza Rabbani: Sir, we have no problem----

جناب چیئرمین ، جو جانا چاہتے ہیں چلے جائیں رضا صاحب نے کہا ہے----

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I would like to go a step further if the sense of the House is that due to the enormity of the calamity and in respect of those deaths and those sufferings, it is felt that you would like to prorogue the House today or meet tomorrow and prorogue, I have no problem at all. We can carry forward the vote of thanks to the next session. I have no problem with that. Sir, the debate on the President's Address is on its last legs. The final rites of the debate can take place in the next session. I have no problem if you like to prorogue today, you can prorogue it today, if you like to prorogue it tomorrow, you

can prorogue it tomorrow.

Mr. Chairman: What does the House feel?

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, there is just a littletechnicality and that is of the Summary. So if we could meet an hour or half an hour in the morning and in the meantime we could get the Summary from the President for the prorogation tomorrow, we can prorogue tomorrow.

Mr. Chairman: I think, that should not be a problem.

راجہ صاحب ! اس پر ہمیں guide کر دیجئے if we can do it today, otherwise we can meet tomorrow in the morning.

(Interruption)

Mr. Chairman: In any case we can't go on Friday. We will meet tomorrow.

پرسوں اگر بلوچستان کا مسئلہ discuss کریں تو ممبرز ہی نہیں ہوں گے to discuss that event تو we will prorogue tomorrow then.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I think if we could now move on. I will just take one second to respond to what some of the colleagues have said.

(Interruption)

Mr. Chairman: Senator Pari Gul Agha.

سینیٹر آغا پری گل : جناب چیئرمین ! میری گزارش ہے کہ سینیٹ کی ایک کمیٹی بنائیں جس کے آپ سربراہ ہوں تاکہ ہم کل صبح یہاں سے بلوچستان جائیں اور جو ہماری تنخواہیں

ہیں وہ بھی آج نکلوا کر ہم کمیٹی کے ذریعے وہاں متاثرہ لوگوں کو پیسے دیں کیونکہ اس وقت وہ بے چارے میدان میں پڑے ہوئے ہیں ان کے پاس خیمے نہیں ہیں۔ اس وقت گورنر صاحب اور چیف منسٹر صاحب بھی بہت کوشش کر رہے ہیں مگر یہ امداد سینیٹ آف پاکستان کی طرف سے جائے اور ہم اپنی تنخواہیں بھی وہاں جا کر اپنے ہاتھوں سے دیں۔ ہم چاروں صوبوں سے کل وہاں جائیں ---

جناب چیئرمین : میں Leader of the House and Leader of the Opposition سے coordinate کر لوں گا ۔ Senate Emergency Relief Fund account establish ہوگیا ہے نیچے Allied Bank میں ہے اور اس کا number اگر آپ چاہیں تو note کروا دیں گے۔

(Interruption)

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ : چیئرمین صاحب! بڑی مہربانی۔ بلوچستان میں جو واقعہ پیش آیا ہے اس پر بہت دکھ ہوا ہے۔ میری اور پورے سندھ کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالٰی پاکستان کو اور اس کے لوگوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے۔ میری اہم تجویز یہ ہے کہ بے نظیر سپورٹ پروگرام کے جو فارم دیے گئے ہیں وہ بلوچستان کے MPAs, MNAs and Senators کو ڈبل کر کے دیے جائیں جو ۸ ہزار کی بجائے ۱۶ ہزار ہو جائیں گے اور اس میں چھوٹ دی جائے کہ جو خواتین کو صرف پابند کیا گیا تھا کہ وہ چیک وصول کر سکتی ہیں۔ صرف بلوچستان کے مرد حضرات کو یہ چھوٹ دی جائے کہ اگر کسی گھر میں خدانخواستہ عورت نہیں ہوگی، اس وقت کیا حالات وہاں پر ہیں، یہ ہمیں نہیں پتا، لیکن اگر کسی گھر میں عورت نہیں ہے تو اس گھر کا جو مرد ہے وہ اس چیک کو وصول کرے۔ یہ میری اس حکومت سے گزارش ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب! تجویز آپ نے سن لی ہے۔ اس کو follow کر لیجیے گا۔ آپ wind up کرلیں تو پھر I will take up.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I will just take a second. Sir,

I am grateful to all the honourable Senators who have spoken on this occasion and as I said that in the first instance when I got the details, I said that this is initial response of the Government, obviously a lot more needs to be done, lot more is going to be done.

جیسے میں نے کہا کہ تینوں انجینئیرز سول، آرمی اور ایف سی کے درمیان coordination ہے۔
Prime Minister Secretariat, President Secretariat, Establishment Division
and National Disaster Management Cell جو ہے یہ تمام کے تمام آپس میں
coordinate کرکے move کر رہے ہیں۔ دوستوں نے یہاں پر ہیلی کاپٹرز کی بات کی۔ میں
نے پہلے عرض کیا ہے کہ چار ہیلی کاپٹرز already are flying sorties اور دو ہیلی کاپٹرز
are on their way, six Helicopters are standby کہ اگر ان کی ضرورت پڑے گی تو
they will be put preset into service. اس کے ساتھ ساتھ C-130 کی بات ہوئی، وہ بھی
میں نے عرض کیا تھا کہ تین C-130 جو ہیں وہ standby ہیں۔ ہسپتالوں کی بات ہوئی، وہ بھی
میں نے عرض کیا تھا کہ ایک فیلڈ ہسپتال راولپنڈی سے کوئٹہ بھیجا جا رہا ہے۔ دوسرا کوئٹہ کے اندر
موجود ہے اور تیسرا زیارت کے اندر ہے۔ یہ تمام کی تمام چیزیں ابھی ابتدائی ہیں۔ لازمی بات ہے
کہ ایسی situation میں جتنا بھی کیا جائے گا وہ کم ہے لیکن حکومت is alive to it, it is
responding to it and we are moving forward. جیسے میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ
جو حکومت کی طرف سے compensation ہو گی وہ الگ، لیکن

the President has announced 2 lacs from his fund, 2 lacs for those people who have died and 50 thousand for those people who are injured. We are fully grasped with the situation and are moving in that direction.

Mr. Chairman: Thank you.

مولانا گل نصیب صاحب! دعا کر لیں۔ دعا تو کر سکتے ہیں۔

(اس موقع پر مرحومین زلزلہ کے لئے دعا کی گئی)

Mr. Chairman: Leave applications.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: ڈاکٹر محمد علی بروہی ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۲۷ اور ۲۸ اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ عافیہ ضیاء صاحبہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۲۷ اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ گلشن سعید صاحبہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۲۷ اور ۲۸ اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں، اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Raza Sahib.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! میں یہاں پر صرف ایک بات آپ کے توسط سے معزز سینیٹرز سے کہنا چاہوں گا کہ جب آپ leave applications پڑھ رہے ہوتے ہیں تو ہم مذاق میں "no" کہہ دیتے ہیں۔ Under the Rules اگر ایک بھی "no" آ جائے then the leave can't be carried.

Mr. Chairman: Very valid technicality. Now, item No. 2.

Discussion on the Prevailing Economic Situation in the Country

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move under Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate,

1988, that the House may discuss the prevailing economic situation in the country.

Mr. Chairman: O.K. I think we will take up the procedures for this, we will have a representation from the Advisor on Finance, Mr. Shaukat Tareen and we welcom him on his first visit here. And then we will have questions and answers because you know the time is limited. So, the question should not be repeated and put into the point. I will request cooperation from our members. Mr. Shaukat Tareen, you have the Floor.

جناب شوکت فیاض احمد ترین (مشیر برائے خزانہ)، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Mr. Chairman, we are once again faced with the economic problem. This is not new for Pakistan. This kind of phenomenon keeps visiting us after every decade or so. But this time around, if you look at our problems, our problems are several but we claim that the poverty levels have come down as a matter of the same research which said that poverty levels, the abject poverty which had come down from 20% to 12% and the overall poverty level which had come down from 36% to 26%, the same research now shows the abject poverty has gone upto 28%, more than double in two years and overall poverty level is exceeding 40%. Inflation is at 25%, of which food inflation is now at 30%, it actually peaked at 35%. Fiscal deficit which was at 7.4% actually was heading towards almost 10%, at 9.8% and was brought down to 7.4% last year and balance of payment deficit at 8.4% of GDP is one of the highest probably in any country except one or two countries.

We also face power shortages, gas shortages, all this, of course, means that there is now a deficit of confidence. People of Pakistan whether they are ordinary people, businessmen or international investors, they are all looking at us since wondering when we are going to default. And I think somebody raised that question here or actually raised this point that even the German Foreign Minister thought that we can only survive for six days. Now, I am not going to get into what happened but clearly I think it is bankruptcy of our planning process. Institutionally we don't have an overall planning process in this country and we just try to prepare plans in a vacuum in different orbits and left hand doesn't talk to the right hand and so, we end up into these crises because you know the foundations are not very solid.

In this case we clearly went on a consumption based growth strategy. We created a demand, which was paid through loose money supply and more credit and we didn't lay emphasis on our production side which is agriculture and manufacturing and trade. So, the result being that we started feeding our demand through imports and we also kept our exchange rate which was to me at Rs. 60 per US dollar when there was inflation in this country also meant that our imports became cheaper and, of course, as we saw that our reserves started dwindling during this year. Why did the reserves dwindle? Because, obviously, the inflow of foreign currency stopped because of the prevailing environment over here and internationally, of course, you see that the entire financial markets are in a mess and, of course, we also have a very high energy bill and food bill.

So, our imports as they went up and also as we didn't curb the demand, the imports went up, exports obviously didn't go up proprortionately and we saw that there were pressures on our reserves. Now, what is our strategy. I think these are things which we all know and I think as I stand here, I just want to give a clear strategy of this Government that how we are going to just face these problems. I think our foremost strategy is going to be that we like to stand on our own feet within two years. I think we want to just do a comprehensive planning for our economy on some fundamental issues and clearly just move forward

کہ ہم اپنے پیر پر خود کھڑے ہوں تاکہ دو سال کے بعد، تین سال کے بعد یہ نوبت نہ آئے کہ ہم پھر سے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانا شروع کر دیں اور یہ نہ ہو کہ ہم صرف نعرے ماریں کہ ہم نے کشکول توڑ دیا ہے اور تین، چار سال کے بعد یہ معلوم ہو کہ ہم پھر international markets میں جا رہے ہیں، اپنے دوستوں کے پاس جا رہے ہیں، IFIs جا رہے ہیں اور ہم کہہ رہے ہیں کہ ہمیں پیسے چاہئیں۔ ہمیں ابھی وہ planning کرنی چاہیے جس سے ایسی صورتحال دوبارہ نہ آئے اور اس سلسلے میں ہم کس طرح move کریں گے۔

پہلا اقدام جو ہم کریں گے وہ سب پر ظاہر ہے کہ ہم stabilize کریں اپنے macro economic indicators کو۔ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم inflation کو نیچے لائیں اور وہ اس لیے لائیں کہ inflation امیر کو بھی hurt کرتی ہے، لیکن غریب کو سب سے زیادہ hurt کرتی ہے اور high inflation rate کے ساتھ آپ اپنی economy کی sustainable growth نہیں کرسکتے۔ لہٰذا ہمیں nflation نیچے لانی ہوگی۔ Inflation نیچے لانے کے کیا طریقے ہیں۔ ہم نے پہلے تو fiscal deficit کو نیچے لانا ہے جو کہ میں نے آپ کو پہلے بتایا کہ پچھلے سال 7.4% تھا حالانکہ اس نے peak کیا 10% پر لیکن I think اس حکومت نے آ کر، اس وقت ڈار صاحب تھے، اس کو reduce کیا اور 7.4% پر fiscal deficit آیا۔ اب اس کو اس سال ہم نے 4.3% پر لے کر جانا ہے اور یہ ہمارا بجٹ ہے اور کیسے لے کر جانا ہے۔ ایک تو ہم نے

revenues بڑھانے ہیں۔ اس وقت اگر آپ ہمارے revenue دیکھیں تو پچھلے سات، آٹھ سالوں میں لوگوں نے کہا 350 ارب کے revenues تھے۔ ہم لوگ ایک ہزار بلین پر پہنچ گئے 350 ارب سے لیکن جب tax to GDP ratio دیکھی جائے تو tax to GDP ratio 10.5 ہے۔ tax to GDP ratio 10.5% سے آپ سات سے آٹھ فیصد کی growth نہیں حاصل کر سکتے۔ لہٰذا ہم کو revenue بڑھانے ہیں، ان کو کم از کم 15% پر لے کر جانا ہے over a period of 5 to 7 years اور وہ ہم اس وقت ہی لے جا سکتے ہیں اگر ساری کی ساری قوم مل کر tax دے اور اس سلسلے میں ہمیں tax machinery کو بھی ٹھیک کرنا پڑے گا اور tax machinery کو اس طرح ٹھیک کرنا پڑے گا کہ ہمارے جو tax payers ہیں ان کو harass نہ کیا جائے اور اس میں ہم harassment نہیں چاہیں گے۔ ہم چاہیں گے کہ جو tax payers ہیں ان کے ساتھ مل جل کر rules تیار کریں تاکہ harassment ختم ہو، لیکن ایک دفعہ وہ rules بن جائیں پھر ہم یہ ضرور چاہیں گے کہ جن لوگوں نے tax دینا ہے ان کو tax دینا پڑے گا۔

دوسری چیز یہ ہے کہ جو loop holes ہیں tax میں وہ ہم ختم کریں۔ جو لوگ tax نہیں دیتے ان کو ہمیں tax net میں لانا پڑے گا اور جو areas tax میں نہیں آ رہے ہیں اس وقت اور کئی areas ہیں جو tax میں نہیں آ رہے ہیں، ان کو مشاورت سے، ساتھ بیٹھ کر اور سمجھ بوجھ کے ساتھ ہمیں tax net میں لانا پڑے گا تاکہ یہ GDP 15% پر جائے۔

دوسری طرف جو حکومت کا non-developmental expenditure ہے اس کو ہمیں rationalize کرنا پڑے گا۔ ساری دنیا کہتی ہے کہ ہمیں یہ کاٹنا ہے لیکن یہ کٹ نہیں رہا ہے، یہ بھی grow کر رہا ہے اور اس کے بیچ میں ہماری leadership will have to lead from the front. I think we will have to take the initiative and demonstrate to the general public that what we are saying, we just mean business. اس میں گاڑیاں ہوں یا پیٹرول ہو یا باہر کے trips ہوں یا جو بھی ہو، اس کو ہمیں کاٹنا پڑے گا اور اس سلسلے میں ہمیں ایک initiative لینا پڑے گا۔

دوسری طرف جو PSDP ہے، Development Fund ہے، اس میں بھی ہمیں public-private sector partnership کے تحت جو expense ہے، اس کو defray کر کے

private میں ڈالنا پڑے گا۔ اس سے دو فائدے ہوں گے ایک تو آدھا یا آدھے سے زیادہ expense جو ہے وہ private sector لے گا۔ دوسرا اگر management اس کے پاس چلی جائے گی تو وہ efficient بھی ہوگا۔ اس میں cost over runs بھی نہیں ہوں گے۔ یہ public-private sector partnership ہمارے ہمسایہ ممالک اور دوسرے جو developing countries ہیں وہ کر رہے ہیں۔ ہمیں ان سے سیکھنا چاہیے اور اس چیز کو ہمیں آگے لے کر جانا چاہیے اور جو پیسے بچیں وہ ہم خرچ کریں اپنی poverty alleviation پر اور human resource development پر۔ یہ دو areas ہیں جو کہ soft targets ہیں اور جو ہمیشہ neglect ہو جاتے ہیں۔

پھر macro economic indicators ہیں، جس طرح میں نے کہا کہ ہمارا سب سے بڑا problem اس وقت یہ ہے کہ despite the fact کہ ہم نے fiscal والی side کو control کرنے کی کوشش کی ہے اور آپ کو اس چیز کو سن کر خوشی ہوگی کہ پہلے quarter کے بیچ میں جہاں 1.2% fiscal deficit کا target تھا، ہم اب ایک فیصد پر آئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے 175 ارب روپے کا ہم نے fiscal deficit کہا تھا کہ وہ ہمارا ہوگا اور ہم 138 ارب روپے پر آئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے وہ side تو ہم نے control کرنے کی کوشش کی ہے" لیکن ہمیں جس میں وقت لگے گا، وہ ہے balance of payment کو balance کرنا۔ اس کے لیے ہمارے پاس وقت ہے لیکن وہ ایک pressure ہے۔ اس کے لیے ہم نے کیا کیا ہے؟ جیسے میں نے دو، تین مرتبہ press conferences میں کہا کہ ہمارے پاس تین different avenues ہیں۔ ایک تو IFIs (International Financial Institutions) ہیں like World Bank, Asian Development Bank, DFID, Islamic Development Bank, ان سے ہمیں پیسہ ملنا شروع ہو او۔ وہ چار ارب ڈالر ہے اس سال کے لیے۔ دوسرا یہ ہے کہ Friends of Pakistan. آگے آئیں اور وہ ہمیں help کریں۔ Because اس وقت ہمارا جو فرق ہے، جو ہمارے budgeted inflows ہیں اور جو ہمارا خرچہ ہے، جو ہم نے estimate لگایا ہے، وہ تقریباً 3.5 billions to 4 billions ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس سے تھوڑا سا زیادہ ہے تو let us say 4 to 5 billion dollars. وہ 5 billion dollars ہمیں جہاں ہم کھڑے

ہیں، وہاں پر کھڑے رہنے کے لیے 4 سے 5 ارب ڈالر ہمیں چاہییں۔ لہذا یا تو ہمیں دے دیں اور اس میں ظاہر ہے ہمارے پاس وقت نہیں ہے and what we are saying is that in the next 15, 20 days جب میں نے شروع میں کہا تھا تو اس وقت 30 days کی بات کی تھی اس کو بھی پندرہ دن گزر گئے ہیں، اگر اگلے پندرہ دنوں کے اندر اندر ہمیں اس پانچ بلین ڈالر کی کوئی یقین دہانی نہیں کرائے گا تو ہم نے IMF سے discussions شروع کی ہوئی ہیں اور IMF سے discussions میں یہ ہے کہ جو ہمارا home grown plan ہے جو کہ میں نے ابھی آپ کو بتایا ہے کہ fiscal deficit 4.3%, borrowing from the Central Banks; zero borrowing because they are inflationary, a flexible exchange rate. ہم نے ان basis پر یہ plan بنایا تھا، اگر ان کو یہ plan acceptable ہے اور کوئی ایسی نہیں ہیں جو ہمارے لیے، economy کے لیے خراب ہوں تو پھر ہم conditionalities نے کہا کہ اپنی facility offer کریں تو ہم اس کو consider کریں گے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ German Foreign Minister جو مرضی کہہ دے۔ لیکن ہم as a nation, we cannot afford to have a default. We will have to be prepared to go wherever we have to go, whatever kind of pain we have to take, that we should have enough to actually fullfil our obligations and that is obviously a firm stand of this Government.

اب آگے چلتے ہیں کہ اس کے بعد جب ہم stabilization کرلیں، جس طرح میں نے کہا ہے کہ macro economic indicators جو ہیں، ان میں تو وقت لگے گا لیکن I think the foreign currency side جو ہماری ہے، جو reserve side ہے، اس کو اگر ہم نے ایک طرح سے stabilize کر لیا تو ساتھ ساتھ ہمارے کیا actions ہیں یا ہماری strategies کیا ہیں۔ ہماری پہلی clear strategy یہ ہے کہ ہم نے غریب عوام کے لیے ایک safety net دینا ہے۔ بڑے عرصے سے ہم ان کو basically neglect کر رہے ہیں۔ وقت آگیا ہے کہ ہم ان کو neglect نہیں کر سکتے۔ ہمارے جو غریب لوگ ہیں، میرا جو اندازہ ہے اور جو research بھی کہہ رہی ہے it is around 28% of people who are actually in abject poverty or

are very poor and that means seven million households. Seven million
households کے لیے ہمیں دو تین طریقے کی interventions کرنی پڑیں گی۔ پہلی
intervention یہ ہے کہ direct subsidy for basic things like you know روٹی
وغیرہ گھر کا جو خرچہ ہے۔ ایک ہزار کا جو ہم بے نظیر انکم فنڈ سے دے رہے ہیں اس کو ہمیں
expand کرنا پڑے گا اور اس کو ہمیں ساڑھے تین ملین household سے بڑھا کر سات ملین
پر لے جانا پڑے گا۔ دوسرا یہ ہے کہ ان سات ملین لوگوں میں سے ہر ایک بچہ، عورت یا مرد کو چھ
مہینے، نو مہینے یا بارہ مہینے کی skill training دینی پڑے گی۔ Skill training کا مطلب ہے کہ
وہ training جو پاکستان میں relevant ہے۔ کسی قسم کی بھی training ہو، درزی ہو،
مستری ہو جو بھی ہو جو یہاں پر بھی relevant ہو اور باہر بھی Middle Eastern
countries میں یا جو labour import کرتے ہیں ادھر بھی relevant ہو تاکہ اس کو یہاں
پر نوکری ملے یا ان کو وہاں نوکری ملے تاکہ وہ اپنے خاندان کو poverty کے چنگل سے نکال
سکیں۔

تیسری چیز ہمیں ان کے لیے health insurance کرنی پڑے گی۔ ان کے خاندان
کے لیے ہمیں health insurance کرنی پڑے گی خواہ جتنے بھی پیسے لگیں۔ I can tell you
کہ اتنے زیادہ پیسے نہیں لگتے آپ پندرہ سے بیس ہزار روپیہ ان کے خاندان کے لیے ہر سال
دیں تاکہ وہ کم از کم جب بیمار ہوتے ہیں تو یہ نہ ہو کہ پورے کا پورا گھر ڈوب جائے۔

چوتھا یہ ہے کہ ہر یونین کونسل میں central level پر بے شک وہ پانچ لاکھ ہے یا
دس لاکھ ہے، ہمیں public works کرنے پڑیں گے کیونکہ جو لوگ ان یونین کونسلوں میں
unemployed ہیں کم از کم ان کو نوکری مل سکے۔ یہ تو ہمارا ایک comprehensive safety
net کا پروگرام ہے۔ اس پر پیسے لگیں گے۔ ہمیں پیسے دوسری جگہوں سے کاٹنے پڑیں گے۔
ہمیں پہلے تو یہاں خرچ کرنا پڑے گا۔ پھر ہم چاہ رہے ہیں کہ یہ جو اب ہماری growth ہونی
چاہیے وہ production led growth ہونی چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو productive
areas ہماری economy کے ہیں ان پر ہمیں توجہ دینی چاہیے۔ No. 1, amongst them is
agriculture یہ کیا ستم ظریفی ہے کہ یہ ملک جس کو آپ agrarian country کہتے تھے وہ

آج اپنے کھانے پینے کی چیزیں import کرتا ہے۔ ہمیں یہ چاہیے کہ ہم کبھی اس level پر جائیں ہی نہیں۔ اس کے لیے ہمیں بہت comprehensive planning کرنی پڑے گی جس میں سارے agriculture stakeholders کو بٹھانا پڑے گا اور یہ پوچھنا پڑے گا کہ how should we move forward? اس میں اس حکومت نے already پہل کر دی ہے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ سب سے پہلی چیز جو ہونی چاہیے کہ farmer کو اس کی produce کی international prices کی بنیاد پر قیمت ملنی چاہیے۔ Wheat prices کو ہم نے equalize کر دیا ہے۔ ابھی چاول اور کاٹن کی قیمتوں کی آپ کے سامنے اطلاع آ جائے گی۔ We are moving on all fronts but we are saying کہ جو formula ہو وہ ہر ایک کی favour میں ہو۔ وہ farmer کے لیے بھی fair ہو اور دوسرے لوگوں کے لیے بھی fair ہو۔ اس کی کوئی بنیاد ہونی چاہیے، adhocism اس میں نہیں ہونا چاہیے لیکن agriculture is one area جس میں ہم چاہیں گے کہ growth ہو اور growth 5% plus ہونی چاہیے۔ آپ کی اطلاع کے لیے پچھلی چار پانچ دہائیوں میں، ہر دہائی میں agricultural growth ایک فیصد گرتی جا رہی ہے۔ اب یہ growth 2% سے بھی کم رہ گئی ہے۔

I think we have to actually accelerate this growth because 66% of our people live in the rural areas and I think more than 66% of poor live in our rural areas. So, our emphasis is going to be that we should actually spend a lot of money on agriculture production. The other area

جو کہ employment produce کرتا ہے وہ manufacturing and trade ہے۔ Manufacturing and trade کو بھی اگر آپ دیکھیں تو آج وہ chaos میں ہیں۔ اس وقت تک پہلے quarter میں manufacturing کی 3.8% negative growth ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ growth negative اس لیے ہے کہ آپ نے دیکھا کہ ہماری power shortages ہو رہی ہیں وہ کام نہیں کرسکتے اگر اس قسم کی چیزیں ہیں تو obviously and clearly you know cost of doing business has went up. ان کی وجہ سے inflation ایک طرف سے exchange کو ہم نے بالکل روکا ہوا تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم ایک developed country بن

گئے ہیں اور low inflation country ہیں کہ ہم نے اس کو exchange پر fix کر رکھا۔ اس سے آپ کی local industry بالکل uncompetitive ہوگئی ۔ Imports زیادہ ہوگئیں ' exports کم ہوگئیں ۔ اس میں ہمیں innovation create کرنی پڑے گی ۔ اس میں obviously exchange rate کو depreciate کرنے سے کچھ فرق پڑے گا لیکن ہمیں اس میں consolidation بھی کرنی پڑے گی۔

آپ کی manufacturing industry fragmented بھی ہے

whether it is textile or leather or sports goods, surgical goods, you name it, it is fragmented and, frankly, it cannot stand up to the international competition. So we will have to create an institutional framework whereby we actually go and help industry to consolidate.

اگر power نہیں ہوگی، اگر گیس نہیں ہوگی، اگر پیٹرول ہم وقت پر نہیں لے کر آئیں گے تو یہ کچھ بھی نہیں ہوسکتا ۔ ہمیں integrated energy plan بنانا پڑے گا۔ Integrated energy plan جس میں left hand is talking to the right hand. یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک calory کی value ہے، جو گیس کی ہم charge کر رہے ہیں وہ مختلف ہے

from petrol which is different from diesel and kerosene. You just cannot do that. You will have to have an equaliser over there.

پھر آپ لوگوں کو incentive دیں کہ ان چیزوں کے اوپر invest کریں۔ ایک long term plan ہونا چاہیے

and again this needs planning. The other element of our strategy, is that no nation, of course, can develop

اگر آپ ان کے human resources کو develop نہیں کریں گے۔ جتنی بھی ترقی ہوئی ہے، جو fast track ترقی ہوئی ہے، جہاں بھی آپ دیکھیں وہاں education level پر بہت invest کیا گیا ہے، health پر بہت invest کیا گیا ہے اور skill development پر بہت invest کیا گیا ہے and I think ان تینوں چیزوں پر اگر آپ اپنی history دیکھ لیں، I

جہاں ہمیں کٹوتی کرنی ہوتی ہے، ہم اس میں کٹوتی think we have been very very soft.
کر دیتے ہیں

in areas like agriculture. We should also start thinking in terms of public private partnership as I mentioned. I think infrastructure

آپ کو ایک build کرنا ہی پڑے گا۔ آپ کو roads بنانے پڑیں گی، آپ کو airports بنانے پڑیں گی، آپ کو bridges بنانے پڑیں گے۔ان ساری چیزوں کو بنانے کے لیے کیا صرف حکومت ہی رہ گئی ہے۔

I don't think so. I think what we should do is involve private sector and create a kind of policy framework and the Government must encourage the private sector to come and invest and there are innovative ways of doing it not just by raising prices. If you go to India, I think they have just done a superb job.

ابھی وہ اپنی utilities وغیرہ میں اپنے private sector کو لے کر آئے ہیں اور they have not privatized the utilities but ان کی management کے لیے لے کر آئے ہیں اور اس میں ایک دم turn around آئے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ان ساری چیزوں کو ہم دیکھیں۔

ان سب چیزوں کو کرنے کے لیے ہمیں پیسہ چاہیے اور پیسے کے لیے ہمیں capital markets develop کرنی ہوں گی۔ ہمارے banks, I think انہوں نے پچھلے چند سالوں میں ترقی کی۔یہ ساری چیزیں، I think late 90s میں یہ reform process شروع ہوا۔

So, the banks which are 80% in the private sector, became healthy but

ہمارے banks جو ہیں وہ healthy ضرور ہو گئے ہیں لیکن

are they responsive to the needs of the people of Pakistan? I think there is a question mark and I think the very fact is if they are profitable, are they sharing that profitability with the small savers of this country? There

is a question mark. So, the very fact firstly is that we have to tell these banks that they got to become responsible citizen of this country and the very fact is that they should also now start spreading themselves in terms of geographical kind of diversification which means they must go to the rural areas of this country and also they must go deeper down so that they should actually have more and more products to help sectors like agriculture which is 22% of your GDP and gets only 7% of credit. SME hardly gets anything. It gets around 17%. Although SME customers are huge. So, I think we have got to just now say, you have got to go into the next level or kind of enhancement. But that is not all.

آپ کے پاس اس وقت debt market ہی نہیں ہے۔ اب debt market کیسے آئے گی؛ اگر آپ نے long term infrastructure develop کرنا ہے تو long term debt کی market ہی نہیں ہے اور وہ اس لیے کہ حکومت نے کبھی long term yield curve create ہی نہیں کیا۔ جب ان کی مرضی آئی انہوں نے PIBs float کیے، جیسے مہنگائی ہوئی انہوں نے PIBs float کرنے بند کر دیے۔ کس instrument کے basis پر long term yield curve بنے گا؛ جو ہم چھوٹی چھوٹی بچتیں کرتے ہیں، اس میں ہم long term نقصان کرتے ہیں۔

I think we got to be consistent in our policy. Rate will go up and rate will go down but you create the curve, we must have a yield curve based on some kind of Government instrument.

لہذا وہ ہم create کریں گے لیکن more importantly اگر آپ نے Stock Exchange دیکھی تو، 2000 میں Stock Exchange کی capitalization 1.7 billion dollar تھی۔ وہ اس سال کے شروع میں اس کی capitalization 75 billion dollar تھی۔ اس capitalization میں یہ increase ہوئی۔ اس میں real economy کو کتنا فائدہ ہوا،

very little. I think not more than 10% to 15% when actually started funding and some of the industries and some of the growth areas of this economy. I think all it did was, it made some corporations of the Government rich but some of the other guys very rich and the very fact is that there is a total disconnection.

ہمیں یہ create کرنا ہے کہ یہ جو ہماری capital markets ہیں، ان کو ہم real economy سے کیسے connect کریں۔ اس پر ہم کافی کام کر رہے ہیں and we let you make sure کہ جس طرح دنیا میں ان کی stock markets وغیرہ ہیں اور وہ positive role play کرتی ہیں تو ہماری Stock Market بھی real economy میں role play کرے۔

ہمارا نواں point یہ ہے کہ یہ سارے plans ہم جیسے مرضی بنا لیں۔ اگر ان کی implementation صحیح نہیں ہو سکتی تو پھر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

So, I have to say that we have to work on our administrative machinery. We have to consolidate and upgrade our administrative machinery. I think it has been delayed, for decades now but I think this is a difficult thing because this is also very human and, frankly, politically very explosive but we have to do it because I think when we are down to ground zero today. I think we must say that there has been an opportunity in this distress and the opportunity is, we must now say that if we have to have a sustainable growth, we must take all those difficult decisions now. Moving forward, that even if we now go back to 8% to 9% growth rates in two or three years but they should be sustainable and all this will only happen if we have an institutional framework to plan and to .....

اور ہمارا Planning Commission اس وقت project evaluation and execution commission بن چکا ہے۔ اس وقت ہمارا national level پر اور government level.

اس وقت ہمارا national level پر اور government level بن چکا ہے۔ commission

پر کوئی think tank نہیں ہے اور national level پر جہاں planning ہونی چاہیے اور جہاں

اس کا review process ہونا چاہیے because آپ کو معلوم ہے کہ Planning

Commission کا چیئرمین Chief Executive ہے۔ وہ Prime Minister ہے۔ اس کا

Prime Minister ہونے کا ایک مقصد تھا کہ plans وہیں بنیں گے اور وہیں review ہوں

گے اور جو Planning Board ہو گا اس میں

Prime Minister will be the Chairman. He or she keeps reviewing the progress of the growth of the economy. I can assure you that this government is serious about having a very robust plan and actually funding that plan but the basic thing is that we have to stand on our own feet and we must serve the entire population of this country not just a few poeple at the top or in the middle.

یہ ملک سارے عوام کے لیے بنا تھا اور یہ ملک سب Pakistanis کا ہے اور اس حکومت کا اس

وقت جو فرض ہے وہ یہ ہے کہ یہ اس وقت سب کا خیال رکھے۔ Thank you very much.

Mr. Chairman: Raza Sahib, would you like to start the process?

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں صرف دو یا تین منٹ لوں گا کیونکہ میں

economist نہیں ہوں بلکہ ایک political worker ہوں۔ میں جو بات بھی کر رہا ہوں وہ ایک

سیاسی کارکن کی حیثیت سے کر رہا ہوں۔ میرے دو سوال ہیں جو میں Advisor Sahib کے

سامنے رکھنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کی گفتگو سے کچھ ایسا لگتا ہے کہ IMF کا

راستہ ہی ایک راستہ ہے جو ہمارے پاس باقی ہے۔ اب IMF کا جو طریقہ کار رہا ہے اور IMF کی جو

تاریخ رہی ہے اس میں ہم نے یہ دیکھا ہے کہ اس نے کبھی کوئی solutions provide نہیں

کیے بلکہ اس کا ایک بین الاقوامی مالیاتی سامراج کا کردار رہا ہے اور اس نے developing

countries کو مزید دلدل کے اندر دھکیلا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی جو conditionalities آتی ہیں، یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ elite class کو تو ضرور support کر جاتی ہیں لیکن جو working class ہوتی ہے، جو middle class ہے ان کے لیے ان کی anti-labour policies ہوتی ہیں اور ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ labour کے جتنے بھی legitimate constitutional rights ہیں اور قوانین ہیں ان کو ختم کیا جائے اور ان کی anti poor policies اور غریب لوگوں کے خلاف ہوتی ہیں۔

میں Advisor Sahib سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا حکومت ایسی conditionalities کو ماننے کے لیے تیار ہو گی یا ان کی جو negotiations ہو رہی ہیں۔

(اس مرحلے پر ہاؤس میں اذان مغرب سنائی دی)

(اجلاس برائے نماز مغرب 06:45 تک ملتوی کر دیا گیا)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت جناب چیئرمین جناب محمد میاں سومرو ہوا)

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ جیسے جیسے سوال ہوں، ان کے reply ہوتے جائیں گے؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جیسے آپ decide کر لیں۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! میرا خیال ہے کہ ایڈوائزر صاحب consolidated جواب دے دیں گے،

because I think there will be a lot of questions and may have a lot of commonality. So, instead of standing after every Senator, it will be better if

he gives answers at the end.

Mr. Chairman: After the questions, he can sum up at that time.

ٹھیک ہے۔

Now, we start and I will request to our colleagues, please be precise and short so that we can cover all the questions. Yes, Prof. Khurshid Sahib.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ ۔ میں اپنے سوالات اور خیالات کا اظہار کرتے وقت کوشش کروں گا کہ یہ نہایت اختصار سے کروں ' اس لیے کہ میرے بہت سے ساتھیوں کو بولنا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ مسئلہ ایسا گھمبیر ہے' اس کی اتنی dimensions ہیں کہ انہیں آسانی سے cover کرنا بھی ممکن نہیں ہے ۔

سب سے پہلے میں شوکت ترین صاحب کے ساتھ ہمدردی کے جذبات کے اظہار کے ساتھ بات شروع کروں گا' اس لیے کہ انہوں نے بڑے مشکل وقت میں معیشت کی بحالی کی ذمہ داری سنبھالی ہے اور پارلیمانی روایات کے مطابق وہ ان تمام چیزوں کی جوابدہی کے لیے ذمہ دار ہیں' جو اس حکومت نے قائم ہونے کے بعد اب تک کی ہیں' خواہ وہ اس میں شریک ہیں یا نہیں ۔ تو میں ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔

سب سے پہلا سوال میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس میں کوئی صداقت ہے کہ بڑے systematic انداز میں ہم پر بین الاقوامی قوتوں نے پریشر ڈالا ہے کہ ہم چاہیں یا نہ چاہیں' آئی ایم ایف کی طرف جائیں اور آج کے اخبارات میں جناب زرداری صاحب کا جو بیان شائع ہوا ہے' وہ بڑا اہم ہے کہ انہوں نے اپنی شدید reluctance کا اظہار کیا۔ میں اس سے امید کرتا ہوں اور میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ امریکہ' جو ہماری افواج کی خدمات فاخرہ کے عوض کچھ معاوضہ ادا کر رہا ہے' اس کے مارچ سے اب تک اٹھ سو ملین ڈالر due ہیں لیکن اسے روکا جا رہا ہے تاکہ آپ کے لیے financial crunch ہو اور آپ مجبور ہوں۔ ورلڈ بینک سے آپ کے معاملات طے ہیں اور چند دنوں میں 300 million dollar حاصل کر رہے تھے۔ آئی ایم ایف نے interyene کر کے

جس کا انہیں کوئی اختیار نہیں تھا' انہوں نے وہ رکوایا ہے ۔ میرے پاس وقت نہیں ہے کہ میں اس تفصیل میں جاؤں کہ آئی ایم ایف کیوں قائم ہوا تھا' اس کا initial function کیا تھا اور ۷۳ء کے بعد اس نے کیا role اختیار کر لیا لیکن مجھے نظر آ رہا ہے کہ پریشر ڈال کر آپ کو ایک سمت میں لے جایا جا رہا ہے اور یہ وقت سوچ سمجھ کا ہے۔ محض دباؤ میں نہیں' 9/11 کے دباؤ میں ایک کام ہم سے کروایا گیا اور آج ایک مالیاتی بحران کی شکل میں ہمیں ایک طرف لے جایا جا رہا ہے تو پہلا سوال میرا یہ ہے کیا جو میں کہہ رہا ہوں اس میں کوئی صداقت ہے؟ اور اگر ہے تو پھر ہم اس بحث میں نہ جائیں' بلکہ کسی alternative طریقے کے بارے میں سوچیں ۔

نمبر ۲- میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آئی ایم ایف سے ہمارا تجربہ' کوئی نیا تجربہ نہیں ہے۔ ہم اس سے پہلے کم از کم تین decades آئی ایم ایف کی مختلف conditionalities, facilities خواہ وہ stand'-by کی شکل میں ہوں یا so called poverty eradication and growth کی شکل میں ہوں' ہم اس کے ڈسے ہوئے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ اس نے کیا کیا اور اس سلسلے میں کم از کم دو ہمارے خزانے کے وزراء' سرتاج عزیز صاحب نے ---ابھی IPS نے taxation کے حوالے سے کتاب print کی ہے جس کا نام Pakistan Under IMF Shadow اس میں لکھا ہے کہ کس طریقے سے ہمیں pressurize کیا گیا' frustrate کیا گیا اور مجروح کیا گیا۔ میرے بھائی ڈار صاحب بھی اسی حوالے سے آپ کو بتا چکے کہ ان کا تجربہ کیا ہے ۔ ان تجربات کی روشنی میں کیا اسے ایک prudent policy کہا جا سکتا ہے economically and politically: خواہ آپ پلان اے کریں یا بی کریں یا سی کریں' کہ ہم جا کر آئی ایم ایف سے قرضہ حاصل کریں ۔ یہاں مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپ کو بتاؤں کہ کم از کم 57 دنیا کے ممالک کا پاکستان سمیت empirical analysis, economists نے کیا ہے اور بلا استثنٰی ان تمام میں یہ بات آئی ہے کہ کہیں پر بھی IMF کی strategy کامیاب نہیں ہوئی' fail ہوئی ہے ۔ مجھے اجازت دیجیے کہ میں quickly "Nobel Laureate", "Joseph Stiglitz" کی دو کتابیں "Globalization and Its Discontents" اور تازہ ترین کتاب "Making Globalization Work" ان دونوں سے آپ کو بتاؤں۔ Stiglitz کہتا ہے

The IMF policies in past based on the out grown presumption that market,

by themselves, lead to actual outcomes failed to allow for desireable government's intervention in the market. Major groups can tide economic growth and make everyone better off. Decisions were made on the basis of what seemed a curious brand of ideology and bad economics dogma that some times seem to be thinly availing special interst.

جناب والا! آپ کو ایک جملہ اور سنا دوں حالانکہ میرے پاس quotations تو بہت ساری ہیں، جس میں Stiglitz نے اپنے پورے تجربے کا خلاصہ دیا ہے اور اس میں وہ یہ کہتا ہے کہ

A half century after its founding it is clear that the IMF has faild in its mission. It has not done what it was supposed to do provide funds for countries facing an economic downfall to enable the economy to restore itself to close to full ...... inspite of the fact that our understandings of economic processes has increased a normality during last 50 years and inspite of IMFs efforts during the past quarter century crisis around the world have been more frequent. Some recurring close to a 100 countries have faced crisis worst. May be the policies that the IMF pushed in particular premature capital market liberalization had contributed to grow disability and once a country was in crisis.........

یہ بڑا اہم معاملہ ہے اور اس situation میں

once a country was in crisis IMF funds in programmes not only failed to stabilize the situation but in many cases actually made better to worst especially for the poor. The IMF failed in its original mission of promoting global stability. It has also been no more successful in the new missions that it is undertaking such as guiding transition of countries from

Communism to Market Economics.

جناب والا! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک ادارہ جس کی ناکامی کا record نصف صدی پر محیط ہے، جس سے ہمارے اپنے ڈسے جانے کا تیس، پینتیس سال کا record موجود ہے، اس کی طرف دوبارہ جانا، کون سی دانشمندی ہے؟

نمبر تین۔ میں ایک بڑا fundamental سوال اٹھانا چاہتا ہوں اور یہ میری worry ہے جناب شوکت ترین صاحب کی آج کی presentation کے بارے میں بھی جو وہ academically, conceptually ایک بڑی confused تصویر ہمارے سامنے لا رہے ہیں۔ دیکھیے مسئلہ کیا ہے؟ ایک طرف liberal capitalistic model ہے، اس کے اپنے اہداف، اپنے اصول، اپنے تقاضے، اپنے مطالبات ہیں اور اس کے نتائج ہیں۔ وہ نتائج ہمارے لیے نہیں، امریکہ میں بھی 14% آبادی خط غربت سے نیچے ہے۔ وہاں بھی آپ health insurance کی باتیں کرتے ہیں، وہاں بھی health insurance سے کتنے لوگ مستفید ہو رہے ہیں اور health کا مسئلہ آج امریکہ میں کتنا acute مسئلہ ہے۔ تو liberal capitalistic model کا اپنا ایک نظام اور تقاضے ہیں۔ اس کے مقابلے میں وہ نظام جس میں حکومت کا ایک مثبت role ہو۔ حکومت محض market protection کے لیے نہ ہو اور basic economic decision making market نہ کر رہی ہو اس لیے کہ market failure developed ممالک میں بھی ہے اور آج وہ بحران پوری دنیا کو اپنی گرفت میں لیے ہوئے ہے۔ وہ اسی liberal capitalistic failure کا ہے۔ وہ اسی market کی fundamentalism جسے کہا ہے Soros اور Stiglitz نے، اسی market fundamentalism کا پیدا کردہ ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک طرف یہ model ہے اور دوسرے نئے گروپ کے لیے ایک دوسرا model ہے۔ Socialism جس حالت میں بھی ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ state کا positive role جس میں وہ socio economic objectives کو نہ صرف protect بلکہ promote کرے جہاں market fail ہو، اس کو صحیح انداز میں operate کرنے کے لیے help کرے، لیکن اس کے علاوہ جو چیزیں market طے نہیں کر سکتی اور وہ بے شمار ہیں، خاص طور پر capacity building خاص طور پر لوگوں کو احساس دلانا کہ وہ معاشی دور میں fit in ہو سکیں input distribution کے مسائل، مارکیٹ طے

نہیں کر سکتی، حکومت اس معاملے میں ایک مثبت role play کرے۔ آپ ایک طرف strategy،
نو نکات کی پیش کرتے ہیں جو ساری کی ساری capitalist liberal model میں fit in نہیں
کرتی۔ اس کے لیے آپ کو دوسرا model چاہیے لیکن دوسری راہ آپ کیا follow کر رہے ہیں
وہی liberal capitalistic model اور IMF کی strategy اسی پر مبنی ہے۔ حقیقت یہ ہے
کہ IMF اور Washington Consensus کی بنیاد ہی یہ ہے کہ liberalization,
privatization, deregulation, free flow of goods services, free movement of
capital, short term or long term میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے model, instruments,
thoughts, concepts سارے وہی ہیں اور اس میں آپ اس بات کو just oppose کر رہے
ہیں کہ گویا کہ pro poor policy ہو سکتی ہے۔ یہ دونوں ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے۔ اس لیے
میرا fundamental اعتراض یہ ہے کہ جو model آپ کا ہے اور جو model IMF میں جانے
کے بعد اور زیادہ گہرا اور deep ہو گا، اس کی گرفت ہم پر مضبوط ہو گی، اس model میں آپ یہ
چیزیں نہیں حاصل کر سکتے۔

مجھے ان کی اس بات سے اتفاق ہے کہ پچھلے دنوں consumption based
growth کا راستہ اختیار کیا گیا اور آج ہم اس کے disasterous نتائج بھگت رہے ہیں لیکن میں
ساری بات پچھلی گورنمنٹ پر نہیں چھوڑوں گا۔ مجھے کہنے کی اجازت دیجیے کہ پچھلے سات مہینوں
میں اس حکومت نے تین وزرا خزانہ تبدیل کیے ہیں، ہمارے سامنے کوئی ایک consistent
policy نہیں آئی ہے۔ اتنا وقت ضائع کر دیا گیا ہے اور اس زمانے میں ہمارا foreign
exchange برابر deplete ہوا ہے، ہماری imports میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا ہے، ہماری
exports کی کوئی promotion نہیں ہوئی۔ حتیٰ کے dollar devaluation کے بعد جو
economic laws کے مطابق فطری نتیجہ ہونا چاہیے تھا کہ imports مہنگی ہوں، exports
سستی ہوں۔ گویا exports کو push ملے اور imports رکیں لیکن ایسا نہیں ہوا۔ سوال یہ ہے
کہ آپ explain کریں کہ ایسا کیوں ہوا ہے اور اس پورے زمانے میں ان challenges کا
مقابلہ کرنے کے لیے، آپ نے کیا پالیسی اختیار کی؟ کیا instruments بنائے؟ کیا اقدام کیے؟
کیا قوم کو اعتماد میں لیا؟ جو میں سمجھتا ہوں کہ ایک بڑا failure ..... ہے، جس کا انہیں جواب دینا

پڑے گا۔

چوتھی بات جو ہے جناب چیئرمین! کہ بنیادی مسئلہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین، ذرا وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جی، میں انشاء اللہ خیال رکھوں گا۔ نئی چیز یہ ہوئی کہ جب تک آپ کا conceptual framework اور اس کی روشنی میں proper strategy نہ بنے، آپ کہیں نہیں جا سکتے۔ آپ اسی طریقے سے ٹامک ٹوئیاں مارتے رہیں گے لیکن دوسری بنیادی بات یہ ہے کہ we are living beyond our means. یہ مرکزی مسئلہ ہے۔ یہ حکومت کے لیے بھی ہے، یہ قوم کے لیے بھی ہے اور یہ خاص طور پر اس elite کے لیے جو آبادی کا دس سے بیس فیصد ہے اور غربت کے بارے میں جو اعداد و شمار پیش کیے جا رہے ہیں، مجھے ان کے بارے میں سخت reservations ہیں۔ میری نگاہ میں فی الحقیقت ستر سے اسی فیصد آبادی غربت کی زندگی گزار رہی ہے اور acute غربت، تیس سے چالیس فیصد کے درمیان ہے اور یہ بڑی challenging situation ہے، ناقابل برداشت situation ہے۔ اگر ہم نے احساس نہ کیا تو لوگ انقلاب کی طرف جائیں گے اور آپ کے سارے ادارے متاثر ہوں گے لیکن میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک آپ living beyond means کو ٹھیک نہیں کرتے، ایک طرف آپ ہمیں یہ درس دیتے ہیں، دوسری طرف آپ کے بینک یہ اشتہار دیتے ہیں کہ آؤ، ہم سے پیسے لو اور کار لے لو۔ آؤ، ہم سے پیسے لو اور بنکاک کی سیر کر آؤ، دو لاکھ روپے میں with all responsibility. یہ کیا ہے؟ آپ نے ایک life style بنا لیا ہے، آپ حکومت کے اخراجات کو دیکھیے، ہمیں economy کرنے کی بات کہی جا رہی ہے لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ President Sahib New York گئے، ان کے ساتھ کتنے لوگ گئے؟ Prime Minister Sahib چین کے دورے پر گئے، ان کے ساتھ 68 افراد گئے، اب بھی delegations چلے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، سوال پوچھ لیں کیونکہ کافی لمبی لسٹ ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، حقیقت یہ ہے کہ جب تک آپ life style change نہیں کرتے ہیں اور expenditures کی restructuring میرا خیال ہے کہ administration,

defence and development تینوں میں بیس سے تیس فیصد تک reduction نہیں کرتے ہیں' آپ budgetary deficit ختم نہیں کر سکیں گے۔ آپ کی borrowing State Bank سے نہیں رکیں گی' inflationary passages جو پیدا ہو رہے ہیں' وہ جاری رہی گے اور یہ کہنا کہ ہم inflationary pressure قابو میں لے آئیں گے' میرے خیال میں خام خیالی ہے۔

جناب والا! میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اس بات پر سوچ لیجیئے کہ IMF کی جو strategy ہے' اس کی بنیاد macro stabilization ہے اور وہ ہر جگہ antigrowth رہی ہے۔ اس کے نتیجے کے طور پر lip service کے سوا poverty eradication کہیں نہیں ہو سکا ہے اور powerful generation کہیں نہیں ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ یہ بالکل contradictory بات ہے' دو میں سے ایک راستہ اختیار کیجیئے' اگر آپ دو کشتیوں پر سفر کریں گے تو آپ کہیں نہیں جا سکتے۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ clear ہو جاؤ' proper economic planning ہو' mechanism for implementation ہو' accountability ہو اور اس کے ساتھ ساتھ competent leadership ہو۔ Leadership کی مثال بہت ضروری ہے' انہوں نے اس کی طرف referضرور کیا ہے لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کی بنیادی خرابی یہ ہے کہ اس تمام کی بناء پر آپ کا saving rate صرف 14 فیصد ہے جو India میں 30 فیصد ہے' China میں 40 فیصد ہے۔ آپ saving rate کو بڑھائے بغیر کیسے تبدیلی لا سکتے ہیں اور وہ نہیں بڑھ سکتا جب تک آپ life style کو change نہیں کریں گے۔ مسئلہ محض production نہیں ہے' production بھی اور productivity بھی ہے جب تک یہ دونوں حاصل نہ ہوں' آپ ترقی نہیں کر سکتے۔ میں ایک اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ذرا مختصر رکھیں کہ کافی سوالات ہیں' سوال پوچھ لیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: مجھے ایک منٹ اور دیں۔ اس پوری presentation میں مجھے corruption کے مسئلے کا کہیں ذکر نہیں ملا حالانکہ corruption کا معاملہ یہ ہے کہ 10 سے 15 فیصد ہماری GDP کا corruption کی بناء پر ضائع ہو رہا ہے۔ آپ corruption کے

بارے میں کوئی strategy بناتے ہیں' law and order کے بارے میں کوئی strategy بناتے ہیں اور اس پر implement نہیں کرتے' آپ آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں۔ میں آخر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ فی الحقیقت کوئی revolutionary strategy اختیار کرنے کو تیار ہیں؟ آپ اگر تیار ہیں تو اس میں میری نگاہ میں صرف expenditures کو reduce کرنا کافی نہیں ہو گا' resource mobilization, self reliance کے بارے میں جو باتیں آج بھی کہہ رہے ہیں' میں اس سے پہلے بھی سنتا رہا ہوں۔ میں Self Reliance Committee کا خود Chairman تھا جس کی میں نے 1991 میں report کی تھی لیکن کیا ہوا؟ کسی نے کان نہیں دھرے۔ اس کے لیے leadership کو سب سے پہلے مثال قائم کرنی ہو گی اور جیسا کہ حاجی عدیل صاحب نے اسی ایوان میں پیش کیا تھا' یہ public property ہے' اخبارات میں آیا کہ ہماری politcal leadership کے billions of dollars باہر ہیں۔ کیا آپ میں ہمت ہے کہ persuasion سے یا pressure سے یا قانون سے اس دولت کو ملک میں لائیں؟ اگر آپ یہ کرتے ہیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان میں expatriates جن کے بارے میں تازہ ترین statistics یہ ہیں کہ 150 سے 200 billion dollar ان کے bank deposits میں ہیں۔ آپ اگر اپنا پیسہ واپس لائیں گے' آپ قوم کے سامنے اچھی مثال پیش کریں گے' politicians بھی' bureaucrats بھی' تاجر بھی اور صنعت کار بھی تو آپ دیکھیئے کہ وہ آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ Australia کے ایک نوجوان نے already مہم شروع کی ہے اور اس پر کام ہوا ہے' 10 سے 15% آپ اس کا پاکستان میں لے آئے ہیں اور محض balance or support کے لیے نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ industrially economically viable projects کے لیے تو آپ دیکھیئے کہ پاکستان کی قسمت بدل سکتی ہے۔

میں آخر میں ایک بات کہہ کر بات ختم کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا کے لیے یہ begging bound strategy ختم کیجیئے' اس کی جگہ صحیح strategy یہ ہے کہ آپ Planning Commission کو restructure کریں۔ آپ public and private sector کے تعاون سے ایسا نظام بنائیں کہ اس میں viable project بنیں' آپ ان projects کی proper marketing کریں' ان projects کی بنیاد پر آپ capital لائیں' آپ کو یہ capital

Pakistani expatriates بھی دیں گے اور یہ capital خاص طور سے جو global crisis ہیں۔

اس وقت اس کی بناء پر over a trillion dollar investment کے evaluation کی تلاش

میں ہے اور America اور Europe میں وہ safe نہیں ہیں۔ ہم اگر safe investment,

viable projects profit sharing کی بنیاد پر لائیں تو آپ دیکھیئے کہ بالکل ایک نیا model

بنے گا۔ سرمایہ داری کا جو نظام ہے جس کی بو آپ کے پورے تجزیے سے آتی ہے' آپ capital

market کے ساتھ ساتھ debt market بنانا چاہ رہے ہیں اور debt base economy ہی آج کی

دنیا کو ہلائے ہوئے ہے۔ ایک جو مسئلہ ہوا ہے' وہ debt کا deviators کا morally,

economically اس کا misuse ہے' اگر آپ وہی یہاں کریں گے تو اسی قسم کے crisis

ہوں گے۔ اس کے لیے different models بنائیے اور وہ model ہے' real growth, real

productivity, investment projects اور projects کی بنیاد پر capital کو mobilize

کرنا۔ یہ امکان موجود ہے بشرطیکہ آپ revolutionary اقدامات کرنے کو تیار ہوں اور مکھی پر

مکھی نہ ماریں جو آج تک سرمایہ داری نظام میں ہمارے بیرونی آقا ہمیں بچاتے رہے ہیں اور ہم نکلتے

رہے ہیں' اس سے نکلیے تب راستہ نکلے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ I have about 40 names تو میری یہ request ہے

کہ مہربانی کر کے to the point اور مختصر بات کریں تاکہ میں زیادہ سے لوگ cover کر سکوں۔

Mr. Ishaq Dar.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار : جناب چیئرمین ! بہت شکریہ۔ I will try to be very brief.

میں سمجھتا ہوں کہ Advisor نے جو ایک نقشہ کھینچا ہے' ہم اس سے بالکل in priciple اتفاق

کرتے ہیں کہ

there is ground reality how the economy stands today. We all know the mismanagement of the last 8 years has landed us in the gross problem and

جیسا پروفیسر خورشید صاحب نے کہا کہ سات مہینے میں Government میں کافی تبدیلیاں ہوئیں

لیکن let me assure the House and the record will bear me out بلکہ شوکت صاحب

نے اس کا ذکر کیا کہ ہمیں تو March, 2008 میں damage control شروع کرنا پڑا

because the fiscal deficit was going to touch around 960 billion which would have been unprecedented in the history of Pakistan and in the whole region.

ہمیں 270 billion کے ' اس وقت بڑے painful measures لینے پڑے ' کوئی 95 billion

کے resource mobilization revenue measures تھے اور something like 170, 175

billion کے ہم نے بڑے painful cuts لیے۔ بات یہ ہے کہ جیسے میں نے عرض کیا کہ it is

a short term, medium term strategy جو انہوں نے کہا کہ ہم IMF کے پاس جائیں گے '

اگر وہ ہمارا home grown agenda accept کریں اور انہوں نے اس میں جو اپنا mind دیا۔

مجھے

with all due respect, I have serious difference of opinion, there are two items of that agenda. I believe that is unfinished agenda of the west against Pakistan. No. 1, free flexible exchange rates, we do not have that market depth Mr. Chairman, Mr. Shaukat Tareen Sahib, would bear me out as Habib Bank President my meeting in the State Bank, in September, 1998. At that time in the other House, there were speeches of entire Opposition

کہ پاکستان کا روپیہ

when it was 69 during a mid day in September, 98 and it closed 67, it will go to 100 rupees to dallor by December, 98.

جناب! ہماری is a only handful of speculators in this country. یہ جو ایک IMF کی

ایک theme ہے اور theory ہے ' it has totally failed کہ آپ اپنے روپے کو ' اپنی

currency کو devalue کرتے جائیں اور آپ کی exports بڑھیں گی۔

Can somebody tell me how much exportable surplus, we have. You have

reduced your rupee by almost 20 rupees in last few weeks and how much exports you will increase, we do not have exportable surplus.

آپ کے جو foreign importers ہیں جب آپ کی currency devalue ہوتی ہے' they just

ہوتی land in this country, they take half of that as discount even LCs open

ہیں اور وہ discount لیتے ہیں۔

Other half of that in next 4 to 6 weeks, the cost cycle just goes there and you are again back to square one. IMF

کا agenda پورا ہو گیا' where a National Intelligence Council and CIA کا پاکستان

کو economic mismanagement and debt trap میں پھنسانے کا agenda پورا ہو گیا۔

What cost you have paid in last few weeks, 900 billion rupees increase occurred in our debt stock. In 52 years not less than 3000 billion debt piled up to October, 1999 when a dictator created coup in this country and in 8 years we have doubled debt by June, 2008 over 6200 billion and today we are standing over 7000 billion.

جناب چیئرمین صاحب! خدا کے لیے

I would request the Government and I would suggest the Advisor to revisit issues for heaven sake. You see, if the Advisor gives this road map , I guarantee you that IMF will be very happy to endorse it and give you progamme but be ready for a disaster. The second thing is, the unfinished agenda of the west

وہ آج تک 1 billion dollar a day subsidy اپنے agri sector کو دیتے ہیں اور they

have been fighting for the last 40 years in Pakistan کہ زراعت پر subsidies ختم

کریں۔ وہ کبھی pesticides پر آپ سے GST لگاتے ہیں، کبھی fertilizer پر آپ سے GST

لگاتے ہیں۔

For heaven's sake look at the next door India. Mr. Chairman, we cannot afford this. Our per capita income is not like Scandinavian and the Western Countries. We can afford international commodity price of agricultural products. How China has high growth in the last few years? You have to be cognizant of your own situation in your environment and your own economic situation in Pakistan.

خدا کے لیے اسے revisit کریں'

IMF would be a disaster, call it home grown agenda, I hereby certify, they are going to accept it but please revisit. Don't let this rupee slide as it has been down.

میں نے جیسے عرض کیا کہ Advisor صاحب کو remind کرا رہا ہوں'

he attended my meeting as the President of Habib Bank at that time September, 1998 in State Bank.

میں نے ایک گھنٹے meeting کی۔ اسی ہال میں دوسرے میں تقریریں ہوئی تھیں کہ اگلے دو مہینوں میں 100 روپے کا dollar ہو گا' جو 69 rupee dollar, کا تھا۔

The rupee currency in the whole region under the both cercumstances 98-99 despite sanctions on Pakistan, came down from 69 to 54 rupees. If Shuakat Aziz has been parachuted. If Shaukat Aziz who was parachuted as finance Minister in this country, had not slided the rupee by eight rupees before 9/11, it would have been reduced to 50's

خدا کے لیے ہمیں اپنے special evironment کے حساب سے چلنا ہے' there are only handful of people, Mr. Chairman, we all know who are those. اب تو وہ بھی ٹیلیویژن پر بات کر رہے ہیں کہ ڈالر کی 70 روپے realistic value ہے' speculation ہے۔ سٹہ باز اس کو سے کر گئے ہیں۔

What the government is doing? Please have a proper action against them. Just letting the rupee's slide is no solution. We do not have exportable surpluses and to aim and wish

کہ ہم اپنی agri products کی prices کو international level پر لائیں گے ۔ I think

again it is a very unwise thinking. مجھے مارچ 2008 میں as Finance Minister suggest کیا گیا

to increase the wheat price to one thousand. I refused and am glad, I insisted that we cannot afford. You have to give 150 billions and 200 billions subsidies, you don't have money. It was proposed to print notes. You will have a disaster in this country with hyper inflation thats what exactly we must avoid. Hyper inflation

ہمیں پچھلی حکومت سے ورثے میں ملا' debt trap ہمیں ورثے میں ملی it is more than double in eight years.

خدا کے لیے let's take corrective measures, let's have home grown,

must be home grown یہ چیزیں ساری ہمیں پتا ہیں' بالکل I endorse when he says

کہ ہمیں meduim term میں کیا کرنا ہے' ہم نے long term میں کیا کرنا ہے'

they all are well known and I think he has very rightly, Advisor has identified that the issue is implementation. So, I would humbly suggest, Mr. Chairman, that the Advisor should revisit these two things, if these are the conditionalities of IMF, do not fix ourselves these as home grown. I think it will be disaster, I repeat it will be disaster and we must try to avoid IMF. I would not be going into detail how they really blackmail. Why they do not have even a dozen of their clients today, they have lost every client. Turkey is there, Gorgia is coming, some Central Asian

countries

آ رہے ہیں۔

Now, we want to be lined up with those countries to go to IMF. IMF gives you less than what they ask you.

جب مجھے 1998 میں 8 روپے کی devaluation کہہ رہے تھے، اس وقت 54 سے

officially 62. I said, do you understand what you are asking Pakistan. He said, Minister, you will be still giving the same dollars. I said 320 billion rupees

ہمارا loan stock اوپر چلا جائے گا۔

That would mean we will lose 5 billion dollars.

اس نے کہا جی

you are paying same dollar what Pakistan borrowed from international community. I said we have not started collecting taxes in dollars. We collect taxes in rupees and we have to give more rupees to buy one dollar to pay you same dollar back.

تو میں سمجھتا ہوں کہ

beg or borrow whatever but for heaven sake try and avoid IMF. My plan was to get rid of them the way they blackmail.

اب میں تفصیل میں نہیں جاتا کہ

Contingency Compensatory Finance Facility which they have now changed that chapter with what great bettle and great difficulty we managed to get 420 million dollars extra as they do not give you so easily.

میں ایڈوائزر صاحب کو sincerity کے ساتھ یہ مشورہ دوں گا

and it is not the first time, I told President elect Zardari at that time on 8th

of September

میں نے انہیں کہا کہ

when I met him a day before he took oath, he hinted that should we go to IMF. I said for heaven sake don't go to IMF. He talked about shadow programme, I said don't take shadow programme. All we can do, because obviously there is World Bank flow will not come unless IMF will give them a green light that we are on track, I said just go for Article IV consultation.

اگر ہم مہربانی کر کے اس کو revisit کرلیں' اپنے friends of Pakistan یہ جو ہمارے ساتھ سب transitional period کی بات کر رہے ہیں'

Pakistan has only three problems, we have been living year after year, decade after decade and since independence beyond our means.

جو 179 billion کا deficit تھا' جسے ہماری آمدنی اور خرچ کہتے ہیں اس کا فرق' وہ آج ہم نے 700 billion سے اوپر close کیا ہے

To be precise 720 billion, otherwise it would have touched one thousand billion. So, that is our problem. We have to curtail our expenditure, we have to increase our income

آمدنی بڑھائیں' بالکل جب تک ہم Tax to GDP 15% پر نہیں جائیں گے

we will have hardly any space so we should look into. Second problem is obviously, we spent more foreign exchange then what we have. Our running inflows of the expatriats, they fall short

اور اس کا بھی یہ حال ہے کہ deficit بھی بڑھتا جا رہا ہے' یہ پچھلے دو مہینے میں ڈھائی بلین ڈالر ہو گئے ہیں'

whereas 2-1/2 billion dollars used to be three months import bill of

Pakistan..

I think the third very important is social sector safety net, that these are the three main problems, if we can address these, if we start living within our means, we should curtail, drastic cuts in non-development expenditure

جو کہ بدقسمتی سے 425 ارب سے 1450 ارب پر چلا گیا ہے۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، This is where the problem lies تو اگر آپ اس کو redress کریں، اگر

our current account deficit should curtail within WTO awards, in the height of economic situation we have today, you can take a number of measures to curb your imports because we can prove that we are in such economic situation where we do not have to abide by all the WTO damn regulations.

تو ہم اس کو balance کریں تا کہ یہ جو minimum چار پانچ ارب ڈالر کی بات کر رہے ہیں just go to the friends of Pakistan and take it but please avoid if you can IMF agenda because that would be disaster for Pakistan.

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Ahmed Ali

سینیٹر احمد علی، شکریہ جناب چیئرمین۔ میں نے دونوں تقریریں سنیں، questions کم تھے مگر تقریریں بڑی لمبی لمبی تھیں۔ میں نے Finance Advisor صاحب کو بڑے غور سے سنا ہاں! انہوں نے ایک road plan دیا ہے، road plan لگتا بڑا اچھا ہے مگر there are many a slips between cup and the lip اس theory کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے۔

اتنی خراب situation نہیں ہے' آپ کو ground realities کو دیکھنا ہے' deficit کی حالت' State Bank کے ڈالر slip ہونے کے حالات۔ اسحاق ڈار ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ اس وقت ایک trillion ہے۔ جب اس نے دو روپے slip کیا تھا تو گورنر اسٹیٹ بنک کو بلا کر پوچھا تھا' ہماری کمیٹی کے لوگ گواہ ہیں' انہوں نے کہا تھا کہ کچھ نہیں ہونے والا لیکن جب وہ ہو رہا تھا تو وہ شاید اسپین میں بیٹھی ہوئی best Governor کا ایوارڈ لے رہی تھیں she should rush back کہ ملک میں کچھ مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے لیکن نہیں! وہ اپنی planning پر رہیں۔ آج بھی یہ ہے کہ میں نے دو دفعہ ان کو اپنی کمیٹی میں بلایا جس میں آپ نے بھی intervene کیا لیکن دونوں دفعہ انہوں نے کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر آنے سے انکار کیا۔ بہرحال یہ کیا issues ہیں' کیا مسئلے ہیں۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے کام کیے مگر ہر کام late کیا' little late ' ان کو کہا گیا تھا کہ آپ forward booking کو check کریں' نہیں کیا۔ اس میں businessmen نے 27 billions کا نقصان گورنمنٹ کو پہنچا دیا۔ کیا گورنر اسٹیٹ بنک یہ بتانا پسند کریں گی کہ وہ کون لوگ تھے جنہوں نے ملک کو 27 billion کا نقصان صرف اس base پر پہنچا دیا کہ یہ تو business ہے۔ بات یہ ہے کہ چیزیں اس سے زیادہ بھی serious ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ میں سوال نہیں کروں گا کیونکہ میرے سارے سوالات کے جوابات already ایڈوائزر صاحب نے دے دیے ہیں' ان میں rate of interest کا تھا' وہ بھی دے دیا ہے' اس پر بھی ہماری بحث ہو گئی' IMF کے پروگرام پر بھی بحث ہو گئی۔ یہاں تک assurance دے رہے تھے کہ جناب ہم IMF کے rate of interest پر نہیں مان رہے' rate of interest یہی رہے گا۔ بے شک there is no doubt کہ اس وقت جو economy کی حالت ہے کہ inflation کو control کرنے کا one of the best way is that to increase rate of interest. لیکن ہوا کیا ہے انڈسٹری کو collapse کرا دینا' defaulters کی لائن لگا دینا یہ بھی کوئی بڑا اچھا کام نہیں ہے۔ اس وقت جو حالت ہو رہی ہے' CLR and SLR ان کا action اتنا late آیا کہ almost banks جمپیں لگا رہے تھے' cry کر رہے تھے لیکن آیا' late آیا۔ I don't know کہ کس طرح کام کرتی ہیں just integrity, honesty, میں اس پر کوئی doubt نہیں کرتا she is a very dignified honest woman, she works very hard but deficiency کو delay کرنا

کسی طرح بھی اچھا نہیں ہوتا' ہمیشہ decision کو لینا ہوتا ہے اور ضرور لینا ہوتا ہے' it can be wrong, it can be right but not taking decision is only wrong. یہ سلسلہ چلتا چلا آ رہا ہے۔

اب ہم یہاں کھڑے ہیں اور میں نے Finance Advisor کا road plan دیکھا ہے' اس کو ہم study کر رہے ہیں اور ہم assure کرتے ہیں کہ اگر وہ صحیح track پر چلیں گے تو ہم ان کی support کریں گے کیونکہ میں ایک چیز پر believe کرتا ہوں کہ Pakistan comes first.' میں businessmen کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اس چیز کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ اگر یہی نہیں ہو گا تو business یا foreign exchange ملک سے باہر لیجا کر جمع کر دینا اور دبئی میں جا کر properties خرید لینا یہ کسی کام آنے والا نہیں۔ دبئی جب چاہے گا آپ کو کہے گا کہ آپ اپنے گھر چلیں اور آپ کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ برائے مہربانی اپنے ملکی حالات کو دیکھیں اور سمجھیں' اپنے ملک میں ہی رہیں' اپنی limits میں رہیں۔ پروفیسر صاحب صحیح کہہ رہے ہیں کہ آپ delegations کی بات کرتے ہیں' میں تو سینیٹ کے delegations دیکھتا ہوں کہ وہ آج بھی جانے کو تیار بیٹھے ہوئے ہیں' کسی کو احساس نہیں ہو رہا کہ ملک turmoil کے through جا رہا ہے۔ رضا ربانی صاحب نے بڑا اچھا کام کیا ہے کہ اتنا لمبا delegation UNO بھیج رہے تھے' انہوں نے روک دیا ۔ I really salute him کہ یہ right طریقے ہیں جو کوئی تو شروع کرے' کہیں تو شروع کرے۔ جب کوئی ایک شروع کرے گا تو اس میں بہت سے لوگ شریک ہو جائیں گے۔ ایک آدمی چلتا ہے' لوگ آتے گئے قافلہ بنتا چلا گیا۔ چیئرمین صاحب Thank you very much.

جناب چیئرمین: جی طلحہ محمود صاحب۔ جی آپ کا نام بھی بالکل ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ مجھے موقع دے رہے ہیں۔ میں specific سوال کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی میں بھی یہی request کروں گا کہ specific سوال ہوں تا کہ سب سوال کر سکیں۔ ایڈوائزر صاحب اسی لیے تو آئے ہیں کہ وہ آپ کے سوالوں کے جواب

دیں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان: جناب والا! specific سوالوں کا جواب بھی مجھے specific ملنا چاہیے۔ جیسا کہ آپ نے اپنی speech میں کہا ہے کہ ہم Industrialization کو increase کرنا چاہتے ہیں، Small Medium Enterprises وغیرہ کو ہم increase کرنا چاہتے ہیں، Agriculture Industry کو increase کرنا چاہتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو اقدامات آپ اس وقت کر رہے ہیں اس سے تو آپ کی industry بند ہو رہی ہے۔ آپ کی Agriculture ختم ہو رہی ہے۔ اس پر آپ کے جو practical اقدامات ہیں ان کی بات کریں۔ میں IMF کے حوالے سے ایک بات ضرور جاننا چاہوں گا کہ انہوں نے آپ کو کیا شرائط پیش کی تھیں تا کہ ہمیں پتا چلے کہ ان کا ذہن کیا ہے؟ آپ نے ایک بات کی کہ IMF کی شرائط ہم نہیں مانتے اور اگر قرضہ نہیں ملا تو ہم خود arrange کریں گے۔ یہ رقم آپ کہاں سے arrange کریں گے اور اس کے لیے آپ کا کیا پروگرام ہے؟ اس کو آپ کیسے arrange کریں گے۔ اس وقت ملک financial crises میں ہے اور آپ کافی دنوں سے exercise کر رہے ہیں۔ کون سا ملک ہے؟ کسی نے آپ کو کچھ دیا ہے؟ اگر دیا ہے تو کتنا دیا ہے؟ ان ممالک کے نام کیا ہیں؟ تا کہ پتا چلے کہ اس برے وقت میں ہمارا کون سا دوست ملک ہمارے کام آیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے دو چار چھوٹے چھوٹے سوال ہیں ان کا آپ مجھے kindly جواب دے دیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Saleem Saifullah Khan Sahib. Saadia Abbasi Sahiba.

سینیٹر سعدیہ عباسی: بیگ صاحب پوچھ رہے ہیں کہ میرا نام کہاں سے آ گیا ہے؟ بھائی میں نے اپنا نام دیا تھا اس لیے آ گیا۔ جناب چیئرمین! میرے ایڈوائزر صاحب سے چند سوالات ہیں اور اگر اجازت ہو تو I will just take five minutes. میرا پہلا سوال ہے about the Qadir Pur Gas Field. Sir, Qadir Pur Gas Field کی privatization کسی صورت بھی acceptable نہیں ہے اور اگر یہ privatization کا عمل شروع ہوا تو جو طریقہ کار Pakistan Steel Mills کے معاملے میں اپنایا گیا تھا وہی طریقہ کار اپنایا جائے گا۔ میرا دوسرا

سوال ہے کہ National Bank of Pakistan کے 26% share کیا یہ حقیقت ہے کہ یہ Chinese Government کو بیچے جا رہے ہیں؟ اور اگر بیچے جا رہے ہیں یا بیچ دیے گئے ہیں تو کس قانون کے تحت یہ divestment of share کی گئی ہے؟ میرا تیسرا سوال ہے PIA کے losses کے متعلق جو کل کی خبر ہے کہ 39 Billion Rupees کے losses ہیں تو اس issue کو حکومت کس طرح address کرے گی؟ میرا چوتھا سوال ہے انہوں نے فرمایا کہ Public Private Partnership کے تحت ہم economy کو boost کریں گے تو کون سے institutional mechanisms ہیں which they will put in place to ensure this partnership? میرا پانچواں سوال ہے کہ

what is the industry incentives that this government is willing to offer to give confidence to the manufacturing sector?

ان کو specify کریں۔ ہم کو بتائیں کہ کون سے وہ incentives ہیں؟ میرا چھٹا سوال ہے کہ Have you proposed to rationalize oil prices given the international decline in these prices.? میرا ساتواں سوال ہے کہ ملک میں --

جناب چیئرمین: کسی اور کے لیے بھی کچھ چھوڑ دیں۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب چیئرمین! میرا ساتواں سوال ہے کہ ملک میں crisis ہے Leadership کا' credibility کا' اور confidence کا' اس کو یہ کس طرح address کریں گے؟ میرا آٹھواں سوال ہے کہ how would you cut spending? and میرا نواں سوال ہے کہ Please let us know the name of the Chief Econonist of this country who is setting the economic policies of this government اور میرا دسواں سوال ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ دو ہفتوں کے اندر ہم کو چار بلین ڈالر چاہییں تو یہ ہمیں بتائیں کہ دو ہفتوں میں چار بلین ڈالر کہاں سے لائیں گے؟ جس حکومت کو دو سو ملین یا تین سو ملین ڈالر raise کرنے میں دقت پیش آ رہی ہے وہ دو ہفتوں میں چار بلین ڈالر کہاں سے لائیں گے یہ ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ میرا آخری سوال ہے کہ ہمیں یہ بتائیں کہ جو سب سے important چیز ہے

پاکستان کے لیے وہ ہے access to US Markets اس کے لیے ان
کی کون سی پالیسی ہے۔ یہی iss ue تھا جو پچھلی حکومت کو address کرنا چاہیے تھا وہ انہوں
نے نہیں کیا تھا تو اس کے بارے میں وہ ہمیں confidence میں لیں کہ وہ کیا کریں گے۔

Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Haroon Khan.

سینیٹر ہارون خان ، Thank you Mr. Chairman. مجھ سے پہلے بڑے اچھے
comments آئے میں صرف ان comments کے reference میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ It is
very easy to say at this point of time کہ IMF جو ہے وہ بڑا مسئلہ ہے اور IMF کے
پاس نہیں جانا چاہیے اور ہمارے پاس جیسا کہ بہت زیادہ options موجود ہیں اس وقت

I would like to ask that when Boucher comes here and says that there is no cash on the table, when China says that they have done their due diligence and conclude that they can't likely advance billions of dollars to an increasingly disfunctional State, when Saudi's are still dragging their feet on Pakistan's request for five to six billion dollars on oil deferred payments, when our risk premium has gone up to 50% when the rating of our bonds is worst than junk bond rating, when we cannot privatize our crown jewels because we can not fetch good value for them, whether there is hardly any foreign direct investment coming and obviously nothing coming in the portfolio, investment then where are we going to get the dollars ? I don not understand. The practical situation is unfortunately at this point in time we have no option left except to go to the IMF programme. My questions here are our inflation is 25% at the end of first quarter, it was targetted to be 12% for the whole year. The

sensitive price index is 32% which is the most important index which shows the poorest of the poor in this country how they have lost their purchasing power. Inflation seems to be the curse here as the honourable Finance Advisor has said in a number of speeches. Inflation 25%

ہے Banks دس ' بارہ فیصد دے رہے ہیں۔ کون جا کر بینکوں میں پیسہ رکھے گا negative

do we expect them to put money in کے لیے پیسہ رکھیں گے 13% interest rate

the Banks.? ڈالر روز بڑھتا جا رہا ہے

don't you think the people will run to get their money out of the banks convert into dollars and put the dollars in their home? This is what has been happening. Inflation basically

food ایک lay man's terms three basic factors they form it. اگر آپ دیکھیں

inflation ہے ایک energy ہے اور ایک

coal which is essentially non food and non energy. Now energy prices have gone down 60% in the last couple of months, but we have been unable to pass them on to the consumer. Food commodities have crashed in the world. We have been unable to pass that to the consumer. Why? Because of the devaluation, depreciation and I agree with Dar Sahib there, unplanned, unscheduled, unstopable devaluation and depreciation of the rupee. Mr. Chairman!

باقی رہے گی آپ کی core inflation تو

I don't see any demand push here, demand pull where is the core inflation coming from? It is coming from cost push. Why? because your power tarrif has gone up significantly, your gas rates have gone up, petorl has gone up the cost of production has gone up. How do you expect this

inflation to come down and on top of this what have we done? We are going head on increasing the price of Agriculture commodites

اور وہ اس لیے کرنی پڑ رہی ہیں کہ farmer کا input بڑھ گیا ہے farmer کا input کیوں بڑھ گیا ہے۔ کیا آپ کی devaluation کی وجہ سے ہے ' آپ کی currency devalue ہوگئی ہے آپ کا پٹرول مہنگا ہو گیا ہے' آپ کی جتنی fertilizers ہیں وہ مہنگی ہوگئی ہیں

so the curse here is the devaluation of the rupee. As Dar sahib said and I agree most of the economists across the board feel that the true value of the rupee to the dollar, in terms of rupees 70 or 72 here. I do not understand why if the government let it fall like that. I mean, where is the government?

ڈار صاحب نے mention کیا ہے کہ ان کی حکومت کے دوران روپیہ جو 69 تک گیا ہے اور واپس لے کر آئے ہیں 54 پر اور hold کیا ہے 54 کے اوپر۔

Is their strategy to devalue the rupee like that and if that is the strategy there is no way that we can control the inflation of this country? Then there is no way that we can reduce the power price, the gas, the petrol prices, and the cost of production and this inflation will end up for the year in excess of 20% and the purchasing power of the poor is going to keep on eroding. I personally think they got to get the rupees back to around 70 to 72 rupees level. Imagine

دنیا کا پٹرول کم ہو گیا' agriculture commodites crash کر گئی ہیں

The whole world is going to benefit out of that except us because our rupee has been devalued. So we got to bring the rupee back to here. Fundamentally it should stand at this point of time. Yes! the previous five years it was over-valued, but we cannot move from one extreme to

another extreme. We got to bring it down to around 70 to 72 rupees.

جناب چیئرمین: ہارون صاحب وقت کا خیال رکھیں۔

Senator Haroon Khan: If the benefit is passed on to the consumers and that's the way are you going to control the inflation?. My second question is, that the government has announced that there will be 50 billion rupees fund that will be used for stablization of the stock market when it opens. Briefly 20 billion is for the local investors and 30 billion is for foreign investors. My concern is that the 20 billion is going to be generated from institutions like NIT, State Life Insurance and EOBI. These are virtually the places where people are saving for their last resort. State Life gives claim when people die. EOBI when people have retired they have no other source. Can we really use these savings to gamble and for speculative activity? I mean, is it a wise decision to take?

And secondly, the 30 billion rupees. I like to ask the honourable Finance Advisor where is this money going to be raised from? There was an article by a very reputable journalist Ansar Abbasi today

کہ یہ 30 billion روپیہ جو ہے foreign investors کی garb میں جو آ رہا ہے یہ basically
local big wigs ہیں جنہوں نے foreign off shore companies کھولی ہوئی ہیں اور یہ ان
ہی کے through channel ہو کر آئے گا ان ہی کو bail out کرنے کے لئے۔

Is this correct? If that is the case then I am deeply concerned about this.

My third question is that I think the Finance Advisor also raised this thing. It has been reported in the latest edition of Economist that fiscal deficit is up at about 10%. It was 7.4% last year. All subsidies have

been passed on. The Government is saying that it is reducing expenditures. The tax revenues, if I read it correctly has been going up at the rate of 25%. Then why is the fiscal deficit going up at this level as reported 10%.........

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر ہارون خان، دو سوال اور رہتے ہیں۔ پی آئی اے کا my honourable colleague سعدیہ عباسی نے raise کیا

I am very concerned about that because they have been losing about 4.2 billion rupees a month for the last nine months and end up with the loss of 38 billion rupees their accumulated loss is about 60 billion rupees.

میرا concern یہ ہے کہ 22 billion rupees وہ کہتے ہیں جی۔ 22 billion devaluation سے ہوا ہے۔

Most of their revenues come from their route outside Pakistan. They are in foreign exchange, so they have automatic edge against the devaluation. There is something, some mis-management going on in the price field.

مسئلہ یہ ہے for the Finance Advisor کہ ان کے پاس آئیں گے یہ گورنمنٹ گارنٹی مانگنے کے لئے یا پیسہ مانگنے کے لئے

And where is that money going to come from? We have to keep an eye on that. My another question is that in the budget the government said that they will be focussing primarily on manufacturing and agriculture. The first quarter figure for industrial production is negative 3.9%. First time in 30 years in this country industrial production has gone down by that kind of fair figure. One other question I would like to ask the Advisor is, what is

the government borrowing from State Bank of Pakistan in the first quarter of this year as compared to the first quarter of the last year? I like to see

کہ گورنمنٹ نے اس account پر کتنی efficiency show کی ہے؟

And my last question which is a very serious thing for this country to move forward, is the power and the energy crisis. Loadshedding virtually has been increased to a level never before experienced in Pakistan. Mr. Chairman! Even after the *monsoon* and after the glacier melting we are having loadshedding twelve hours plus. I would just like to ask the Advisor is it true as has been reported in the papers

کہ واپڈا کی payments جو ہیں یہ

a lot of payments outstandings of the IPPs and because the government was not funding WAPDA? WAPDA was not giving to IPPs and I must say

یہ بارہ گھنٹے کی اس موسم میں جب

75% airconditioners are off, I mean, how this has happened when requirement of energy is not that much and if that is the case, I mean that sheer inaptness and gross mis-management on the part of the government. We have to stop that. And one last thing Mr Chairman! My problem is that 50% of energy is based on furnace oil and diesel

ابھی تو prices نیچے آ گئی ہیں future میں نیچے آنے کی کوئی guarantee نہیں ہے بلکہ اوپر جائیں گی۔ آپ اپنے آپ کو دوسرے countries سے compare کریں۔

China over 80% power comes from coal, France over 80% comes from nuclear. USA 50% comes from coal, 20% from gas and 20% from nuclear. We got to do something about the energy, otherwise with this high power

tariff they will not be able to compete with the rest of the world. Thank you.

Mr. Chairman: Dr. Muhammad Said.

Senator Dr. Muhammad Said: Mr. Chairman! I have only one question and this is a non-professional observation. This was in partly and casually discussed by Prof. Khurshid and I would like to put it more specifically. Mr. Chairman! it is generally believed that Pakistani industralists, Pakistani stock brokers, politicians and bureaucrats have got currency which runs into several hundreds million dollars deposited in banks outisde the country. Mr. Chairman! Do we have a mechanism or can we have a mechanism by which hoard of this currency can be transferred back to Pakistan? And Mr. Chairman! if this is possible, and I think this should be possible, we do not have to go and beg money from the IMF and the World Bank. Thank you.

جناب چیئرمین: رزینہ عالم خان صاحبہ۔

سینیٹر رزینہ عالم خان: شکریہ جناب چیئرمین! میرے دو سوالات ہیں ایڈوائزر صاحب سے۔ ایک تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ taxes کے ذریعے revenue بڑھے گا اور ایک اخبار میں یہ بھی خبر تھی کہ 50 billion rupees جو ہیں وہ taxes کے ذریعے collect کئے جائیں گے۔ میں یہ پوچھ رہی ہوں کہ وہ taxes کس طرح کے ہوں گے؟ Direct or indirect کیونکہ indirect taxation سے غریب لوگوں پر مزید بوجھ پڑتا ہے اور اس کو ایڈوائزر صاحب کس طرح distribute کریں گے؟ direct or indirect taxation کے حساب سے۔ دوسرا میرا سوال ہے کہ انہوں نے اپنی briefing میں فرمایا کہ non development expenditures جو ہیں وہ کم کئے جائیں گے۔ جناب چیئرمین! non development میں

recurring expenditures بھی آ جاتے ہیں جس میں تنخواہوں کی ادائیگی یا equipment کی maintenance اور یہ سب چیزیں ہوتی ہیں اور اگر وہ کم کئے گئے تو فرق پڑتا ہے وہاں کی efficiency میں اور کام میں۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کو وہ کس طرح divide کریں گے؟ Non development expenditures جب کم کریں گے تو جو human resource development کے projects ہیں ان پر اثر انداز نہیں ہو گا؟ اور تیسری بات میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ austerity کی بات سب نے کی اور اپنے means کے اندر رہنے کی لیکن اس کے لئے کیا انہوں نے باقاعدہ کوئی strategy develop کی ہے کہ کس کس جگہ وہ اخراجات کو کم کریں گے تاکہ حقیقی طور پر austerity ہو۔ شکریہ۔

(اس موقع پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی طاہر مشہدی صاحب۔

Senator Lt. Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman, if something is done for his permanent stay it would be good for Pakistan. Sir, I like him. I am very grateful to the advisor on Finance for a very fine presentation. It was very exhaustive, but he sounded like an observer on finance rather than advisor on Finance and he gave a very good and detailed lecture on what should be and what is and now what is known to every single Pakistani, much to our regret and what should be, can be found in the books or can be found in any good university. Go! and listen to a lecture and you would find the same what the honourable advisor has said. The question is that 9 months have passed and 9 months usually bring very good news, there is gayness in every home once 9 months passed but unfortunately we see no gayness

in this great land of ours and the great people of Pakistan. The poor, the meek, the humble people of Pakistan are suffering more and more. So, I being a representative of the lower middle class and the poorer section of society, keep myself from making any speech. So, I will just ask a couple of very relevant questions which pertain to the people I represent.

Mr. Presiding Officer: Please do.

Senator Lt. Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you. First is that why have the people of Paksitan been fleeced in the electric bill? I am not talking of the inflated bills, I am not talking about the rise of 70% or 30% contemplated by the government, I am talking about GST. GST cannot be charged on services. It is unconstitutional and it is illegal. Why has GST been charged in our electricity bills? Cannot the government find legal ways of taxing the people of Pakistan?

My second question is; what steps have been taken to control inflation? Then what immediate measures have been adopted to bring down prices of consumers' items which is in the interest of our people. The people of Pakistan are finding it very difficult to put two morsels into the hungry mouths of their children. The prices have to be brought down and this does not by a great strategy or international finance, it requires a plan and then an administrative control like we are doing in Punjab and if they can do it, I think we can do it in Pakistan. What steps have been taken to create employment and job opportunities which is a very prime need of the time? Why the prices of POL have not been brought down in

comparison with the international market? What steps have been taken to provide *atta* at reasonable rates throughout the country? Why withholding tax has also been charged on the electricity bills when those people in the category of one to three hundred units they don't even pay the tax and they are not even due to pay the tax? And what steps have been taken to revive the textile industry. Now these are just very basic questions, very low level questions, I am sorry and the speeches before me they have been very high flown and they have been very good and they have been very intellectual but I represent a poor class or segment and this is what which I want to know and this is what the people of Pakistan want to know and I am very grateful to the Advisor on Finance if he could answer these questions specifically. Thank you sir.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. For the assistance of the honourable advisor for the Finance, there are eight questions which have been put and quickly I will mention them if you have missed some points, kindly note them down. Number one was electricity bills. Number 2, the inflation. Number 3, price hike. Number 4, the employment issue. Fifth is POL prices. Sixth *Atta*. Seventh is withholding tax and eighth is the revival of the textile industry. Yes Mr. Ilyas Bilour.

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Thank you very much Mr. Chairperson.

سب سے پہلے میں اپنے financial adivsor صاحب سے ایک request کروں گا کہ وہ

sustainable growth کا نام چھوڑ دیں اور اس کو maintainable growth or continuing growth کہیں تو بہت اچھی بات ہے کیونکہ sustainable growth ہم شوکت عزیز سے دس سال سنتے آئے ہیں اور اس کے اوپر objections کرتے آئے ہیں۔ جناب! world is in crisis undoubtedly اور دنیا کا ہر ملک اس وقت financial crisis میں ہے۔ ہم بھی اس وقت financial crisis میں ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہماری inflation بہت زیادہ ہے لیکن میں تھوڑا سا عرض کروں گا کہ آپ کو کڑوا گھونٹ بھرنا پڑے گا اور rate of interest جیسے آپ نے کہا ہے کہ یہ کم نہیں ہو سکتا، میری اپنی رائے یہ ہے اس وقت جو انڈسٹری ہے، ٹیکسٹائل دیکھیں، crude oil دیکھیں اور crude oil کی جو آگے by products ہیں انہیں دیکھیں، vegetable ghee دیکھیں، steel دیکھیں، food دیکھیں یہ ساری industry bankrupt ہونے کے برابر ہے کیونکہ سب نے اونچے rates پر مال منگوایا ہے اور قیمتیں worldwide اتنی گری ہیں کہ they cannot sustain. میری اپنی ذاتی رائے ایک بھائی کی حیثیت سے یہ ہے کہ آپ کو ان industries کو survive کرنے کے لیے اس وقت کڑوا گھونٹ بھرنا پڑے گا۔ اس وقت جو industrial manufacturing growth میں منفی رجحان آیا ہے اس کو بچانے کے لیے تھوڑا سا interest rate کم کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر interest rate کم نہ کیا گیا تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ industry زندہ بھی رہ سکے اور اگر یہ زندہ نہیں رہ سکے گی تو پھر جیسے آپ پہلے اپنی briefing میں کہہ چکے ہیں کہ یہاں unemployment بہت زیادہ ہے اور further unemployment بھی ہو گی اور پھر ہمیں دوبارہ 29 circular یا اس طرح کی کوئی چیز کرنی پڑے گی لیکن ایسی نوبت آنے سے پہلے کچھ کر لینا چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، میں اس کو بھی مانتا ہوں کہ inflation کو control کرنے کے لیے interest rate زیادہ کرنا چاہیے لیکن انڈسٹری کے لیے ضرور کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے کیونکہ اس وقت ساری انڈسٹری بحران میں ہے۔

دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بجلی کے اوپر جو 10% withholding tax ہے، بعض ایسی industries ہیں جو final tax pay کرتی ہیں، وہ tax ان پر final ہوتا ہے تو وہ پھر rebate کے لیے جائیں گی۔ مناسب یہ ہے کہ اس کو تھوڑا سا دیکھا جائے۔ میں سمجھتا

ہوں کہ یہ withholding tax لگنا بھی نہیں چاہیے۔ پروفیسر صاحب اور ڈار صاحب نے بڑی اچھی تقریریں کی ہیں، میں کوئی تقریر کرنے کے mood میں نہیں ہوں لیکن میں صرف دو تین requests کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے رضا ربانی صاحب نے کہا ہے کہ ایران سے جو دو سال کی deferred payment پر oil مل رہا ہے why should we not take it?

جہاں تک Stock Exchange کا تعلق ہے جیسے ہارون صاحب نے کہا ہے کہ یہ پیسہ انہی بڑی پارٹیوں کا پیسہ ہے جو باہر ہیں اور وہ باہر سے foreign investment کے نام پر لائیں گے اور Stock Exchange میں لگائیں گے۔ میں زیادہ سوالات نہیں کرنا چاہتا، میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کا ایک statement پڑھا ہے کہ جس میں آپ نے کہا کہ FDR کو آپ revamp کریں گے، میں چھوٹی سی مثال آپ کو دیتا ہوں۔ چائینا کہتا ہے ہم سے پانچ بلین کی export ہوتی ہے۔ پاکستان میں ہمارے پاس جو ریکارڈ ہے وہ تین بلین کا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دو بلین کی under invoicing ہوتی ہے۔ یہ تھوڑی سی باتیں ہیں جو میں بتانا چاہتا تھا، میں زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا۔ Thank you very much

Mr. Presiding Officer: Thank you Mr. Bilour. Mr. Tariq Azeem.

Senator Tariq Azeem Khan: Thank you Mr. Chairman. Sir, as we all know the economy of a nation belongs to all of us since we are all affected by it and it cannot be allowed to fall prey to party politics. So, we have to stay above this party politics business.

What the Advisor has said, it has been a brilliant summary of the situation manifest of our economy and the general economic theory that he has presented and outlined it what is wrong with our economy and what it should be, are brilliantly done. But what he failed to mention is how we are going to do it? No doubt, his intentions are good and as he

has said himself that Government is serious about his robust plans. But what are these robust plans, once again he may like to outline this for the benefit of this House.

He is also right when he says that there is a deficit of confidence. So, what are the CBMs that he is going to bring in? He says that there is a bankruptcy of planning process. How will he stop this bankruptcy? Reserves dwindle, we all know that from 16 billion down to mere 7 billion, no inflows, so what steps is he going to take to bring in these inflows? May be, he can influence and convince some of the influentials of this country that they may bring back their own reserves which are being held abroad and help the economy of this country.

Mr. Chairman! few questions I would like to ask because he has been asked time and time again, does he still believe that the previous Government had fudged the figures and I ask this question quite pointedly and I would like to know the answer of this question very clearly because again and again we hear this that somehow the previous Government had fudged the figures and all the figures given to the World Bank, IMF, ADB and everybody? We fooled them. I think it has to be made clear.

Why is all this delay to stop the slide in the value of the Pakistani Rupee? Has it been deliberate? Does he realize that we have already lost over 30% of the value that means if you add the duty to all the items, the import of the raw material, add the duties on it, add to it the electricity and the gas price increases, that has meant increase in cost of production of over hundred per cent. Can this country afford it? At that high cost of

production, will we be able to export, all the export criteria and the export that he is planning to do, can we meet that criteria?

Also, will he please highlight the conditions that have been laid out by IMF? I know his team has been sitting in IMF, they have recently returned, what were the conditions that have already been agreed with the IMF because it seems that that is the only way out at present because all our friends, the friends of Pakistan, they have met in Washington, they are going to meet again, none of them has promised us anything? So, the only way out is IMF although I agree with Senator Ishaq Dar and many other colleagues who have spoken that we should try and avoid them. Don't touch them with a bargepole, we have seen what has happened before and may I also add at the same time while he mentions

کہ جی ہم نے بات کی تھی کشکول توڑنے کی تو جناب this was the fact, the fact of the matter is کہ 2004 میں جو last traunch تھی 261 ملین کی two hundred and sixty one million جو آخری قسط ہمیں ملنی تھی

we refused to take that. We said we don't need it, so the economy must have been good enough for us to say that we don't need this money.

مزید یہ کہ جو poverty reduction program تھا ہمارا' اس کو ایک سال پہلے ختم کردیا گیا تھا that was the first time Pakistan was able to do it. تو یہ چیز ہم آج کیوں نہیں کرپارہے؟ یہ جو deficit کی اگر بات کر رہے ہیں کہ باہر سے پیسہ نہیں آرہا ہے' یہ جو dwindling reserves کی بات ہو رہی ہے' تو کیا کرسکتے ہیں ہم کہ ہمارے جو reserves dwindle ہو رہے ہیں' یہ بھی کہ ہم نے جان بوجھ کر اس کو dwindle ہونے دیا ہے۔ اگر inflows نہیں ہورہے تو what steps are we taking to make sure that this inflow does take place. پچاس بلین کے bail out کی جو بات ہوئی ہے once again I agree

with Senator Haroon sahib کہ یہ ایسے لگتا ہے کہ یہ بھی another process ہے of fattening this already very fat cats. میرا خیال ہے ان کو اور fat کرنے کی ضرورت نہیں ہے they will burst with all the fat they already have. تو براہ مہربانی اس کو رکوائیے۔

آخر Where is this money going to come from, that is what I want to ask? میں ایک اور سوال ہے جناب! وہ بھی بڑا اہم سوال ہے۔ یہ بتائیے کہ یہ پانچ سال کی جو محنت تھی، یہ پانچ ماہ میں انہوں نے کیسے ضائع کر دی؛ شکریہ جی۔

Mr. Presiding Officer: For the attention of the honourable Advisor, may I point out

کہ سارے ہی brilliant اور بہت قوم کی آواز اس کو کہا جا سکتا ہے جو یہاں پر دوست points دے رہے ہیں each individually and all collectively ایک نئی بات یہ آئی ہے کہ high cost of production کے بارے میں اگر آپ ایوان کو کوئی comments دے سکیں جو آپ کے پاس جوابات available ہیں that is going to help us. Now, I will request Mr. Azam Khan Swati to take the floor.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Thank you very much. Mr. Chairman! I welcome you for presiding this House and also welcome Mr. Tareen at the same time.

Basically, all the pertinent questions regarding the briefing that we just received have already been raised, I only have two comments and one very small question. From the very outset, I would say that I endorse the sentiments expressed by all my honourable colleagues across the board. At the same time, I think very specifically Mr. Mashhadi has so profoundly said that if it were an academic discussion, this would

have been a very good lecture and I also want to add to that that if the wishes were horses, Mr. Tareen would have been a very good rider. This is on a very similar note.

Sir, the reason I am saying this because he has been handpicked by a person who is undisputed President of my nation, who got unprecedented votes from Pakistan and he has been handpicked as a trouble-shooter to get us out of this economic mess, give us a road-map where we can save our honour and dignity at the same time our nation and the people of this nation.

Sir, the panacea that he is proposing to get us out of this precarious conditions, we were hearing from Shaukat Aziz's micro-economics, from him we are hearing macro-economics which is right. Strengthening that and bringing the stability of macro-economics what he is proposing rightly that we must increase the tax to GDP ratio from 10% to 15% and for that the first step is that we have to increase our revenue. How in the heaven? Let us be very straight forward Sir,

اس ملک کے billionaire جب اپنے اثاثوں کو declare کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کار نہیں، ہمارے پاس گھر نہیں تو revenue ٹیکس کے اندر کون دے گا۔ جس کا آپ کو پروفیسر خورشید صاحب نے اور ڈار صاحب نے کہا کہ

corruption starts from the top, we have to cut the branch from the top? Make an example in this country that yes, we are going to build this country, this country has to stay just like Quaid-i-Azam said that it is made and with the grace of God till the last date is going to stay. For that we need personal sacrifices. What I want to say is that we have a

problem of credibility, credibility and credibility. We need to bring that credibility to our nation and with the grace of God, we are going to survive, not only survive, we are going to surpass any other developing nation in this world.

جناب! میں آپ کی توجہ کل یا پرسوں کے Dawn کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا' کرپشن کے بارے میں اور میں exonerate کرتا ہوں کیوں کہ ان کی طرف میرا اشارہ نہیں' جہاں ہمارے بڑوں کے بچوں اور بچیوں کی شادیاں ہمارے contractors کریں اور جہاں کشمیر ہائی وے کو چند contractors ring بنا کر' پانچ چھ آدمی ring بنا کر یہ allot کیا جائے کہ یہ contract اس آدمی کو دیا جائے' یہ اس آدمی کو دیا جائے گا اور میرا یہ غریب ملک دو ارب روپے سے محروم ہوجائے۔

That is the problem that we are facing Mr. Chairman. That has to be corrected and everybody is looking towards Asif Ali Zardari Sahib, the President of Pakistan and towards honourable Shaukat Tareen that we are in a mess. It has not been created by them but for Heaven's sake, get out of this mess. Thank you very much sir.

Mr. Presiding Officer: Thank you Mr. Azam Swati. However, your speech and suggestions were, of course, for the Public Accounts Committee precisely, we have to look into curbing down and we have to stop the process of what you have pointed out regarding the corruption which is deep rooted somewhere in the institu ions, we have to take a serious note of it. I request Senator Enver Baig Sahib to take the floor. Senator Enver Baig Sahib,

سینیٹر انور بیگ صاحب تشریف نہیں رکھتے ۔ Now I give the floor to Senator Nisar

Memon Sahib.

سینیٹر نثار احمد میمن: شکریہ جناب پریزائیڈنگ آفیسر صاحب! میں اس ایوان کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پاکستان کی قومی سلامتی کے بہت اہم موضوع پر بحث کی۔ پہلے ہم نے national security پر وہاں بات کی تھی اور آج یہاں ہم اقتصادیات پر بات کر رہے ہیں اور میں شوکت ترین صاحب کو یہاں پر پہلی دفعہ آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ وہ ایک کامیاب Banker اور ایک کامیاب multi national کے head رہ چکے ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس میں بھی پاکستان کے لیے کامیابی لائیں گے۔

آج ان کی ساری تقریر، جس کا کوئی written text نہیں تھا، سننے کے بعد اور اس کے بعد میں نے دوسرے ساتھیوں کے سوالات اور ان کے خیالات سنے، میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج پاکستان کا 2008-2009 کا دوسرا revised budget آ گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے پورے macro economics پر بات کی، انہوں نے fiscal deficit کو change کرنے کی بات کی، انہوں نے PSDP کو change کرنے کا بھی ذکر کیا، انہوں نے balance of payment کا بھی ذکر کیا، انہوں نے revenue بڑھانے کا بھی ذکر کیا۔ یہ revenue or expenditure کے سارے اقدامات budget documents میں ہوتے ہیں۔ میرا ان سے یہ سوال ہوگا کہ چونکہ یہ اتنا far reaching impact ہے کہ budget document جو اسی حکومت نے، کیونکہ یہ تو اب حکومت میں آئے ہیں مگر اسی حکومت نے جو Coalition کی حکومت تھی جنہوں نے بجٹ پیش کیا تھا کہ آیا یہ دوسرا budget document ان کی تقریر جو ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے، یہ انہوں نے ایک بڑی اچھی extempore تقریر کی تھی مگر اگر یہ کوئی ٹیکس issue کرنے والے ہیں یا نہیں۔

دوسری بات، revenue and expenditure کے revised figures پورے سال کے لیے کب یہ issue کر رہے ہیں کیونکہ آج پاکستان کی پوری قوم اس وقت مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس ایوان نے پہل کی اور نہ صرف یہ کہ پہل کی مگر اس کو ہم نے یہاں پر بند کمرے میں نہیں کیا پاکستان کے عوام کے ساتھ میڈیا کے through ہم share کریں گے۔ اب

عوام کو یقین دلانے کے لیے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ کیا figures رہیں گی، کس طرح سے business ہوگا، کیا اخراجات ہوں گے اور کیا taxes لگیں گے۔ ان کے جو بیانات آئے ہیں میں ان کو سنتا رہا ہوں اور بڑا welcome کرتا ہوں کہ انہوں نے جو بات کی ہے کہ tax GDP ratio 10.5 % جو ماضی میں تھا اس کو بڑھا کر، پچھلی حکومت تین چار سالوں میں لائی تھی اور اب یہ پانچ، آج میں نے سنا، شاید میں نے غلط سنا کیونکہ documents نہیں ہیں اس لیے ہمارے لیے مشکلات ہوتی ہیں تو یہ بڑھا کر 15% GDP ratio کا انہوں نے ذکر کیا ہے جو کہ بڑا welcome thought ہے تو اس کو کرنے کے لیے جو اقدامات ہوں گے وہ بھی یقیناً ہمارے budget figuresپر بڑا گہرا اثر ڈالیں گے۔

اس کے بعد میرے ساتھیوں نے پی آئی اے کی جو بات کی ہے میرے خیال میں کل شام کو ہم نے سنا ہے، میں نے Chairman, Defence Commmittee کی حیثیت سے meeting call کی ہے مگر اب کیونکہ ان کی subsidies کا اثر پڑے گا تو میں یہ سننا چاہوں گا کہ ان کے privatization کے کیا plans ہیں ؟ کیونکہ privatization سے جو proceeds آئیں گے وہ کس طرح سے خرچ ہوں گے تو وہ بھی اس میں آنا ضروری ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی welcoming بات ہے کہ آج پاکستان کی Armed Forces کی طرف سے بیان آیا ہے کہ GHQ building روکی جا چکی ہے انہوں نے یہ بہت اچھا اقدام لیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ سول کی طرف سے کون سے non developmental projects ہیں جن کو روکا جا رہا ہے تاکہ ہم development کی طرف جا سکیں۔

اس کے علاوہ میں یہ بھی کہوں گا کہ اس وقت پاکستان میں، میں سب سے گزارش کروں گا اور میں اپنے آپ سے بھی آج یہ کہہ کر آیا تھا کہ اقتصادیات کو ہم سیاست کا نشانہ نہیں بنانے دیں گے لہٰذا آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہم نے ہر چیز کو welcome کیا ہے مگر چونکہ آج دو تین بار یہ بیانات آئے ہیں کہ پچھلی حکومت کے ہیں، پھر سینیٹر طارق عظیم صاحب نے اس کا دفاع کیا ہے۔ میں اس ایوان میں اپنی ایک رائے پیش کرنا چاہوں گا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ پاکستان کے لیے ہم کسی نہ کسی معاملے کی شروعات کریں اور یہ وقت ہے کہ truth جانیں کہ آیا پچھلی پانچ سال کی جو حکومت تھی انہوں نے اقتصادیات کہاں سے لی تھی اور کہاں پر

چھوڑی اور اس کے لیے میں تجویز کرتا ہوں، میں کوئی truth commission بنانے کی بات تو نہیں کرتا، آپ کی پارلیمنٹ مضبوط ہے اور آپ کے صدر صاحب یہ کہہ چکے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس چیز کو ممکن بنا سکتے ہیں کہ پارلیمنٹ کو زیادہ مضبوط بنانے کے لیے سینیٹ کی فنانس کمیٹی کو اگر یہ mandate دیا جائے اور اس کے چیئرمین کے ساتھ Leader of the House and Leader of Opposition مل کر اس کے terms of reference settle کر لیں کہ اس truth کے لیے کیا حالات تھے، اس دور میں کیا ہوا تھا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ خواہ کسی بھی پارٹی سے تعلق ہو اس سے قطع نظر ملک کے لیے یہ جاننا ضروری ہوگیا ہے کیونکہ ہم ہر وقت پھر ماضی کی طرف جائیں گے۔ وہ کمیٹی بتائے اور اس میں پچھلی حکومت کے لوگوں کو بھی بلایا جائے، اس حکومت کے لوگوں کو بھی بلایا جائے اور ہماری Finance Ministry, Planning Commission یہ سارے موجود ہیں اور free economists کو بھی بلائیں تاکہ ایک دفعہ قوم یہ سمجھ لے کہ کہاں پر پچھلی حکومت نے چھوڑا تھا۔ اب یہ حکومت ہمیں بتائے گی کہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟

آخر میں ان کی بات کی تائید کرتا ہوں، institutional approach کے متعلق انہوں نے کہا ہے کیونکہ اگر personal approach ہوتی ہے تو کرپشن بڑھتی ہے اور جب کرپشن بڑھتی ہے تو وہ indiscipline کا معاملہ ہوتا اور پھر اس کرپشن کے نتیجے میں پیسہ siphon out ہوتا ہے۔ اس وقت قطعاً ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ آئی ایم ایف کے پروگرام کے لیے بالکل صحیح تھا، پچھلی حکومت اس سے نکلی ہے۔ یہ کہا جا چکا ہے اور اب پھر ہم واپس نہیں جا سکتے۔ مگر اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے alternative ہوں۔ میں اس کا alternative آج بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں نام نہیں لوں گا ہمارے پاس لیڈرز موجود ہوں چاہے وہ حکومت میں بیٹھے ہوں یا نہ بیٹھے ہوں، جن کی باہر کے ملکوں میں بڑی ساکھ ہے ان کو بلا کر، ساری دنیا اپنے پرانے یا نئے لیڈروں کی ٹیمیں بنا کر باہر بھی بھیجتی ہے اور پھر ایک ہفتہ ہو یا دس دن ہوں ان میں مختلف جگہوں پر جا کر جہاں پر friends of Pakistan ہوں یا IFI کے ادارے ہوں ان کو جا کر رجوع کریں اور ممکن ہے یہ ایک alternate ہو اور اس کے ساتھ ساتھ دوسرا alternate یہ ہے کہ جس طرح ایک آسٹریلین ایک ہزار ڈالر دے سکتا ہے تو میرے خیال میں ہمارے وہ

لیڈران جنہوں نے باہر investments رکھی ہوئی ہیں اگر وہ باہر سے پیسہ لائیں گے تو وہ بھی شوکت ترین صاحب کو ایک calculation مل جائے گی کہ باہر سے کتنا پیسہ آ سکتا ہے۔

With these words I want to thank you Mr. Chairman.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much.

جناب ایڈوائزر صاحب کے لیے ایک important note یہ ہے کہ text of briefing notes جس کے بارے میں سینیٹر صاحب نے point اٹھایا ہے وہ اگر آپ کرنا چاہیں گے تو House will be obliged. Now, I request Senator Prof. Ibrahim Sahib to take the floor.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! میں اختصار کے ساتھ دو تین سوالات پوچھوں گا۔ محترم مشیر خزانہ صاحب نے یہ ہمیں بتایا کہ fiscal deficit پر قابو پانے کے لئے وہ tax net کو وسیع کرنا چاہتے ہیں اور اس میں توسیع کرنا چاہتے ہیں اور اس طریقے سے اس پر قابو پایا جائے گا۔ یہ ایک پہلو ہے۔ اس ضمن میں میرا سوال یہ ہے کہ ٹیکس جو وصول ہو رہے ہیں کیا محترم مشیر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ عوام کو اس کا فائدہ کتنا پہنچ رہا ہے؟ کیا وہ ٹیکس صرف بیوروکریسی پر خرچ ہو رہے ہیں یا عام آدمی کو بھی اس کا فائدہ مل رہا ہے؟ بالخصوص اس لحاظ سے کہ عوام کو امن فراہم کرنا یہ حکومت کی ذمہ داری ہے اور اس وقت میرے صوبے میں بالخصوص حکومت کی طرف سے مطالبہ یہ ہو رہا ہے کہ امن کمیٹیاں بنائیں اور خود اپنے لئے امن حاصل کریں۔ ایسی صورت میں کیا حکومت کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ان عوام سے ٹیکس وصول کرنے کا کوئی عزم کرے اور یہ صورت بھی پیش نظر رہے کہ تیل کی قیمت عالمی منڈی میں 145 ڈالرز سے 62 ڈالرز پر پہنچ گئی ہے لیکن حکومت کی طرف سے یہ جواز پیش کیا جا رہا ہے کہ چونکہ ہم نے سبسڈی دی ہے اور ابھی تک وہ سبسڈی وصول نہیں کی اس لئے ہم سبسڈی تو پہلے سے ختم کر رہے ہیں، اس پر جتنا منافع کمایا جا رہا ہے وہ بھی ہم وصول کرتے رہیں گے اور اس پر مزید ٹیکس بھی ہم عوام سے وصول کر رہے ہیں۔ اس صورت میں کیا حق حکومت کو پہنچتا ہے ٹیکس لگانے کا؟

اس کا دوسرا پہلو میں محترم مشیر صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ بلا شبہ ٹیکس لگانا اور revenue بڑھانا یہ ایک پہلو ہے لیکن اخراجات کو کنٹرول کرنا یہ ایک دوسرا پہلو ہے۔ انہوں نے اس طرف تو اشارہ کیا ہے۔ اس وقت کابینہ جو مسلم لیگ (ن) کے حکومت سے نکلنے کے بعد ۵۰، ۵۵ سے گھٹ کر تقریباً ۳۵، ۳۶ پر آ گئی ہے اور حکومت کی طرف سے روز اعلان ہوتا ہے کہ اس کو دوبارہ بڑھایا جا رہا ہے اور ۵۰، ۶۰ تک دوبارہ پہنچایا جا رہا ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں ہوگا کہ حکومت اس بات کا اعلان کر دے کہ کابینہ میں کوئی توسیع نہیں ہوگی؟ اگر اتحادیوں کو oblige کرنا ہے تو وہ بھی PPP کے ممبران کابینہ کو گھٹا کر دوسرے دوستوں کو اس پر accommodate کر دیں تاکہ ہمیں جو fiscal deficit کا مسئلہ درپیش ہے اس پر قابو پایا جا سکے۔ اس ضمن میں میری ایک تجویز یہ بھی ہوگی کہ ہم اگر پارلیمنٹ سے اس بات کا آغاز کر دیں کہ ہم اپنے الاؤنسز اور اپنے معاوضے میں نصف کٹوتی کر رہے ہیں اور اس کا تقاضا کیا جائے اسلام آباد، لاہور، کراچی، کوئٹہ اور پشاور کی بیوروکریسی سے بھی کہ جو لاکھوں روپے میں تنخواہ وصول کی جا رہی ہے اور مختلف قسم کی مراعات وصول کئے جا رہے ہیں اس میں کٹوتی کی جائے تاکہ ہم ان مسائل اور مشکلات پر قابو پا سکیں۔

محترم مشیر خزانہ نے Stock Exchange کا ذکر کیا ہے۔ بہت اچھی بات ہے کہ Stock Exchange کا ابھی تک real economy میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اس کا حصہ ہونا چاہیے۔ کیا محترم مشیر صاحب اس بات کی یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ Stock Exchange پر بھی ٹیکس لگایا جائے گا اور ایسا نہیں ہوگا جس طرح گزشتہ جون کے مہینے میں ہوا کہ کچھ ملاقاتیں ہوئیں اور ملاقاتوں کے دوران کچھ تحفہ تحائف کے تبادلے ہوئے اور پھر Stock Exchange کو ٹیکس نیٹ سے نکال دیا گیا۔ کیا مستقبل میں پھر ویسے ہی ہوگا کہ دعوے اور عزم کو تو بہت بلند ظاہر کیا جائے گا لیکن آخری وقت میں پھر اس طرح کی کوئی سودے بازی کر کے Stock Exchange کو پھر اس net سے نکال دیا جائے گا۔

محترم چیئرمین صاحب! آخری میری یہ گزارش ہوگی کہ محترم مشیر صاحب نے انتظامی مشینری کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ اس کی اصلاح ہو اور میرے بزرگوں اور دوستوں نے اس سے پہلے بھی کہا کہ کرپشن جو اصل بنیاد ہے، اگر اس پر قابو پایا

جائے تو شاید اس کو ٹھیک کیا جا سکے۔ کیا انتظامی مشینری کے اندر grass root level سے لے کر انتہائی سطح تک امانت اور دیانت کا درس مستقل اور مسلسل درس ایسا دیا جا سکتا ہے کہ اس وقت ہمارے اکانومی کی میں اگر مثال دینا چاہوں' یہ ایک ایسا برتن ہے جس کے پیندے میں سوراخ ہے' اس کے اندر جو کچھ آتا ہے وہ نیچے اس سے گر رہا ہے اور اس leakage کو کسی طریقے سے بند کیا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم تمام مشکلات اور مسائل پر قابو پا سکیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، پروفیسر ابراہیم صاحب ! بہت شکریہ۔ آپ نے بہت اچھی باتیں کیں اور سوالات کئے۔ اس میں خاص طور پر جو آپ نے غیر ترقیاتی اخراجات کے کنٹرول کی بات کی' اس کی قوم کو اشد ضرورت ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس پر حکومت بہت توجہ دے گی۔ اب سینیٹر کامران مرتضیٰ اور اس کے بعد سینیٹر انور بیگ صاحب۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ ، شکریہ جناب چیئرمین ! ابھی تجویز آئی ہے یہاں پر House میں آپ کے پاس کہ اس ملک میں ایسے لوگ ہیں یا ایسے fiscal managers بھی ہیں جن کا نام نہیں بتایا گیا اور کہا گیا کہ اگر ان کی خدمات حاصل کرلیں تو اس کے نتیجے میں اس ملک میں ابھی بھی کوئی بھلائی آسکتی ہے۔ میں تو ان کو اور کچھ نہیں بتا سکتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں نا

میر کتنے سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

اب اسی عطار کے لونڈے سے دوا لینے کے لئے یعنی کہتے ہیں کہ ایک پارٹی نے اس وقت فساد ڈلوا دیا جب اس کی لیڈر شپ تبدیل کرانے کی--------

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضیٰ ، جناب ! اس میں سے ایک جن کے بارے میں ان کی خواہش ہے میرے دوست کی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ سوالات پر آ جائیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! دو منٹ اس کے بعد میں سوال پر آ جاتا ہوں۔ تو اس میں سے ایک شخص ایسے ہیں جنہوں نے ایک پارٹی میں تو فساد ڈال دیا اور دوسرے حضرت جن کے بارے میں ان کی خواہش ہے، وہ ایسے ہیں کہ سسر بھی ابا ہوتے ہیں۔ ابا کے جنازے پر بھی ملک میں نہیں آ سکے۔ جناب! میرے سوال ہیں۔ ۱۸ فروری ۲۰۰۸ کو ایک بڑا حادثہ ہوا۔ ہم اس طرف سے اس طرف آ گئے۔ میرے سوالات یہ ہیں کہ ۱۸ فروری کے بعد بجلی اچانک غائب ہوگئی۔ آٹا غائب ہوگیا اور دوسری ضرورت کی اشیاء غائب ہوگئیں۔ اب آپ کے سامنے یہ کہا جا رہا ہے کہ ایسے لوگ موجود ہیں جو آپ کے مسائل حل کر سکتے ہیں، تو کیا اس پہلو پر ہماری حکومت نے یا ایڈوائزر نے یہ سوچا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی ایسے ہاتھ تو نہیں ہیں کہ یہ سب چیزیں غائب ہو رہی ہیں؟ کسی کی ضرورت کا احساس دلایا جائے۔ اس پہلو پر میں یہ ایڈوائزر سے جاننا چاہوں گا۔

دوسرا اسی حوالے سے میں یہ بھی جاننا چاہوں گا کہ پچھلے سال کے ان مہینوں میں فرض کر لیجیے کہ یہ اکتوبر چل رہا ہے تو پچھلے اکتوبر میں بجلی کی پیداوار کیا تھی؟ Consumption کیا تھی؟ آٹے کے حوالے سے جاننا چاہوں گا اور باقی دوسری ضرورت کی جو اشیاء ہیں اس حوالے سے جاننا چاہوں گا، تاکہ ہم موازنہ کرسکیں اور پھر اس کو اس context میں لے لیجیے گا جس context میں، میں کہہ رہا ہوں آپ کو۔ اس ملک میں کوئی ۱۷ کروڑ لوگ ہیں۔ ۱۷ کروڑ لوگوں میں ساڑھے پندرہ کروڑ عوام ہیں جو عوام ہوتی ہیں۔ میرے جیسے لوگ ہوتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سب برابر ہیں۔ قانون اور اللہ کی نظر میں سب برابر ہیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب چیئرمین! کچھ آس پاس کے لوگ ایسے ہیں جن کو فرق نہیں پڑتا ان کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ پچاس لاکھ تقریباً ایسے لوگ ہیں جو ہائی کلاس ہیں۔ جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو آپ ساری تلقین کرتے ہیں، عوام کو سادگی کی، دال روٹی کی، کڑوے گھونٹ پینے کی، بھلے کڑوے گھونٹ سے بعض لوگوں کو سرور بھی آتا ہے۔

وہ کڑوا گھونٹ ہمیں نہ پلائیں۔ ساری تلقین پندرہ کروڑ لوگوں کے لیے ہے۔ وہ پچاس لاکھ لوگ جو اس ملک کے حاکم ہیں' یا سیاسی حاکم ہیں ان کی سہولیات کو اٹھارہ فروری کے بعد' مارچ کے بعد کوئی بھی cut off date کر لیجیئے اس کے بعد ان کے اوپر کیا قدغن انہوں نے لگائی ہے۔ کیا قربانی دینے کے لیے پندرہ کروڑ لوگ رہ گئے ہیں۔ یہ میں جاننا چاہتا ہوں۔

تیسرا سوال یہ کہ ڈاکٹر شمشاد گورنر سٹیٹ بنک کی ابھی پریس کانفرنس چل رہی تھی انہوں نے کہا کہ پاکستان default نہیں کرے گا۔ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہمیں چار پانچ کروڑ ڈالر نہ ملے' اتنے ہفتوں میں نہ ملے تو ہم default کر جائیں گے۔ کیا ان کے درمیان کسی قسم کا کوئی تضاد ہے؟ وہ کچھ اور فرماتی ہیں اور خاص طور پر احمد علی صاحب سے مجھے information ملی ہے' انہوں نے کہا کہ ان کو ہم نے بلایا' وہ نہیں آئی' چیئرمین صاحب نے بھی intervene کیا' پھر وہ نہیں آئی۔ کیا معاملات میں کسی قسم کا تضاد ہے؟ وہ کہتی ہیں کہ default نہیں ہوگا یہ کہتے ہیں کہ default ہوگا۔ قوم یہ جاننا چاہتی ہے کہ مسئلہ کیا ہے؟

ایک اور سوال ہے' تقریباً چالیس فیصد development fund پر انہوں نے cut لگا دیا' جس میں میرے صوبے بلوچستان پر بھی cut لگا دیا ہے' کیا وجہ ہے؟ ایک طرف تو آپ لوگوں پر بوجھ ڈالتے جا رہے ہیں تیل 147 US dollar per barrel اب 60 سے بھی نیچے چلا گیا ہے۔ باقی دوسری کھانے پینے کی چیزیں کتنی نیچے چلی گئیں۔ یہ سارا بوجھ تو عوام پر منتقل ہو رہا ہے' اس کے ساتھ ساتھ یہ جو development پر cut لگایا گیا ہے' کیا اس کے دوسرے اثرات پر غور کر لیا گیا ہے کہ اس کے کیا اثرات ہوں گے؟

جناب والا! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ ڈالر اکٹھ باسٹھ روپے سے اکیاسی روپے پر چلا گیا ہے۔ اس میں دو سوالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ ایک سوال تو یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ کیا گیا ہے یا understanding سے کروایا گیا ہے اور حکومت اس میں کسی حد تک ملوث ہے تاکہ بعد میں اس کو ستر' پچھتر روپے پر واپس لایا جا سکے۔ ایک سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس میں کوئی مافیا تو ملوث نہیں ہے کہ ایک دفعہ اوپر اٹھایا جائے اور پھر اس کو گرایا جائے۔ اس طرح سے عوام کا پیسہ اس حوالے سے بھی کھینچ لیا جائے۔ اس حوالے سے بھی مجھے سوال کا جواب چاہیے۔

جناب والا! پی آئی اے کے حوالے سے سوال بھی آیا کہ اس کے losses ہیں ایک تو ہمارے ڈیفنس کے وزیر صاحب ہیں انہوں نے چیئرمین کا عہدہ بھی اپنے پاس رکھ لیا' مجھے پتا نہیں کہ ج بھی ان کے پاس ہے یا انہوں نے surrender کر دیا ہے۔ انہوں نے unity of command جنرل صاحب کے دور والی بات کی ہے کہ command میں unity ہو جائے گی' اس کے بڑے فائدے ہوتے ہیں۔ فائدے کے حوالے سے میں جاننا چاہتا ہوں کہ پی آئی اے کے losses جو پچھلے سال ان ہی مہینوں میں تھے' یعنی ہمارے پاس cut off date 18 فروری کی ہے at least mid of March کی رکھ لیجیئے یا اس سے آگے کی کوئی تاریخ رکھ لیجیے جس میں ہم نے واقعی take over کیا ہے۔ اس کے losses کا حساب ہم ہر مہینے کا یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیا نقصان ہوا۔ خاص طور پر ان circumstances میں جب چیئرمین کا عہدہ بھی وزیر صاحب نے رکھا ہوا ہے اور اس کے بعد چیئرمین کے نیچے افسر ہوتے ہیں وہ کسی بہت بڑے آدمی کے دوست بھی ہیں اور ان کو بھی جو کہ جونیئر تھے ان کو نیچے سے نکال کر اوپر لایا گیا۔ انہوں نے آتے ہی کہا تھا کہ جی میں یہ کمال کروں گا وہ کمال کروں گا وہ کمالات بھی ہم جاننا چاہتے ہیں کہ کیا کمالات انہوں نے کئے ہیں۔ "وہ قتل کریں ہیں یا کمالات کریں ہیں۔"

جناب والا! کیا advisor صاحب کی نظر میں قرض اتارو ملک سنوارو type کی کوئی سکیم ان ہے۔ خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جن کے نام اخباروں میں چھپے ہیں۔ بڑے بڑے لوگ ہیں' بڑے بڑے نام ہیں۔ ان کو initiative دینا چاہیے کہ وہ اپنا پیسہ واپس لے آئیں ان کو کچھ نہیں کہا جائے اور کچھ نہ کہنے کے ساتھ ساتھ ان کو کچھ اور بھی نوازا جائے گا۔ کیا ان بڑے لوگوں کے لیے بھی کوئی initiative ہے تاکہ اگر وہ پیسے لے آئیں تو یہ چار پانچ بلین. ڈالر سے ہمارا کچھ ہو جائے۔

جناب والا! ایک اور سوال کہ یہ جو local body system ہے یہ پچھلے دور کا تحفہ' اس کے بارے میں' میں جاننا چاہتا ہوں کہ جو پیسے ہم اس کے اوپر خرچ کر رہے ہیں کیا وہ ضائع نہیں ہو رہا اور اگر ضائع ہو رہا ہے تو اس کے لیے ان کی کیا پلاننگ ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Mr. Presiding Officer : Thank you very much. Good points raised. Dr. Khalid Soomro.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو ، شکریہ محترم چیئر پرسن صاحب۔ محترم شوکت عزیز صاحب کی تو ہم نے اس حوالے سے کبھی زیارت نہیں کی البتہ ہم نے محترم شوکت ترین صاحب کو تو لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ اللہ کرے ان کے وقت میں کوئی اچھائی ہو اور یہ ملک اس صورت حال سے نکل سکے۔ ہم دعا کرتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، آپ کی دعا کو یہ دعا ہی پڑھیں گے' دغا نہیں پڑھیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، اللہ کرے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دھڑا دھڑ لوگ بنکوں سے پیسے کیوں نکال رہے ہیں؟ Foreign reserves کیوں کم ہو رہے ہیں؟ اربوں کھربوں روپے دو تین مہینوں میں نکالے جا چکے ہیں اور باہر پیسہ منتقل کیا جا رہا ہے۔ اگر ان لوگوں کا اعتماد بحال کر دیا جائے تو کیا اس سلسلے کو روکا نہیں جا سکتا۔ اس سلسلے میں ہمارے مشیر خزانہ کیا کر رہے ہیں؟ یہ بھی بتایا جائے کہ اس وقت ملک پر کل قرضہ کتنا ہے اور مختلف اخبارات میں یہ چیزیں آ رہی ہیں کہ ہمارے اپنے لوگوں کے بہت زیادہ پیسے باہر موجود ہیں اگر واقعتاً ایسی کوئی چیز ہے تو ان کے نام اگر ہمیں بتا دیئے جائیں تو ہم بھی سینیٹ کی طرف سے منت سماجت کریں گے' ان کی خدمت میں جائیں گے' ان سے اپیل کریں گے' جرگہ لے جائیں گے کہ ملک کی بھلائی کے لیے آپ مہربانی کر کے اپنے پیسے لے آئیں۔ اگر مشیر خزانہ اس پر بھی کچھ کام کریں اور یہ ایوان بھی اس حوالے سے کچھ کام کرے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی اچھائی ہو سکتی ہے۔

جناب والا! تاجروں نے حال ہی میں صدر صاحب سے بھی ملاقات کی تھی۔ وزیراعظم صاحب سے ملاقات کی تھی۔ تاجروں کی ملاقات شوکت صاحب سے بھی ہوئی' ابھی ہم دو تین دن پہلے کراچی گئے' حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے delegation بھی ان سے ملے تھے۔ تاجر جو موٹی موٹی باتیں کر رہے ہیں وہ یہ کہتے ہیں نمبر ۱ ۔ جو بجلی اورگیس کی قیمتیں آپ نے

بڑھائی ہیں اس کو آپ کم کریں اور سود کی شرح کم کریں۔ ہمیں سہولیات دیں۔ جتنی سہولیات آپ بیرونی صنعت کاروں کو دے رہے ہیں وہ سہولیات ہمیں بھی دیں۔ بنیادی مطالبات ان کے دو ہیں۔ صدر صاحب سے بھی جب انہوں نے ملاقاتیں کی' وہاں پر بھی یہ دو چیزیں تھیں' وزیراعظم صاحب کے سامنے بھی اور ہمارے سامنے جو انہوں نے باتیں کیں ایک تو بجلی اور گیس کی قیمتیں کم کی جائیں۔ نمبر ۲۔ mark up rate کو کم کیا جائے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ سود کم نہ کیا جائے ختم کیا جائے۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کیونکہ اللہ رب العزت نے وضاحت سے کہا ہے کہ اگر آپ سودی نظام سے دست برداری کا اعلان نہیں کرتے (عربی) تو پھر آپ اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو جائیں۔ یہ ساری لعنت سودی نظام کی وجہ سے ہے۔ پوری دنیا کی معیشت دھڑام سے تباہ ہو رہی ہے' امریکہ تباہ ہو رہا ہے' دوسرے ممالک تباہ ہو رہے ہیں' عالمی بحران آیا ہوا ہے۔ یہ ظلم اور سود کا لازمی نتیجہ ہے۔ اگر آپ ختم نہیں کرسکتے حالانکہ شریعت اپیلٹ بنچ نے باقاعدہ متبادل دیا اور غیرسودی بنکاری کا نظام ترویج پا رہا ہے۔ کفار کے ممالک میں' مغرب میں بھی الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بلاسود بنکاری کامیاب طریقے سے جاری ہے۔ پاکستان میں بھی کچھ بنک کر رہے ہیں لیکن اگر آپ نہیں کرسکتے تو پھر اگر آپ تاجروں کے مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے سود کی شرح کو کم کریں۔ یہ ان کے بنیادی مطالبات ہیں۔ بجلی اورگیس کی قیمتوں کو کم کریں' میں سمجھتا ہوں فوری طور پر اس سے فائدہ ہو گا۔

تیل کی قیمتوں کے حوالے سے باتیں کی گئیں' میں دہرانا نہیں چاہوں گا لیکن یہ بھی قوم چاہتی ہے کہ جب آپ نے ریٹ بڑھائے تھے تو ڈیڑھ سو ڈالر فی بیرل بین الاقوامی منڈی میں ریٹ تھا۔ اب ساٹھ اور ستر کے درمیان پھر رہا ہے تو اسی تناسب سے اس کو کم کرنا چاہیے۔ بنیادی چیزیں دو ہیں پوری تاجر برادری اور ملک کے تمام بہی خواہ' ملک کے تمام خیرخواہ اس پر متفق ہیں کہ زراعت کے شعبے کو ترقی دی جائے اور صنعتی شعبے کو ترقی دی جائے۔ زراعت کے شعبے کو ترقی دینے کے لیے کوئی فوری اقدامات کیا ہماری وزارت خزانہ کر رہی ہے۔ ہندوستان والے بعض صوبوں میں کسانوں کو مفت بجلی فراہم کرتے ہیں۔ جناب والا! زرعی مشینری مفت فراہم کی جاتی ہے' کچھ علاقوں میں سستی فراہم کی جاتی ہے۔ کھاد کے ریٹ کم ہیں۔ اگرفوری طور پر کچھ ایسے انتظامات زرعی شعبے کے لیے کر دیئے جائیں تو اس کے اثرات مرتب ہونگے۔ کیا وزارت خزانہ

اس پر کچھ سوچ رہی ہے؟ خاص طور پر صوبہ سندھ سے جو ہماری گندم دن رات بلوچستان کے راستے افغانستان جا رہی ہے۔ چوبیس گھنٹے، ٹریلر، دس ویلر ٹرک جا رہے ہیں اس سمگلنگ کو اگر روکا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم قحط سالی سے بچ سکیں گے ورنہ کل ہمارے لیے بہت مشکل ہوگی اور ہم کنٹرول نہیں کر پائیں گے۔

جہاں تک صنعت کاروں کے مطالبات کا تعلق ہے، جو اخبارات میں چھپ رہے ہیں، وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمیں stand by generator power بنانے کے لیے generators ہمیں zero % mark up پر آپ اجازت دیں، اس پر ٹیکس وغیرہ نہ لیں، ہم اپنی بجلی پیدا کریں گے۔ ہم اپنی بجلی پیدا کریں گے اور قریب میں اس کو فروخت بھی کریں گے۔ اگر آپ صنعت کاروں کو اجازت دیں وہ باہر سے جنریٹر منگوائیں اپنی بجلی پیدا کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے فائدہ ہوگا، ہمارا بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ آخری چیز میں یہ کہتا ہوں کہ بجلی کے بحران سے نمٹنے کے لیے متبادل ذرائع کیا اختیار کئے جا رہے ہیں؟ ہم نے گزشتہ tenure میں بھی بار بار یہ چیز کہی لیکن اس پر عمل کوئی نہیں ہوا۔ کیا وزارت خزانہ اس حوالے سے کچھ عملی اقدامات کر رہی ہے تاکہ ہم بجلی کے بحران سے نمٹ سکیں جس میں شمسی توانائی، wind energy, تھرکول پراجیکٹ اور اٹامک انرجی شامل ہیں؟ بڑی مہربانی آپ کی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ ڈاکٹر سومرو صاحب، آپ نے کچھ points raise کیے ہیں۔ ایک تو میں چاہوں گا کہ ایک observation دوں جو آپ نے گندم کی سمگلنگ کی بات کی ہے، اس پر جو Prevention of Smuggling Act ہے، اگر Law Minister یہاں پر ہیں تو وہ میری بات سن رہے ہوں گے، اس میں amendment کی ضرورت ہے تاکہ smuggling effectively کو ہم control کر سکیں اور مجھے یہ بھی امید ہے کہ ایوان کی آواز جو بینکوں کے لیے اپنے کھاتہ داروں کا اعتبار بحال کرنا ہے، وہ بھی ضرور بینکوں تک پہنچے گی۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں کوشش کر رہا ہوں کہ جتنا relevant رہ سکیں

لیکن چونکہ سب نے بات کرنی ہے اور سوال کرنے ہیں اس لیے only thing which I will say is that kindly concentrate on relevant questions. Thank you very much Dr. sahib. Now, I give the floor to Senator Enver Baig sahib.

Senator Muhammed Enver Baig: Sir, I will come straight to the question. Sir, my question No. 1 is, probably a repetition of what the Leader of the House said in his opening remarks. I would like to know, I will repeat the question again that has Iran offered Pakistan Oil on deferred payment? And if yes why are not we availing that facility or what is the problem?

No. 2. In a grave economic crisis, I would like to know from the honourable Advisor which are the friendly countries who have come forward to offer financial assistance to Pakistan so that the people of Pakistan know that who are our friends when we are in serious trouble. We would like to have specific names of the countries who have come forward and if they have what kind of amounts are they offering and what are the terms?

The honourable Advisor has made a statement in the Press that the Pakistani banks have done extremely well over the last couple of years. I would like to know from the honourable Advisor do the Government have any plans to reduce the mark up rates to prevent non-performing loans which run into billions?

My next question is that does the Government plan to give any

special rates as far as gas and electricity are concerned to our industry?

Another thing which is being reported in the Press is that the Government or the Stock Exchange brokers, the big cats of the Stock Exchange are demanding a 40 billion assistance. Mr. Chairman, this is the bail out package they are asking. I would like to know from the honourable Advisor, does the Government has any plan that the small investors of the Stock Exchange would benefit from this 40 billion bail out package or is it the 10, 12 big cats at the Stock Exchange,

جو 25 لاکھ روپے کا ایک بکرا عید پر قربان کرتے ہیں اور ان کو یہ پیسے ملیں گے یا ایک small investor کو ملے گا؟

So, there is a plan, I would like the honourable Advisor to please let us know what plan the Government has?

Secondly, if there is a bail out plan for the stock brokers, I think there should be a bail-out plan to the industry, particularly the Textile Industry, who employs thousands and thousands of workers who are getting unemployed because there are no jobs and as far as stock brokers are concerned, they only employ handful of people and they are getting all the benefits. Secondly, I would also like to bring to the knowledge of this House that

جو یہ بڑے Stock brokers ہیں، جن کے losses ہوئے ہیں، یہ ان کے losses ہوئے ہیں۔

from their profits. So, the profits they made over for the last four years which run into billions and billions of rupees. Do you remember the Stock Exchange crash a couple of years ago? So, these are the people who have

benefited. So, sir, I would also like to ask from the honourable Advisor, is the Government planning to give any payment moritorium to the textile industry? Are they trying to reschedule their loans?

The next question is very important and I would like the honourable Advisor,

اس کا اگر ایک بڑا specific جواب آئے تو

I will be very grateful. There are people in the industry, textile industry, in particular, who owned banks.

اب چکر یہ ہے کہ

those big mavericks who own dozens of textile mills and own. The other textile owners who do not own banks and they go to those banks for any loan or rescheduling, they are squeezed. It is blackmailing. I would like the Government should bring a legislation that the bankers shall not hold any industry in this country This is total blackmailing of the other people who are in that competitive business. I would like to have a clear cut answer from the honourable Advisor.

The last thing which I would like to ask the honourable Advisor is, sir, in the last four, five months there has been a flight of capital from Pakistan to overseas. I would like to know from the Advisor, does the Government have any mechanism that in the State Bank of Pakistan or with the money brokers,

جو یہ Exchange brokers ہیں ' or the *hawala* guys کہ پاکستان سے پچھلے چار مہینوں

میں کتنا پیسہ گیا ہے باہر اور کہاں گیا ہے اور کیوں گیا ہے؟ I think the Government

has to know why this money has gone out of the country? Thank you, sir.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much.

دیر آید درست آید۔ سینیٹر امجد عباس kindly take the floor.

Senator Muhammed Amjad Abbas: Thank you Mr. Chairman. I will try to be brief.

Mr. Presiding Officer: You always are.

سینیٹر محمد امجد عباس، جناب والا! ابھی Advisor صاحب نے کہا کہ we immediately need five billion US dollars. اس کے لیے یہ کہہ رہے تھے کہ they will go to the friends of Pakistan and IFIs. جن میں IMF بھی ہے اور repeatedly انہوں نے newspapers میں یہ کہا کہ ہم اپنی شرائط پر IMF سے پیسہ لیں گے۔ Sir, what I believe beggars cannot be choosers تو یہ کس طرح کہتے ہیں کہ ہم اپنی شرائط پر جائیں گے؟ اس کو تھوڑا سا elaborate کر دیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم 10.5% GDP tax net سے 15% پر جانا چاہتے ہیں۔ آج تو انہوں نے agriculture sector revive کرنے کی یہاں پر بات کی۔ یہ بھی کہا کہ growers to be 5%, 66% of the people belong to the rural areas لیکن جو newspapers میں report ہوا وہاں پر agriculture کو tax کرنے کی بات کی گئی۔ Sir, if you look at the wheat جو پچھلا season گزرا ہے international price 1250 rupees per maund تھی جبکہ ہم نے اپنے farmers کو 625 rupees per maund دی ہے۔ تو Wasn't he taxed 50%? تو میرا ان سے سوال یہ ہے کہ یہ مرے ہوئے کو اور کتنا مارنا چاہتے ہیں؟ جب آپ agriculture پر ساری subsidies ختم کر رہے ہیں اور اس کو international price کے مطابق بھی نہیں دینا چاہتے جس طرح ڈار صاحب نے کہا ادھر you have to subside them. اور اگر آپ اس کو international price پر لے کر جائیں گے then you cannot correct inflation sir. انہوں نے ایک بات صحیح کہی کہ We are on ground zero. Yes, the hope is the last thing to die. ہم اس hope کی طرف جا رہے ہیں Sir ۔ پھر انہوں نے ایک بات کی

three Ps والے پاکستان پیپلز پارٹی یہ Public Private partnership, the three Ps

نہیں ہیں بلکہ یہ PPP, Public Private partnership ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ تب سے ایسا ہی ہے جب سے آپ کو یاد ہے۔

سینیٹر محمد امجد عباس: یہ ہماری پچھلی government میں CCB کے نام سے

شروع ہوا تھا .Sir جس میں ہم نے یہ دیکھا Citizen Community Board, Sir. This was

basically the same idea. لیکن ہو کیا رہا تھا کہ اس پر government کو زیادہ ٹیکہ لگ رہا تھا۔

سو روپے کی جو چیز تھی، جب آپ private sector کو بیچ میں لاتے تھے تو وہ اپنا حصہ ڈالنے کے

بجائے cost کو اوپر بڑھا دیتے تھے، اور government کو بجائے سو روپے کی چیز وہ ایک سو دس

روپے میں پڑے گی۔ اس پر ہی یہ elaborate کر دیں کہ یہ اس عمل کو کس طرح شفاف

بنائیں گے؟

تیسرا اور آخری سوال کہ ہمارے ایک شوکت صاحب banks کو بنا کے چلے گئے۔

Now are bankers who have also benefitted in the past five years. لیکن اب یہ

کہتے ہیں The bank should be directly responsible. Sir, it is still not too late.

Yes! the bank should be directly responsible. اور خاص طور پر agriculture

sector میں جس طرح انہوں نے خود point out کیا کہ It is 22% of the GDP but you

are getting only 7% of the credit. تو اس پر تھوڑا سا Credit کے بارے میں تو یہ بھی

میں کہوں گا کہ ہمیں agriculture sector کے لیے اتنا Credit بھی نہیں چاہیے۔ What

we need is the right cash flow. ہماری commodity when it goes to the market,

I should get the cash flow right. تب میں اپنی اگلی crop کاشت کر سکوں گا۔ ابھی

آپ present scenario میں دیکھ لیں کہ کاٹن نیچے آ گئی ہے، rice we have a bumper

crop but we are unable to sell it. تو اب آپ wheat کی طرف جا رہے ہیں۔ جب میری

پچھلی commodity نہیں بکے گی تو how can I get the input prices, inputs to

feed it. Sir, اس لیے، یہ تو انہوں نے بڑا سا brief statement دیا کہ یہ revive کرنا چاہتے

ہیں اور ساتھ اس کی بھی وضاحت نہیں کی کہ جو یہ اخبارات کو statement دیتے رہے کہ We will tax agriculture. How would he tax it? پہلے ہم indirect taxes میں اتنے زیادہ پیسے دیتے ہیں۔ جو ginner pay کر رہا ہے۔

1%, he is passing the buck? Its value added tax, he is passing the buckto the farmers. So, I need an elaborate answer on that. Thank you sir.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Your points have been noted down by the honourable Advisor who is constantly taking notes of your points. Now, I request Senator Liaqat Bangulzai Sahib to take the floor kindly.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ سب سے پہلے میں آپ کو اس سیٹ پر مبارکباد دیتا ہوں جی۔ جناب چیئرمین صاحب! میری صرف دو تجاویز ہیں اگر محترم Advisor Sahib ان کو ' شاید یہ ان سے کسی حد تک related بھی ہوں مالیاتی حوالے سے۔ اس وقت بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے حوالے سے جن ایم این اے اور سینیٹر حضرات کو آٹھ آٹھ ہزار فارم دیئے گئے ہیں جو کہ بڑی اچھی بات ہے اور جس سے alternate ہر دوسرے مہینے applicants کو دو دو ہزار روپے ملتے رہیں گے۔ جناب میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب ہم یہ فارم ان کو دے دیتے ہیں ان میں اس قدر سوالات کی بھرمار ہے کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ جواب دیتے دیتے ان کا سانس پھول جاتا ہے۔ ایک تو اس کو بالکل short رکھا جائے۔ یہ پینتیس ارب روپے بڑے اچھے مقصد کے لیے استعمال ہو رہے ہیں اور میں پھر اپنی بات دہراؤں گا کہ اس میں انہوں نے اتنی پیچیدگیاں پیدا کی ہیں کہ ان میں ایک طرف تو "نادرا" سے بھی verification ہوتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو Postmaster General ہے ان سے بھی تو it takes time and even it takes more than months. تو میری ایک تو تجویز یہ ہے جی اور دوسری میں ایک اور بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو ہمارا پرانا چونگی کا سسٹم تھا وہاں پر جو locally محصولات collect ہوتے تھے وہاں

کی administration اس کو خرچ کرتی تھی۔ اب میں یہ سمجھتا ہوں کہ GST کو ختم کر کے وہی پرانا چونگی سسٹم بحال کیا جائے۔ شکریہ جناب۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Jamal Leghari Sahib.

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری، جناب چیئرمین صاحب! شکریہ، اللہ آپ کو ہمیشہ اچھے اچھے اعلیٰ اعلیٰ منصبوں پر فائز رکھے۔ آج بہت خوشی ہو رہی ہے آپ کو یہاں بیٹھا دیکھ کر۔

Mr. Presiding Officer: You are always kind. Thank you sir.

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری، جناب! میرے ذہن میں آج مشیر خزانہ صاحب سے پوچھنے کے لیے کوئی ساٹھ ستر سوالات ہیں اور ساٹھ ستر سوالات میں اس لیے ان کے سامنے کرنا چاہتا تھا کیونکہ میں ایک ex-banker بھی ہوں، زراعت سے بھی میرا تعلق رہ چکا ہے اور آج بہت خوشی ہوئی ہے کہ ایک اور ex, ex تو نہیں میرے خیال میں I think, he is still in the banking thing. وہ آئے ہوئے ہیں یہاں پر اور ایک بہت اہم منصب پر ہیں لیکن میں نے فیصلہ کیا ہے وہ ساٹھ سوالات House کے مزاج کو دیکھ کے، mood کو دیکھتے ہوئے میں نہیں کروں گا۔ ایک ہی سوال کروں گا لیکن یہ جسارت ضرور کروں گا کہ اس سوال کو میں انگریزی میں بھی repeat کروں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اجازت ہے۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری، سوال مختصر ہے کہ کونسی ایسی شخصیت یا ہستی یا ادارہ ہے جو اس بات کی ضمانت دے گا کہ جو پیسہ اس پاک پاکستان میں اب آئے گا، اس کے نظم و ضبط کے حوالے سے کہ وہ صحیح خرچ ہو؟ ایک ایک ڈالر یا ایک ایک یورو یا ین یا ایک ایک Friends of Pakistan کی جو ہمیں دین ہوگی وہ صحیح طور پر استعمال ہو؟ میری اطلاع کے مطابق Friends of Pakistan نے اس عزم کا اظہار ضرور کیا تھا کہ وہ ہمیں کچھ دیں گے ہمارے سنگین مالی بحران کو دیکھ کر لیکن میری باوثوق شنید کے مطابق اس وقت ان کے ہاتھ

پاؤں پورے پھولے ہوئے ہیں۔ وہی سوال میں انگریزی میں کروں گا۔

Who stands guarantee that every penny or dollar that comes to our sovereign nation for its improvement regarding the various infrastructure changes and who would stand gurantee by that? Very kind, thank you sir.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Dr. Khalid Ranjha Sahib,kindly take the floor.

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا، جناب چیئرمین صاحب ' not the Presiding Officer.

اور جو اہم بات جمال صاحب نے کی وہ انہوں نے میری اپنی خواہش کی بات کی ہے۔ آپ کو مبارکباد دی یہاں بیٹھنے کی۔ اگلی مبارکباد ہے' وہ میں آپ کو پیشگی دے رہا ہوں۔ اللہ کرے وہ جلدی ہو جائے۔

مجھے پورا یقین ہے کہ اس وقت تک جتنے سوالات ہوگئے ہیں I don't think that we have the time or the Advisor has the capacity to attend to any of his

کہ جتنے سوالات ہوئے ہیں جن کا تعلق بڑی question with depth. I would suggest

سے بھی ہے اور جو کرنل صاحب نے باتیں کی ہیں وہ بھی ہیں The higher economy

آپ ان کو tabulate کریں Let the Advisor sleep basic economy also. I wish

اور یہ کہیں یہ تو common questions ہیں over it. Tabulate all these questions.

ان کا میں اکٹھا جواب دے رہا ہوں تاکہ ایک fruitful exercise ہو otherwise مجھے یہ یقین

ہے کہ اگر اس منصب پر بطور جج بیٹھے ہوئے ہوں اور اتنے سوالات آپ کو کر دیئے جائیں you

تو would not be able to answer those questions off the cuff. اگر یہ exercise

ہے' اگر اس کا مقصد یہ ہے کہ Advisor Sahib پوری قوم کو اعتماد میں لے serious

رہے ہیں تو میں بڑے ادب سے کہوں گا کہ ان موجودہ حالات میں the Chairman should

handle it. Questions سارے record ہوئے ہیں۔ ان کو table کیا جائے۔

The speaker should have the sufficient time to be able to talk to you in a

manner in he requires depth..

میری دوسری بات جو میں کہنے والا ہوں وہ یہ ہے کہ جناب! میں اور آپ وکیل ہیں اور ہمارا ایک مزاج ہوتا ہے کہ ایسی بات کرو کہ آپ کا سائل پیچھے بیٹھا ہوا۔ Audi altram partem, Habeas Corpus whatever it is. ہم یہ phrases استعمال کرتے ہیں یہاں پر بھی، برطانیہ میں بھی۔ وہاں بھی کوئی سائل وکیل کی بات نہیں سمجھتا۔ ہم میں فوجداری وکیل بھی ہوتے ہیں، دیوانی وکیل بھی ہوتے ہیں۔ اسی طریقے سے آج ملک کا جو مقدمہ ہے وہ متعلق economy کا ہے۔ Economists bankers بھی ہیں اور economists general economists بھی ہیں۔ ہمیں یہ بھی بتایا جائے کہ ہمارے جو مسائل ہیں، اگر آپ ایک دیوانی مقدمہ فوجداری وکیل کو دے دیں تو کیا بنے گا؟ آپ نے باقاعدہ پانچ سال کہا ہے کہ Shaukat Aziz Sahib ایک banker ہیں، انہیں کیا پتا ہے کہ economy کیا ہوتی ہے؟ اس نے برابر کر دیا ہے۔ Are we repeating the same problems, sir? تو I would like to know who is the economist? Who is assisting the Cabinet or the Prime Minister in regulating the problems? اب ہم میں سے یہاں پر بیٹھے ہوئے لوگ بھی economic experts ہیں، بیٹھے ہوئے لوگ Chartered Accountants بھی ہیں، بیٹھے ہوئے bankers بھی ہیں اور کچھ لوگ ہمارے جیسے بھی ہیں۔ اگر آپ بات کر رہے ہیں House میں تو you are representing the general public. Do you have the capacity to explain to me the way you will explain to another. کہ ہمارے مسائل یہ ہیں اور ان کا حل یہ ہے۔ اگر آپ economic phrases استعمال کرو گے، economic jargons استعمال کرو گے، banking jargons استعمال کرو گے deficit کی بات کرو گے تو کتنے لوگ جانتے ہیں کہ deficit کیا ہوتا ہے۔ کتنے لوگوں کو پتا ہے کہ dollar کی قیمت کیا ہے۔ مجھے بتا دیں I am not aware of it. Sir, please address the problems in relation to the problems of the people as it is.

ہم سنتے آئے ہیں جی، ہاں! یہ مسئلہ بڑا اچھا ہے، trickle down effect. ہمیں بتایا جائے کہ جو یہ schemes پیش کر رہے ہیں، conceive کر رہے ہیں اس کا کب trickle down effect

ہوگا اور کس کو پتا ہے trickle down effect کا-- اس میں اربوں روپیہ ہم نے اپنی
تجوریوں میں بھرا ، کتنا ہمارا foreign exchange ہے- Don't worry, you will face the
trickle down effect. تو میں اب یہ کہہ رہا ہوں کہ let us not repeat the old jargon.
Let us now address the problems, talk in the language the people
understand that. جب تک آپ یہ نہیں کریں گے the credibility gap of the
government will wind up. I wish the government a success. اور اس وقت
تک اس میں پختگی نہیں آئے گی جب تک آپ credibility gap کو with the people
narrow نہیں کریں گے- وہ تب کریں گے جیسے کرنل صاحب نے باتیں کی ہیں- جب آپ
لوگوں کے مسائل کی بات ان کی زبان میں نہیں کریں گے- اس میں ، میں بڑے ادب سے
کہوں گا کہ دو مسئلے جو ہیں شاید میں سمجھ نہیں سکا اور میں نے pick نہیں کیا- جب آپ agro
economics کی بات کرتے ہیں تو کیا پانی کے بغیر agriculture ہو سکتی ہے ؟ سبسڈی ،
سبسڈی ، سبسڈی کرتے گئے ہو -ڈالروں کی بات کرتے گئے ، کھاد کی بات کرتے گئے ، بجلی
کی بات کرتے گئے ، سب سے basic چیز پانی ہے -پانی کے متعلق ہمارا کیا road map ہے
ہم کیا کر رہے ہیں ؟ جہاں تک چناب کا تعلق ہے اس کو کیسے conserve کر رہے ہیں ؟ ہم تو
بات کر رہے ہیں آئندہ آنے والی گندم کی فصل کی ، کیا ہمارے پاس پانی ہے کہ ہم یہ گندم
کی فصل کو دے سکیں -اس ملک میں بحران آیا - کس کا، شوگر کا ، اس لیے کہ بیشتر مل مالکان
کابینہ میں تھے - اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تھے اور کسی بھی کسان کو تین تین سال کا پیسہ
نہیں ملا -جناب ! جنرل صاحب کبھی جائیے باہر ، کہ گنے کی جو کاشت ہے، آپ کو ہر طرف
مونجی نظر آئے گی، کماد نظر نہیں آئے گا اور دیکھیئے گا very soon in December you will
have the problem کہ گنا کہاں سے لائیں اور یہ ملیں کیسے چلیں گی- تو پہلی بات جو
گزارش کر رہا تھا پانی کے متعلق I would like to have the road map کہ ہمارا foreign
aspect اور local aspect ہے- آپ کا خیال ہے کہ میں وقت ضائع کر رہا ہوں-

Mr. Presiding Officer: No, no. Not at all. I am very attentive.

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا، اس سے اہم بات ہے، ہم سنتے آئے ہیں کہ اس ملک میں فارن لوگ سرمایہ نہیں لگاتے ۔ Foreign investors نہیں آتے چونکہ ہمارا نظام عدل ناقص ہے اور جو foreign banks آپ کو قرضہ دیتے ہیں انہوں نے آپ کو بے شمار قرضہ دیا ۔عدلیہ کو improve کرنے کے لیے ، اب میں جاننا چاہوں گا کہ وہ جو اتنا سرمایہ ہمارے پاس آیا وہ کہاں پر خرچ ہوا ؟ عدلیہ پر کیا لگا، ہم نے کتنی improvement کی ؟ تو that has been one of the focal points کہ آٹھ دس سال میں عدلیہ improve ہو گی تو پھر ہمارے ہاں foreign investment آئے گی۔ اس کے متعلق ---

Mr. Presiding Officer: Are you referring Dr. Sahib about that funds scheme for Access to Justice ?

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا، جی، اور اس کا مقصد کیا ہے۔ میں نے اپنی ذاتی ناقص رائے میں کہا تھا کہ آپ جو پیسے دے رہے ہیں اس میں کہیں آپ نے کبھی فوجداری عدالت کی بات کی ہے ؟ کبھی آپ نے بات کی مجسٹریٹ کی ؟ نہیں، it is only for the pupose of civil litigation for bank. اس لیے کہ بنک آپ کو قرضہ دیتے ہیں وہ چاہتے تھے کہ نظام ایسا بنائیں جس سے ان کا قرضہ واپس ہو You also tried to amend the banking laws for support. تو banks کو advice کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک آپ نظام عدل کو بہتر نہیں بنائیں گے اس وقت تک شاید foreign investor نہ آئیں۔ آپ کی تو arbitration قبول نہیں کرتے ہیں۔ باہر کی arbitration ہم face نہیں کر سکتے تو میں پوچھنا چاہوں گا کہ what is the road map for development of judicial system. میں افتخار صاحب کی بات نہیں کر رہا۔میں ججز کی بات نہیں کر رہا۔ میں نظام کی بات کر رہا ہوں جس پر لوگوں کو اعتماد ہو۔ شکریہ

Mr. Presiding Officer: Honourable Senator Dr. Safdar Abbasi Sahib.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، پہلے تو آپ کو انتہائی مبارک ہو کہ آپ ہماری

Chair preside کر رہے ہیں ۔مجھے انتہائی خوشی ہے اور پھر میں یقیناً یہ بات concede کروں گا کہ جناب شوکت ترین صاحب کو ایک بہت ہی مشکل صورت حال میں اور کافی گھمبیر اقتصادی مسائل کو حل کرنے کا ان کو موقع ملا ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : بے شک' یہ بڑی اہم قومی ذمہ داری ہے ۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : یہ سب problems ابھی جو آپ کو نظر آ رہے ہیں اور میں وہاں بیٹھا ہوا تھا اور 2005 ء سے میں مسلسل دو چیزوں کو point out کرتا رہا ہوں اور وہ تھے .twin deficits میں یقیناً راجہ صاحب کی بات سے اتفاق کروں گا کہ جی ہمیں وہ jargons والی زبان استعمال کرنی چاہیے جو عام آدمی سمجھے لیکن چونکہ اکانومی کے مسائل ہیں تو شاید کچھ ثقیل بات بھی ہو جائے لیکن میں مسلسل یہ چیختا رہا کہ آپ کے problems twin deficits ہیں ایک fiscal deficit یعنی یہ کہ جو آپ internally revenue generate کر رہے ہیں آپ اس سے کہیں زیادہ expenditure کر رہے ہیں اور دوسری بات یہ کہ آپ foreign currency کے اندر جتنا مال بھیج رہے ہیں اس سے کہیں زیادہ amount کا مال آپ import کر رہے ہیں۔ تو طارق عظیم صاحب یہاں نہیں ہیں 'میں یقیناً ان سے یہ سوال پوچھنا چاہوں گا کہ 70 billion dollars کے injection کے بعد جب 30 March 2008 کو نئی حکومت آتی ہے تو مجھے بتایا جائے کہ 907 ارب کا deficit یعنی fiscal deficit 708 ارب کا اور ۱۶ ارب ڈالر کا trade deficit کیوں ہوتا ہے۔ تو میں یقیناً چاہوں گا کہ شوکت عزیز صاحب کیونکہ انہوں نے economy manage کی اور اب وہ بالکل ہی screen سے غائب ہو گئے ہیں ' میں ان سے یہ توقع لگائے بیٹھا ہوں کہ وہ کسی دن اس بات کا ضرور جواب دیں گے کہ 2001 میں 70 billion dollars پاکستان کی economy میں inject کرنے کے باوجود جس دن نئی حکومت آتی ہے' تو 960 ارب کا fiscal deficit اور 16 ارب ڈالر کا trade deficit کیوں پیدا ہوا؟۔ میرا یقیناً یہ سوال ہے اور یہی چیز شوکت ترین صاحب کو آئندہ آنے والے دنوں میں haunt کرے گی۔ اس لیے کہ یہی دو crises ہیں۔ میں معذرت چاہوں گا کہ شاید یہ میرا سوال نہ ہو بلکہ کچھ comments ہوں تاہم اگر یہ انہیں سوال ہی سمجھیں تو میں ان کا شکر گزار ہوں گا۔

Mr. Presiding Officer: Please.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: اور یہ problem ان کو رہنا ہے۔ بنیادی بات ہر کوئی کہتا ہے کہ ہم نے اپنے means کے اندر رہنا ہے۔ جناب! آپ اپنے means کے اندر اسی وقت رہ سکتے ہیں جب آپ کا جو revenue ہے، جتنا آپ collect کرتے ہیں، کوشش کریں کہ آپ اسی میں گزارہ کریں۔ آپ کے اتنے ہی expenditures ہوں۔ اب آپ نے کہاں cuts لگانے ہیں، مجھے تو پتا نہیں ہے کہ ان پر کیا کیا pressures ہیں کہ کہاں انہوں نے cuts لگانے ہیں اور کہاں نہیں لگانے ہیں۔ جب آپ balance of payment کی بات کریں تو یقیناً آپ اسی وقت گزارہ کر سکتے ہیں، جتنا آپ کے پاس آ رہا ہے، اتنا ہی آپ imports کے لیے استعمال کریں۔ اب ان کے لیے مشکل صورت حال یہ ہے کہ آج بقول خود ان کے کہ ان دو سالوں میں انہیں دس ارب ڈالر چاہیں۔ اور موجودہ صورت حال میں انہیں کون دس ارب ڈالر دیتا ہے اور کس conditionalities کے تحت دیتا ہے، وہ یقیناً ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ میرے نزدیک کافی کوششیں ہو چکی ہیں، Friends of Pakistan کا ہم ایک نظریہ تو ضرور دے سکتے ہیں لیکن مجھے لگتا نہیں ہے کہ اس وقت ہمارا کوئی friend ہے جو ہماری مدد کرنے کے تیار ہے۔ اس کی بہت ساری وجوہات ہیں۔ ہم نے بہت سارے لوگوں کے ساتھ کیا کچھ کیا۔ میں اس وقت اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن اس وقت بنیادی بات یہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اب across the board ایک بات طے ہے کہ پاکستان کو IMF کے پاس جانا پڑے گا۔ میں اس وقت دو بنیادی باتیں ان کے سامنے رکھتا ہوں کہ کیا IMF آپ کو یہ اجازت دے گا کہ آپ اپنی imports کو کسی level پر freeze کریں یا انہیں کم کرنے کی کوشش کریں۔ جو پیسے دے گا تو کیا وہ آپ کو اجازت دے گا کہ آپ imports کو کسی level پر freeze کریں۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اس وقت across the board یہ view ہے، ہر industrialist یہ کہہ رہا ہے کہ آپ اپنے interest cut کریں۔ کیا وہ آپ کو اس بات کی اجازت دے گا کہ آپ اپنے interest rates cut کریں یا وہ آپ کو کہے گا کہ interest rates بڑھائیں۔ میں ان کے سامنے recently, IMF کے ساتھ ہونے والے دو agreements کی examples رکھتا ہوں۔

ایک ملک Iceland ہے اور دوسرا ہنگری ہے۔ Iceland کو غالباً انہوں نے اڑھائی سے تین ارب ڈالر دئے۔ Iceland نے دو یا تین مہینے پہلے اپنے interest rate 3% cut کئے۔ جب وہ IMF کے پروگرام پر گئے تو ان سے 6% interest rate بڑھا کر بات کرنا پڑی۔ ہنگری نے ساڑھے پندرہ بلین ڈالر کا IMF package کے ساتھ negotiate کیا۔ انہیں بھی 3% interest rate بڑھانے پڑے۔ اس لیے میری ان سے گزارش ہوگی کہ کیا وہ interest rate کم کریں گے اور اگر آپ interest rate کم نہیں کرتے تو پھر آپ کی انڈسٹری کا کیا بنے گا اور subsequently banks کا کیا بنے گا؟

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ جب میں revenue کی بات کر رہا ہوں اور expenditure کی بات کر رہا ہوں تو عرض ہے کہ ان کی اس devaluation سے' روپیہ جو devaluate کیا گیا 62 روپے فی ڈالر کے بعد' 45 ارب کا debt پاکستان پر پڑا ہے اور آج 20 روپے تک کی devaluation کے بعد تقریباً تقریباً کوئی ایک بلین ہماری debt میں add ہو چکا ہے۔ تو جو اتنی debt servicing بڑھی ہے' اس کے بعد مجھے پتا نہیں کہ شوکت صاحب کے پاس کون سا mechanism ہوگا کہ وہ 4.3 % پر fiscal deficit لے کر آئیں گے۔ اس موجودہ stagnation کی صورت حال میں revenue بڑھانے کی بات ہوتی ہے کہ ہم revenues بڑھائیں گے۔ جناب والا! revenue کس طرح بڑھیں گے۔ مجھے یہ بات بتائیں۔ آج میری بہن غالباً رزینہ صاحبہ نے بڑا اچھا direct and indirect taxation کا سوال کیا۔ جناب والا! اب پاکستان کے عوام کوئی بھی اور کسی قسم کی taxation اور خصوصاً indirect taxation برداشت نہیں کر سکتے کیونکہ ان میں سکت نہیں ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

اگر آپ نے کسی بھی طور پر جیسے آپ بات کرتے ہیں agriculture tax کی' تو جناب اس وقت کوئی agriculturists اس قسم کا ٹیکس دینے کو تیار نہیں ہوگا اور اگر آپ services sector میں GST کی بات کرتے ہیں تو یہ بھی اس وقت دینے کو کوئی تیار نہیں ہوگا۔ آپ نے جو 15 سے 16% بڑھائی' اس کے نتائج آپ لوگوں نے دیکھ لئے۔ GST, basically it is a big progressive tax, لیکن inflationary ہے جہاں آپ GST

لگائیں گے، وہاں آپ قیمتیں بڑھا رہے ہوں گے تو میری نظر میں اسی revenue کے اندر آپ کو گزارہ کرنا پڑے گا کیونکہ revenue بڑھانا اس وقت پاکستان کے لیے انتہائی مشکل ہوگا۔ میری آپ سے ultimately request یہ ہوگی کہ یہ اپنے expenditures and imports میں کمی لانے کی کوشش کریں۔ یہ کس طرح کرتے ہیں، یہ ان پر ہے۔ یقیناً شوکت ترین صاحب کا نام ماشاء اللہ بہت بڑا ہے۔ ٹھیک ہے وہ بھی شوکت عزیز کی طرف banker ضرور ہیں لیکن ان کا نام بھی as economist بہت بڑا ہے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں this will be his severest test, کہ پاکستان کے بڑے بڑے economists مسائل کو کس طرح balance کرنے کی کوشش کریں گے؟ یہی میری گزارشات تھیں۔ آج بھی میں سمجھتا ہوں کہ ایک انتہائی بنیادی بات جو رضا صاحب نے on Iran کی ہے اور اس کے علاوہ کچھ اور دوستوں نے بھی کی ہے کہ ایران نے کیا deferred payment پر آئل دینے کی پیش کش کی ہے اور اگر کی ہے تو کیوں نہیں لے رہے ہیں؟ دوسرا issue یہ ہے کہ اب اس وقت جو صورت حال نظر آ رہی ہے، کیا ہم نے fiscal responsibility bill جو ہم سب لوگوں نے مل کر پاس کیا تھا، کیا اس fiscal responsibility bill پر عمل درآمد کر سکیں گے؟ Vis-a-vis اور basically بات یہ ہے کہ اس وقت جو بھی prescription ہے، وہ یہ ہے کہ ہماری planning یہ ہے کہ we borrow to get through this bill. تو کیا اس borrowing کے بعد اس borrowing کا مسلسل pressure آ رہا ہے۔ ہم مسلسل borrow کر رہے ہیں، تو کہا جاتا تھا کہ debt سے کیا فرق پڑتا ہے، debt تو ہمارے GDP کے حساب سے ہوتا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کی GDP اتنی بڑھی، آج کیوں debt trap میں ہے۔ تو میرے نزدیک آپ بہت زیادہ اس بات کی کوشش کریں کہ جو آپ earn کر رہے ہیں، آپ اتنا ہی خرچ کریں۔ دونوں صورتوں میں، چاہے آپ کا internal fiscal area ہو، چاہے آپ کا trade area ہو یا balance of payment کا area ہو۔ جب تک آپ اس پر عمل درآمد نہیں کریں گے، آپ اس چیز سے نکل پائیں گے۔ میری یہ گزارشات تھیں۔ بہت مہربانی۔

Mr. Presiding Officer: Thank you Senator Sahib,

آپ نے بڑے thought provoking لیکن incise questions raise کئے۔ اب میں بی بی یاسمین شاہ صاحبہ سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ floor لیں۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: سب سے پہلے تو میں آپ کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ آپ صدارت فرما رہے ہیں۔ اس کے بعد میرا سوال شوکت ترین صاحب سے agriculture کے حوالے سے ہے کہ ہم agriculture کو پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی سمجھتے ہیں۔ میرا سوال ہے کہ کیا آپ ---

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Kindly hear the Senator.

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: کیا آپ agriculture کو text net میں لانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اگر آپ agriculture پر مزید کسی قسم کا ٹیکس لگاتے ہیں، تو میری یہ ناقص بات اپنے پاس نوٹ فرمالیں کہ وہ وقت دور نہیں کہ ہولناک قسم کا انقلاب کسان اور کاشت کار کی صورت میں آئے گا۔ indirect tax تو ویسے ہی اس پر لگ رہے ہیں۔ اب اگر آپ ان پر direct tax لگاتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت بڑا ظلم ہو گا۔

جناب والا! میں نے دوسری بات یہ پوچھنی ہے کہ ایسے اور کون سے سیکٹرز ہیں جن پر آپ مزید ٹیکس لگانے یا بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اس کے علاوہ میری ایک suggestion ہے، جو میرے ذہن میں ہے، وہ اسے دینا چاہتی ہوں۔

Mr. Presiding Officer: Please.

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: کیا ایسا کوئی قانون یا ایسی کوئی پالیسی ہم بنا سکتے ہیں یا بنی چاہیے کہ جس کے تحت پاکستان کا باشندہ ایک مخصوص رقم باہر لے جانے کے علاوہ زیادہ رقم نہ لے جائے۔ ایسا کوئی قانون یا ایسی کوئی پالیسی ہم پاکستان میں بنا سکتے ہیں کہ پاکستان کا پیسہ باہر نہ جائے اور پاکستان میں ہی رہے اور پاکستان کے بنکوں میں ہی رہے۔

شوکت ترین صاحب نے، آج جو briefing دی ہے، میں ان کو مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ شوکت ترین صاحب کی brief:ng کو میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے پاکستان کے بارے

میں دیکھے ہوئے خواب سے کم نہیں سمجھوں گی ۔ انہوں نے اس وقت ہمیں جو briefing دی ہے اور جو باتیں بتائی ہیں، اگر یہ ہمارے پاکستان میں پوری ہو جاتی ہیں اور ان پر یہ پورا اترتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک معجزے سے کم نہیں ہو گا۔

میں ایک شعر شوکت ترین صاحب کے لیے پیش کروں گی،

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر

تو شاہیں ہے بسیرا کر، پہاڑوں کی چٹانوں میں

بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ میڈم ۔ آپ نے flight of capital کی طرف بہت اچھی توجہ دلائی۔ یہ پاکستان اور ملکی معیشت کا بہت اہم مسئلہ ہے ۔ دوسرا یہ ایک sensitive and warm complement to the Finance Advisor. Thank you very much. ابھی سینیٹر جمال لغاری صاحب نے کہا ہے کہ وہ انگریزی میں بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں آپ کی اجازت سے عربی میں بلانا چاہتا ہوں (عربی.....) راحت شاہ صاحب سے درخواست ہے کہ وہ سینیٹ کا floor لے لیں ۔

سینیٹر مولانا راحت حسین: جزاک اللہ ۔ بارک اللہ ۔ شکریہ جناب چیئرمین! سب سے پہلے آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس کے بعد ایک مختصر سا سوال ہے، بلکہ اس میں ایک تجویز بھی ہے کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ KESC نے اپنے power stations بند کر دیئے ہیں ، چونکہ ان کو لائن کے نقصانات بہت زیادہ آ رہے ہیں۔ اس موقع پر تمام بوجھ واپڈا پر آ رہا ہے۔ ایک طرف لوڈشیڈنگ کا مسئلہ ہے اور دوسری طرف واپڈا مکمل طور پر دیوالیہ ہوتا جا رہا ہے ۔ اس میں کس قدر صداقت ہے؟ یہ دیوالیہ پن سے، جو ابھی ہو رہا ہے، بچانے کے لیے کیا حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کیا شوکت ترین صاحب ان بندوں کا ذکر کرنا پسند فرمائیں گے، مختلف ادوار میں جن کے کروڑوں روپے کے بڑے بڑے قرضے معاف کیے گئے ہیں۔ جس نے معاف کیے ہیں اور جن کو معاف کیے گئے ہیں، کیا اس ملک کے دیوالیہ پن میں ان

کا کوئی کردار ہے یا نہیں؟ ان کا بھی ذرا ذکر کیا جائے۔ اس غریب ملک کے ساتھ یہ ظلم کہ کروڑوں' اربوں روپے کے قرضے معاف کر رہے ہیں ' کس وجہ سے؟ اور کس بنیاد پر ؟ کیا ان کی ملک کے لیے بہت بڑی قربانیاں ہیں؟ یا اس ملک کو انہوں نے آباد کیا ہے؟ یا یہ ملک ان کی ذاتی جاگیر ہے؟ یا یہ چودہ کروڑ عوام کی امانت ہے؟

آخر پر عرض کروں گا کہ کیا عالمی مالیاتی اداروں کے چنگل سے آزادی حاصل کرنے کا کوئی منصوبہ ہے ؟ اگر آزادی حاصل کرنے کا منصوبہ ہے تو اس کے بعد ہم نے کون سی منصوبہ بندی کی ہے کہ اس میں ہم زندگی بسر کر سکیں؟ قوم کے ٹیکسوں کی بات ہو رہی ہے' ٹیکس کی بجائے revenue کو بڑھانے کے لیے کیا دوسرے وسائل بھی زیر غور ہیں؟ ان کی بات بھی ہونی چاہیے ۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much, Senator Rahat Sahib, for the attention of the honourable Advisor.

انہوں نے اپنے خطاب میں واپڈا کے ساتھ لوڈشیڈنگ کی بجائے بوجھ sharing کی ہے اور انہوں نے توجہ دلائی ہے کہ line losses کی طرف دھیان کرنا چاہیے ۔ اس کے ساتھ ساتھ دو important باتیں اور انہوں نے ارشاد فرمائی ہیں' جو نوٹ کرنے کے قابل ہیں ۔ ایک تو انہوں غالباً list of loan defaulters کی بات کی ہے۔ یہ بھی قوم کا حق ہے کہ اسے معلوم ہونا چاہیے اور Circular 29 کا بھی غالباً ان کو علم تھا یا نہیں' انہوں نے یہ کہا کہ کون کون سے اور loans کو جان بوجھ کر' سوچ سمجھ کر write off کیا جا رہا ہے' اس پر توجہ کی ضرورت ہے ۔ I now give the floor to سیمیں صدیقی صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی. شکریہ جناب چیئرمین ! میں آپ کو یہاں بیٹھنے کی مبارک باد دیتی ہیں۔ آپ کو وہاں بیٹھے دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مستقل جگہ دے دے ۔ ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! مجھے موقع دینے کا بہت شکریہ۔ میری باری اتنی دیر میں آئی ہے ۔ بہت سی باتیں کہی جا چکی ہیں لیکن پھر بھی میں کچھ باتیں کہنا چاہوں گی۔ میں کوئی Economist نہیں ہوں لیکن چونکہ میں ایک عوامی

نمائندہ ہوں، اس لیے میں عوامی نقطہ نظر سے ان کی بات کروں گی ۔ پہلے تو میں credit cards کی طرف آؤں گی، جو عوام کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے ۔ شاید حکومت کو اس چیز کا احساس نہیں ہے۔ ہم مہنگائی کی طرف جا رہے ہیں۔ inflation ہے ۔ ہر چیز، کھانے پینے کی اشیاءمہنگی ہیں۔ ڈیزل، پٹرول مہنگا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ بینکوں نے جو credit cards کی سکیم نکالی اور ہر چیز پر leasing دی ہے، اب لوگوں میں اپنے کھانے پینے کی چیزوں کی power of purchase نہیں ہے تو یہ جس کا مارک اپ اتنا زیادہ ہے، یہ کریڈٹ پر جو پیسہ لیا گیا ہے اور جو leasing پر سامان لیا گیا ہے، ان کی قسطیں کیسے ادا ہوں گی؟ جب عوام اس پر شور مچائیں گے تو حکومت کو اسے ضرور face کرنا پڑے گا ۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے ۔ یہاں پر Advisor صاحب بیٹھے ہیں۔ وہ بینکوں سے اس مسئلے کو take up کر کے پہلے سے ہی اس کی planning اور اس کو sort out کر لیا جائے تاکہ جب عوام رونا شروع کریں۔ جب یہ حل تلاش کرنے جائیں گے تو عوام بیچاری جو پہلے ہی پسی ہوئی ہے اور پس جائے گی اور hounds کی طرح بینکرز اپنا پیسہ وصول کرنے کے لیے ان کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ جان سے بھی مار دیتے ہیں ۔ ؟ آپ کو پتا ہے کہ چار چھ مہینے پہلے ایسے واقعات کراچی میں ہو چکے ہیں کہ بینک کا عملہ ریکوری کے سلسلے میں گیا تو لڑکے نے خودکشی کر لی تھی ۔ I won't go into the detail again.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : مجھے یاد پڑ رہا ہے کہ اس پر ہاؤس نے بہت اچھا respond کیا تھا۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی : وہ وقت آنے سے پہلے اس کے لیے کوئی پلاننگ کر لی جائے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : درست ہے۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی : جناب چیئرمین ! یہاں پر Advisor صاحب نے پبلک سیکٹر، پرائیویٹ سیکٹر میں partnership شپ نے بات کی ہے ۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہم economic crisis کے جس دور سے گزر رہے ہیں، اس میں یہ اچھی بات ہے، اچھی پیش رفت

ہو گی۔ اس میں انہوں نے birdges, buildings, roads وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ میں ایک تجویز یہاں پر دینا چاہوں گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: we must inivite foreign investment جیساکہ میں نے انڈیا میں دیکھا ہے، BOT basis پر ہم ان کو لائیں build operate and transfer جو بھی ان کی investment ہو گی، کسی بھی چیز، roads کے سلسلے میں یا bridges ہیں۔ انہوں نے وہاں پر train کی metro service شروع کی ہے۔ Ahmed Ali sahib, you are disturbing me بیٹھ جائیں۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: No cross talks please, Mr. Ahmed Ali Sahib.

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: اس basis پر ہم باہر سے investment لائیں۔

Mr. Presiding Officer: No cross talks please. Let us hear the honourable Senator.

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: اس طرح ہم اپنے unemployed لوگوں کے employment بھی دے سکیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Kindly continue.

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: دوسرے انہوں نے یہاں پر انرجی کی بات کی ہے۔ integrated energy plan ہے۔ اس energy plan میں میرے ساتھی نے already کہہ دیا ہے کہ انہوں نے اس کو پوری طرح elaborate نہیں کیا کہ کون کون سی energy کی طرف یہ جائیں گے۔ Solar energy, wind energy کی طرف پھر water / hydel کی بات کی ہے۔ Agriculture کی جہاں بات آتی ہے تو وہاں پر پانی کی بھی بات آتی ہے۔ پانی کی shortage ہمیں ہے۔ میری یہ suggestion ہے کہ ہمیں conservation of water کی

طرف بھی جانا چاہیے اور different means of irrigation کی طرف ہمیں جانا چاہیے۔ اس کے لیے بھی کوئی plan chalk out کرنا چاہیے ۔ جناب والا! جب حکومتوں میں change آتی ہے تو سرمایہ دار confusion کا شکار ہوتے ہیں۔ ملک میں uncertainity پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اپنا سرمایہ ملک سے نکال کر لے جاتے ہیں۔ یہ ایک فطری بات ہے۔ ہمیں confidence building measures کی ضرورت ہے کہ وہ ہم سرمایہ داروں میں پیدا کریں تاکہ وہ اپنا سرمایہ لے کر آئیں۔ انہیں اس سے کوئی loss نہیں ہو گا۔ میرا اپنا حساب یہ ہے کہ جب وہ اپنا پیسہ لے کر گئے ہوں گے تو اس وقت ڈالر ساٹھ یا ستر ہو گا' اب جب وہ واپس لائیں گے تو وہ profit ہی لے کر آئیں گے' کیونکہ اب ڈالر اسی سے اوپر ہے ۔ ہمیں ان کو incentives دینی چاہئیں۔ میں اپنی کل کی بات repeat کروں گی کہ ہم IMF کی طرف دیکھ رہے ہیں' Friends of Pakistan میں نے جو اخبارات میں پڑھا' یہ بہتر جانتے ہوں گے' وہ ہمیں امداد cash کی شکل میں نہیں دیں گے بلکہ وہ development projects دیں گے اور وہ اس کے بارے میں بھی ابھی سوچ رہے ہیں۔ کوئی چیز confirm نہیں ہے' ہو سکتا ہے ایڈوائز صاحب کے علم میں ہو۔ جیسا کہ 65 کی جنگ میں ہوا تھا' عورتوں نے اپنے زیور بھی پاکستان کے لیے دے دیے تھے۔ اس کے بعد قرض اتارو پروگرام میں بھی یہی ہوا۔ آج میں پھر زور دوں گی کہ ہم اس بات سے کیوں شرما رہے ہیں' ہم کیوں ایک فنڈ نہیں قائم کرتے اور دنیا بھر میں جو پاکستانی موجود ہیں' ہم ان سے appeal کیوں نہیں کرتے کہ اس وقت پاکستان cirsis میں ہے اور وہ اس میں اپنی حیثیت کے مطابق جو بھی دے سکیں' اگر ایک پاکستانی سو ڈالر یا اس کے equivalent بھی دے تو میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے پاس کافی سرمایہ آ جائے گا۔ IMF کا آپ کو پتا ہے' ایک عام آدمی کو نہیں پتا کہ IMF کیا ہے لیکن وہ اس چیز سے پریشان ہے کہ اگر حکومت نے IMF سے قرض لیا تو مہنگائی اور بڑھے گی۔ اس کا concern صرف مہنگائی ہے۔

We should go to IMF only as a

last resort یہ میری ان سے request ہے اور بس ----

Mr. Presiding Officer: Any other question?

Senator Seemen Yusuf Siddiqui: Just for the correction of the record, I have no grudge against President Zardari, I have all respect for him but as my colleague over here Senator Swati Sahib said that he is an undisputed President. I don't think so, it is like that because there were two candidates for the Presidential election. Just for setting the record straight, I would like to say that. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Three.

اب میں محترمہ پری گل آغا صاحبہ سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ جو سوال کرنا چاہیں، کرلیں۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین! دیکھیے منسٹروں کا حال یہ ہے کہ یہ chair ادھر کر کے بیٹھ کر کہتے ہیں کہ آدھی رات ہو گئی ہے جلدی بولیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کوئی بات نہیں، میں آپ کو توجہ سے سن رہا ہوں۔ بسم اللہ فرمائیں۔

سینیٹر آغا پری گل، ان کو تو ساری رات بیٹھنا چاہیے کیونکہ اس وقت ملک کے حالات ایسے ہیں۔ جھنڈا تو بڑی خوشی سے لگاتے ہیں problem دیکھنے اور سننے کے لیے بھی بیٹھا کرو۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Presiding Officer: Let us hear the honourable Senator.

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحب! یہ مردوں کی پرانی عادت ہے کہ یہ خود سارا دن بولتے رہتے ہیں اور جب بھی خواتین بولنا شروع کرتی ہیں تو کُھسر، پُھسر شروع کر دیتے ہیں اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ جب کاکڑ صاحب اس طرف بیٹھتے تھے تو بڑا چیختے تھے اور مہنگائی کے سلسلے میں اتنا چیختے تھے کہ خدا کی قسم، میں کہتی تھی کہ یا اللہ! کہیں چھت نہ گر جائے۔ جب سے انہوں نے جھنڈا لگایا ہے، بھول گئے کہ میرے پیچھے عوام بھی ہے۔ جو بھی کھڑا ہو، اس پر اعتراض کرتے ہیں اور یہ ایک منسٹر کو زیب نہیں دیتا۔ ہم سارے ایک دوسرے

کے colleagues ہیں، ہم سب برابر ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بی بی، آپ سے پورا اتفاق ہے، let us come to the questions please.

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین صاحب! دیکھیں یہ خود پٹڑی سے اتارتے ہیں۔

ایک معزز سینیٹر: کامران شرارت کر رہا ہے،

Mr. Presiding Officer: Let us hear the honourable Senator please.

سینیٹر آغا پری گل: کامران نہیں اب یہ جو مولویوں کا ایک نمائندہ ہے، اس کو پتا نہیں خواتین سے کیا problem ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سوال پوچھیے، سوال کی طرف آئیے۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین صاحب! بہت شکریہ اور میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔

Mr. Presiding Officer: Welcome.

سینیٹر آغا پری گل: میں نے اچھے خاصے points لکھے تھے مگر ان سارے بھائیوں نے وہی سوال پوچھے ہیں، اب میں دوبارہ دہرانا نہیں چاہوں گی۔ اس سے پہلے ہمارے شوکت عزیز تھے، جو Prime Minister تھے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ عزیز ترین ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل: میں آپ کو بتاؤں کہ ان کے زمانے میں 16 ملین ڈالر۔۔۔

سینیٹر احمد علی: سولہ بلین۔

سینیٹر آغا پری گل: وہی بلین ناں۔

(قہقہے)

Mr. Presiding Officer: Let us hear the honourable Senator.

سینیٹر آغا پری گل، وہ چھوڑ گئے، جب ہماری Finance Commitee کی میٹنگ تھی، احمد علی صاحب کمیٹی کے چیئرمین ہیں، انہوں نے بتایا کہ اتنے بلین ڈالر ہمارے خزانے میں ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اللہ انہیں کامیابی دے، جب سے یہ لوگ آئے ہیں، انہوں نے شور، شرابا شروع کیا ہے کہ خزانہ خالی ہے، خزانہ خالی ہے، کتنے افسوس کی بات ہے۔ اگر خزانہ خالی ہے تو اتنی اسکیمیں کیسے بن رہی ہیں؟ اس وقت اربوں روپے کی اسکیمیں بن رہی ہیں۔ اگر آپ کا خزانہ خالی ہے تو کم از کم دیکھیں یہ رواج نہیں ہونا چاہیے کہ ایک حکومت نے کہا--- کل آپ لوگ چلے جائیں گے، دوسری حکومت آئے گی، آپ لوگوں کا بھی وہی حشر ہو گا، جو آپ لوگ کر رہے ہیں۔ آپ کی تمام اسکیمیں سامنے آئیں گی، چاہے وہ کوئی بھی اسکیم ہو، جب اتنے سارے ---

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: ان کو پتا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، کن کو پتا ہے؟ نہیں کرنا چاہیے، کم از کم اس وقت ملک کے لیے سوچنا چاہیے کہ ہمیں ملک کے لیے کیا کرنا ہے۔ ہمیں ملک کو آگے لے جانا ہے، اس کو ترقی دینی ہے، بے روزگاری ختم کرنی ہے، واپڈا کی لوڈ شیڈنگ ختم کرنی ہے، اتنی مہنگائی ہے، آٹا نہیں مل رہا اور اللہ کی طرف سے عذاب ہے کہ زلزلے پر زلزلہ آرہا ہے۔ بلوچستان میں دیکھیں کہ کیا ہوا ہے؟ پھر بھی ہم برائیوں میں لگے ہوئے ہیں۔ پچھلی حکومت کی برائیاں کر کر کے---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ امتحان ہے، اس کو عذاب نہیں کہنا چاہیے۔

سینیٹر آغا پری گل، اس لیے برائیاں کرنا ختم کریں۔ بلوچستان میں مولویوں بیچاروں نے مسجدوں میں دعائیں کرنا شروع کی ہیں کہ اللہ کے واسطے ایک دوسرے کی برائی کرنا بند کرو، دعا کرو کہ اللہ اس قہر سے بچائے، اس عذاب سے بچائے۔ جناب چیئرمین صاحب! میرا صرف ایک question ہے کہ یہ اتنے ٹیکس پر ٹیکس لگائے جا رہے ہیں، آپ دیکھیں کہ ایک تو مہنگائی اتنی زیادہ ہے۔ اگر یہ جمہوریت ہے، یہ کہتے ہیں کہ اب جمہوریت آ گئی ہے تو جب جمہوریت آ گئی ہے تو آپ عوام کو اتنا تنگ کر رہے ہیں کہ کھانے پر ٹیکس، بجلی پر ٹیکس، سونے اور جا گئے، پر ٹیکس، نماز پڑھنے پر بھی ٹیکس تو پھر اس ملک کا کیا ہو گا؟ آپ خود کہتے ہیں

کہ عوام کو تنگ نہیں کرنا چاہیے۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ بہت ظلم ہو گا' آپ کے بجلی کے bills میں ٹیکس شامل ہے اور double bills آ رہے ہیں۔ جناب! میں امیروں کی بات نہیں کر رہی ہوں' امیروں کے خزانے بھرے ہوئے ہیں' بینک بھرے ہوئے ہیں' ان کے باہر اتنے پیسے ہیں' انڈسٹریوں والے ہیں' میں ان غریبوں کی بات کر رہی ہوں جن بیچاروں کی 3000, 6000, 8000 روپے تنخواہ ہے۔ میں ان کی بات کر رہی ہوں۔ وہ کہاں جائیں گے؟ ہم ان کو اس جمہوریت میں زندہ دفن کر رہے ہیں کہ نہ تم لوگ مرو' نہ جیو' دفن ہو جاؤ تم پر اب اتنا ٹیکس پر ٹیکس لگے گا کہ تمہیں کفن بھی نصیب نہیں ہو گا۔ جناب چیئرمین صاحب! آپ ایک اچھے انسان ہیں اور میں آپ کا رویہ دیکھ رہی ہوں کہ آپ neutral ہیں' سب کے questions Advisor Sahib کو بتا رہے ہیں' یہ اچھی بات ہے' یہ بہت کم لوگوں میں ہوتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں بس ٹھیک ہے' گزر جائے' ختم ہو جائے' بس prorogue کرو گھر چلو۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ آپ خود ہمارا ایک ایک point Advisor Sahib کو لکھ کر بتاتے ہیں کہ یہ points ہیں اور آپ نے اس پر بولنا ہے۔ میں آپ سے آخری درخواست کروں گی کہ اللہ کا واسطہ ہے' ان غریب عوام پر جن سے لاکھوں کروڑوں ووٹ لے کر آپ آئے ہیں' ان کو زندہ درگور نہ کرو۔ ان کو زندہ رہنے دو تا کہ وہ پھر آپ کو ووٹ دیں۔ آپ ان کو خوشحال رکھیں گے تو آپ کی حکومت خوشحال رہے گی۔ Thank you چیئرمین صاحب۔

Mr. Presiding Officer: Thank you madam.

میرے انتہائی قابل احترام سینیٹر بلیدی صاحب سوال کرنا چاہیں تو ان کو floor دیتا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: سب سے پہلے تو آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پتا نہیں آپ نے پورے House پر کیا جادو کیا کہ اپوزیشن کی طرف سے بھی چیئرمین کے طور پر آپ کا نام تجویز کیا گیا۔ اگر وہاں سے تجویز آئی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اللہ کرے کہ آپ مستقل چیئرمین بن جائیں۔ جناب! ایک اہم issue پر اس سوال کو دہراتا ہوں کہ ایران سے جو تیل کی offer ہوئی ہے' اس کو accept نہیں کیا جا رہا' کیا وجہ ہے؟ اس پر امریکہ ناراض ہو رہا ہے یا کوئی اور وجوہات ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ کرپشن ختم کرنے کے لیے'

اس ملک میں جو کروڑوں، اربوں کی کرپشن ہوتی ہے، جس میں بڑے بڑے bureaucrats بڑے بڑے لوگ involve ہیں، اس کو ختم کرنے کے لیے شوکت ترین صاحب کے پاس کیا منصوبہ بندی ہے؟ یہ جو بات کہی جا رہی ہے کہ کچھ لوگوں کے پاس اتنا سرمایہ ہے، وہ اتنی سود مند شخصیات یہاں پاکستان میں موجود ہیں کہ اگر ان کی خدمات حاصل کی جائیں تو شاید اس بحران سے نکل سکتا ہے۔ میری نظر جو پڑتی ہے، مجھے پاکستان میں تقریباً تین شخصیات نظر آتی ہیں، شاید دوسرے لوگوں کا نام نہیں لینا چاہتے، اگر پاکستان کی مشکل ان تین شخصیات سے حل ہو گی تو پھر کیوں نہ پورا Senate کشکول لے کر، جرگہ لے کر ان کے پاس جائیں۔ وہ شخصیات ہیں، ایک ہمارے زرداری صاحب ہوں گے، دوسرے نواز شریف صاحب ہوں گے، تیسرے شوکت ترین صاحب خود ہوں گے، اگر ہم ان صاحبان کے پاس جائیں اور ان سے یہ کہیں کہ آپ اس مشکل ترین حالات سے پاکستان کو نکالیں، کوئی قباحت تو نہیں ہے۔ یہ ایک اچھی بات ہے کہ پاکستان ایک بحران میں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کی تجویز اسحاق ڈار صاحب نے note کر لی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جی ہاں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Leader of the House note کر رہے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: ہمارا مشکل ترین مسئلہ امن و امان کا ہے جب تک ہم باہر کے سرمایہ داروں کو ایک اعتماد confidence نہیں دیں گے، وہ اس وقت یہاں سرمایہ کاری نہیں کریں گے۔ اس لیے کہ جو بینکوں سے پیسہ نکالا جا رہا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں جو حالات ہیں، خودکش حملے ہیں، امن و امان کی صورت حال بالکل انتہائی خراب ہے تو اس کے لیے شوکت ترین اور موجودہ حکومت کے پاس، رضا صاحب involve ہوں کہ امن و امان بہتر بنانے کے لیے وہ کیا طریقہ کار ہے تاکہ ہم باہر کے لوگوں پر یہ توجہ دیں کہ آپ یہاں محفوظ ہیں، آپ کا سرمایہ بھی محفوظ ہے اور آپ خود بھی محفوظ ہیں تو پھر وہ یہاں آ کر سرمایہ کاری کریں گے۔ یہاں مشکل ترین مسئلہ امن و امان کا ہے جب تک پاکستان میں امن و امان کا مسئلہ حل نہیں ہو گا، اس وقت یہاں سرمایہ کار آ کر، سرمایہ کاری نہیں کریں گے۔

ایک تو tax چوری ہوتا ہے، بڑے بڑے لوگوں کے A/C یا airconditioners چلتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو 25 خاندان ہیں، پہلے 22 تھے، اب 33 ہو گئے ہیں، اگر ان پر taxes لاگو کیے جائیں اور جو عام food items ہیں جو سستے items ہیں، وہ بالکل free of taxes ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بڑے لوگ یہاں پر عیاشیاں کرتے ہیں اور آپ جا کر ایک ہوٹل میں 35000, 40000 کرایہ دیتے ہیں تو ایسے لوگوں پر tax لاگو کیا جائے تاکہ اس بحران میں کوئی فائدہ ہو تاکہ ملک کو بچایا جا سکے۔ Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much.

جی ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: کیا questions کرنا ضروری ہیں؟ جناب! اگر نہیں ہیں تو اس کو conclusion پر لے جائیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر: اب جو questions کرنا چاہتے ہیں، میں نے آپ کی تجویز انہیں سنا دی ہے۔ اب ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ صاحب question کرنا چاہ رہے ہیں، انہوں نے آپ کو بھی سن لیا but I have to give a chance۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Question تو کوئی نہیں ہے جو ان تقاریر، مشوروں اور سوالات کے بارے میں میرے ذہن میں ایک لطیفہ آیا ہے، میں سنا کر بس کرتا ہوں۔ چوہوں کی conference ہوئی تھی کہ بلی بہت تنگ کر رہی ہے اور وہ جب آتی ہے، دو چوہے کھا کر چلی جاتی ہے تو سارے چوہوں نے مل کر اپنی اپنی suggestions دیں کہ اب اگر آئی تو دس چوہے ایک پاؤں پکڑ لیں گے اور دس چوہے اس کے کان پکڑ لیں گے، اتنے چوہے اس کے پیٹ پر سوار ہو جائیں گے۔ ایک بوڑھا چوہا میرے جیسا اٹھا، اس نے کہا جب یہ میاؤں کرے گی تو اس کی میاؤں کو کون پکڑے گا۔ سارے چوہے بھاگ گئے، conference ختم ہو گئی، Senate کا اجلاس بھی ختم ہو گیا۔ ٹھیک ہے جی۔ پورے پاکستان میں سارے وزیر بننے کے لیے، سارے سفیر بننے کے لیے، سارے امیر بننے کے لیے، سارے کونسلر بننے کے لیے ملک کے اتنے ہمدرد بن کر کھڑے ہو کر گلے پھاڑ پھاڑ کے

چیخیں، ان کو خطابت کا ابجد بھی نہ آتا ہو، خطیب بن جاتے ہیں۔ اس ملک کے لیے اتنی بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں، اب وہ مر گئے ہیں، اب وہ فوت ہو گئے ہیں، اب ان کو ہیضہ پڑ گیا ہے کہ پانچ امیر کھڑے ہو کر نہیں کہتے کہ میں اپنی 10 فیصد آمدنی اس ملک کو دینے کے لیے تیار ہوں۔ حکومت کا ایک فیصد آدمی یہ نہیں کہہ رہا ہے کہ تمہارے دیے ہوئے پیسوں کی ضمانت دینے کے لیے میں تیار ہوں جب یہ نہیں ہیں تو بھائی جلسہ ختم کرو، اس بےچارے آدمی کو اتنی دیر سے بٹھا رکھا ہے، statment آتی ہے، کمزور ہو جائے گا۔ چھوڑو یہ کاروبار یار کچھ نہیں ہوتا، نہ ادھر سے کھڑے ہوتے۔ آپ کل election کروائیں، آپ دیکھیں کتنے ہمدرد کھڑے ہوتے ہیں جب تک غریبوں کا حق نہیں دیا جائے گا اور یہ وڈیرے، یہ سرمایہ دار اور بڑے کمانے والے کھڑے ہو کر کم از کم 10 فیصد جو کہ سب سے کم ratio اسلام نے رکھی ہے، وہ غریبوں کو دینے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ اس ملک کا کوئی کام سیدھا نہیں ہو گا، اس کی ساری کل بگڑی ہے۔

تار ٹوٹا ہو کہیں تو لگ سکے پیوند بھی

ہو سکے کیا جبکہ ٹوٹی ساری تان یاں

(اس موقع پر desks بجائے گئے)

جناب پریذائڈنگ آفیسر: چلے تو کٹ ہی جائے گا سفر آہستہ آہستہ۔ اب میں آج کے آخری مقرر جناب کامل علی آغا Leader of the Opposition سے درخواست کرتا ہوں کہ floor لیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! روایت چلی آ رہی ہے تو جناب چیئرمین! میں بالکل تھوڑا وقت لوں گا، مجھے احساس ہے کہ وقت بہت گزر چکا ہے اور جناب شوکت ترین صاحب بھی سوچتے ہوں گے، انہوں نے تو بڑے اچھے جذبے کے ساتھ یہ challenge قبول کیا تھا۔ وہ سوچتے ہوں گے کہ سر منڈاتے ہی اولے پڑنا شروع ہو گئے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو position ہے اس کے اندر point scoring کی بات نہیں ہونی چاہیے اور ہماری طرف سے باوجود اس کے کہ پوری کوشش رہی ہے کہ ہم وہ

رویہ نہ رکھیں جو ہمیشہ ایوان میں گزشتہ پانچ سالوں میں Opposition کی طرف سے روا رکھا گیا۔ اس کے باوجود کچھ باتیں ایسی کی جاتی ہیں، میں آج جن کا قطعی طور جواب نہیں دوں گا، کل جواب ضرور دوں گا، میں حق رکھتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ یہ جو crisis ہیں، ہمیں ان کے اندر نکلنے کی بات سوچنی چاہیے، کوئی طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ اس کے لیے سب سے اہمیت والی بات ہے، وہ یہ ہے کہ ہم سنجیدگی اختیارکریں اور گزشتہ 8 ماہ میں جو سنجیدگی اختیار کی گئی، وہ اس House میں مختلف دوستوں نے اس کو بیان کیا۔ خاص طور پر جو اقتصادی معاملات ہیں، اس میں جو رویہ رکھا گیا، کچھ کہا، کچھ سنا گیا اور اسے بدلا گیا۔ ڈار صاحب نے ایک فیصلہ کیا کہ Stock Exchange پر capital gain tax لاگو کیا جائے گا اور پتا نہیں نامعلوم وجوہات کی بناء پر اس کو بدلا گیا، میں نے اس House میں تذکرہ کیا تھا اور آج تک اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔

آج پھر ایک مرتبہ یہ سوچا جا رہا ہے اور شوکت ترین صاحب کا میں نے ایک statement پڑھا جس میں انہوں کہا کہ ہم ان crisis سے نکلنے کے لیے taxes لاگو کریں گے اور revenue generate کر کے اور اس میں انہوں نے بالخصوص Stock Exchange پر بھی جس میں 50 billion کے قریب کا تذکرہ ہوا۔ محترم ہارون خان نے بھی اس کا تذکرہ کیا اور بہت سارے دوستوں نے اس کو دہرایا بھی کہ جس میں 50 billion inject کیے جا رہے ہیں اور اس میں بھی کوئی وضاحت نہیں ہے کہ بظاہر تو 30 billion اور 20 billion کی تقسیم بڑے، چھوٹوں کے لیے کی گئی۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اعتماد سازی دوسرا عمل ہے جو کہ سنجیدگی کے بعد سب سے اہم ہے، اگر وہ نظر نہ آرہا ہو، وہ محسوس نہ کیا جا رہا ہو تو یہ investment ایک ایسی چیز ہے جو کہ اڑ جاتی ہے۔ جیسے ڈار صاحب نے فیصلہ کیا اور جو اس فیصلے کا نقصان ہونا تھا وہ ہو گیا، لیکن اس کے بعد اس کو نا معلوم وجوہات کی بنا پر واپس لے لیا گیا اور آج پھر یہ کہا جا رہا ہے کہ وہی عمل دہرانا ہے اور ٹیکس لگانا ہے۔ پھر ایک مرتبہ جو باقیات ہیں وہ بھی اڑ جائیں گی اور پھر پتا نہیں اس فیصلے پر عمل ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ وہی بات ہے کہ جیسے ہمارے لاہور میں کہتے ہیں کہ "سو گنڈے وی کھانے نے تے سو ڈنڈے وی کھانے نے"

میں پچھلے آٹھ ماہ سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ عمل جاری ہے، ایک وزارت جو کہ سب سے اہم ہے اور پوری حکومت کی کنجی اور چابی سمجھی جاتی ہے اس میں اتنی غیرسنجیدگی رہی ہے۔ جناب

چیئرمین! اس بات کو چھوڑ دیتے ہیں، یہ point scoring ہو سکتی ہے کہ 17 billion تھا، نہیں تھا، اتنا deficit تھا، اُتنا یہ تھا، اِتنا وہ تھا، عام آدمی کو ان چیزوں سے کوئی غرض نہیں ہے، عام آدمی یہ سوچتا ہے کہ مجھے کیا ملا؟ کل کیا تھا اور آج کیا ہے؟ آپ سینے پر ہاتھ رکھ کر سوچیں کہ کل عام آدمی آٹا کس بھاؤ میں خرید رہا تھا، بجلی کس ریٹ پر مل رہی تھی اور دیکھیں کہ کتنی لوڈشیڈنگ تھی۔ ہمارے اس ایوان میں اسی floor پر جب پریذائیڈنگ آفیسر صاحب آپ اِدھر تشریف فرما تھے تو یہاں پر جتوئی صاحب اور چیئرمین واپڈا کی بحث تھی اور جو محترم طارق حمید صاحب کا موقف آتا تھا، وہ کہتے تھے کہ میں تین گھنٹے سے کم لوڈشیڈنگ نہیں کر سکتا اور جتوئی صاحب یہاں کھڑے ہو کر کہتے تھے کہ نہیں میں management دوں گا اور آپ کو طریقہ کار بتاؤں گا، ہم لوڈشیڈنگ نہیں ہونے دیں گے، لوگ maximum شور کرتے تھے کہ بلوچستان میں تین گھنٹے، چار گھنٹے لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے، تو وہ نہیں مانتے تھے۔ بحث اڑھائی، تین اور آدھے گھنٹے کی تھی اور 3500 میگاواٹ کی short fall بتائی جاتی تھی۔ جناب! آج کیا قیامت آئی ہے کہ لاہور جیسے شہر میں، راولپنڈی اور اسلام آباد کے شہروں میں یہ حال ہے تو دیگر مضافات میں کیا حال ہو گا، اس کا تو اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس ratio سے بات کریں کہ جیسے مندوخیل صاحب بتا رہے ہیں کہ دس گھنٹے تھی تو یہاں بحث تھی تین گھنٹے کی تو پھر میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں پر قیامت ہو گی۔ جب آج شہروں میں 16 گھنٹے ہو رہی ہے تو پھر وہاں پر جہاں پر مندوخیل صاحب کہتے ہیں تو وہاں تو اس وقت قیامت آئی ہوئی ہو گی۔

میں یہ کہتا ہوں کہ ہم اس بحث سے نکل جائیں۔ میرے خیال میں آج جو کرنل مشہدی صاحب نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ وراثت کا مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے۔ نو ماہ گزر گئے ہیں، نیا وارث آنے والا ہے، وہ پچھلی بحث تو ختم، پچھلا وارث تو گیا، ہمیں اُس وراثت کا تذکرہ چھوڑ دینا چاہیے۔اب نیا ہمیں دیکھنا چاہیے کہ کیا کیا، کیا ہوا اور کیا ہونے جا رہا ہے۔

محترم چیئرمین! آپ دیکھیں کہ آج 158 ڈالر سے تیل 60 پر آ گیا ہے اور عوام پر کیا قیامت گزر رہی ہے، کیا وجوہات ہیں اور وہ کیا سوچ رہے ہیں کہ یہ حکومت ہم سے 160 کی قیمت لے رہی ہے اور وہ 60 میں خرید رہی ہے اور ہمیں کوئی relief نہیں مل رہی۔ آپ حقائق پر جائیں اور ہمیں یہ باتیں چھوڑنی ہوں گی۔ آج مجھے ایک دوست نے بتایا اور میں حیران ہوں کہ ان

حالات میں بھی ایسے معاملات چل رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! دادو شوگر مل جس کے بارے میں کہ آپ لوگوں نے اس وقت بہت وا ویلا کیا اور خاص طور پر لیاقت جتوئی صاحب نے بہت وا ویلا کیا تھا کہ یہ دادو شوگر مل میرے حلقے میں واقع ہے' یہ ہم 42 کروڑ میں نہیں بکنے دیں گے' 42 کروڑ روپے کی bid آئی تھی۔ جناب مجھے افسوس ہوا ہے کہ اس کو اب نو کروڑ روپے میں دے دیا گیا ہے' یہ افسوسناک واقعہ ہے کہ ایک طرف قوم کی یہ حالت ہے اور ایک طرف سنجیدگی کی یہ حالت ہے۔ قادر پور فیلڈ کی باتیں کی جا رہی ہیں۔ جناب! آپ گیس کی قیمت میں 31% پہلے ہی اضافہ کر رہے ہیں اور اگر آپ نے یہ اس نازک موقع پر privatize کر دی تو مہنگائی کا طوفان آجائے گا۔ Power stations پہلے ہی گیس سے محروم ہیں تو کیا ہو گا' وہ تو پہلے ہی کہہ رہے ہیں کہ اتنی مہنگی گیس اور تیل لے کر ہم generation نہیں کر سکتے۔ اس قوم کو یہ بھی بتایا جائے کہ یہ بجلی گئی کہاں؟ یہ 7,8,9 ہزار کی short fall کہاں سے آ گئی ہے؟ یہ تو وہ لوگ ہیں جو کہ آپ کے ہاتھوں کے بچے تھے' آپ نے ان کو پالا' آپ نے ان کو IPP's کے ذریعے آگے کیا اور آج یہ آپ کو چھوڑ کر کیوں بھاگ رہے ہیں۔ اس قوم کو حقائق بیان کیے جائیں' سچ بیان کیا جائے کیوں ان کو پیسے نہیں مل رہے ہیں اور اگر ملے ہیں تو وہ لوگ کہاں گئے ہیں؟ کیا اس ملک سے بھاگ گئے ہیں؟ اور کیوں بھاگ گئے ہیں' ان کو کیا فائدہ ہوا؟

جناب! عوام بہت باشعور ہے' آج ہمارے وزیراعظم اور صدر صاحب باہر جاتے ہیں تو عوام میں یہ باتیں penetrate ہو رہی ہیں کہ یہ خالی ہاتھ آئے ہیں' انہوں نے کہا پہلے اپنے پیسے لاؤ' پھر ہم تمہیں دیں گے' اپنے پیسے باہر ہیں اور ہم سے مانگنے آ گئے ہو' ہم نہیں دیتے۔ عام آدمی یہ بات کر رہا ہے۔ ہمیں سنجیدگی سے سوچنا ہو گا' یہ point scoring نہیں ہے' ہم بیٹھ کر ان مسائل کا حل سوچیں۔ عوام کے سامنے معاملات بالکل مختلف ہیں' عوام تکلیف میں ہیں اور ہو سکتا ہے کل بھی تکلیف میں ہوں لیکن آج ان کو تکلیف ہے کہ آٹا 13 روپے کا بک رہا ہے۔ جو آج آٹے کی قیمت ہے وہ آپ جا کر سرحد' بلوچستان' سندھ اور پنجاب سے پوچھ لیں۔ عام آدمی کا مسئلہ آٹا' گھی' دال' چاول' روٹی' بجلی اور پٹرول ہے۔

آپ ڈالر رکھنے کے چکروں میں اور اس قسم کی بحث جاری رکھیں کہ جیسے ڈاکٹر صاحب صحیح فرما رہے تھے کہ ایسے الفاظ جو عوام کی سمجھ میں نہیں آتے اس سے عوام کیا assess

کرے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اس عوام کی بالادستی یہ ہے کہ ہم وہ باتیں اور عمل کریں کہ جس سے عوام کو فائدہ ہو۔ جناب! میرا یہی سوال ہے کہ اُسی قیمت پر چیزیں واپس لانے اور فراہمی کا بندوبست کرنے کے لیے آپ کے پاس کیا پروگرام ہے اور آپ کب تک کرلیں گے؟ اس قوم کو یہ بتائیں۔ دوسرا سوال کوئی نہیں جو کہ عوام کے مقاصد کو پورا کرتا ہو۔ بہت شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Yes, Mr. Azam Swati.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب پریذائیڈنگ آفیسر! اپوزیشن لیڈر نے ایک بڑا valid question اس ایوان میں raise کیا ہے کہ 42 crore versus 9 crore Dadu Sugar Mills میرا یہ خیال ہے کہ پردہ اٹھانا چاہیے کہ کس نے خریدا اور کس نے بیچا؟ یہ قوم اور ملک کی دولت ہے اگر یہ حقیقت ہے تو میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ اس ایوان کو بتایا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Thank you very much. تشریف رکھیے۔ سوال ہو گیا ہے اور فنانس ایڈوائزر صاحب نے سن بھی لیا ہے۔اس سے پہلے کہ میں فنانس ایڈوائزر صاحب کو floor دوں۔ دو باتیں کہنا بہت ضروری ہیں۔ ایک تو بہت معیاری تقاریر ہوئیں ہیں اور بڑے incisive questions ہوئے اور فنانس ایڈوائزر صاحب نے بڑے حوصلے سے ان کو سنا اور مجھے امید ہے کہ بڑے مدلل اور مفصل جوابات آئیں گے۔ اور دوسرا جس طرح یہاں پر concern کا اظہار کیا جا رہا ہے قومی issues پر مجھے پورا یقین ہے کہ قومی Leadership خواہ وہ divide کی کسی طرف ہو اور خاص طور پر وہ جن کے اوپر اس نازک وقت میں یہ اہم ذمہ داریاں ہیں وہ اس سے غافل قطعاً نہیں ہیں وہ اس پر دھیان بھی کر رہے ہیں اور وہ اپنی کوشش بھی جاری رکھیں گے اور مسئلے کا حل اسی طرح سے سامنے آئے گا کہ دونوں طرف سے مثبت تجاویز آج آئیں وہ تجاویز آتی رہیں۔ ان تجاویز کے ذریعے ہم اپنے نظام کی مانیٹرنگ بھی کرسکتے ہیں اور مانیٹرنگ کے ساتھ ساتھ ہم اپنی Leadership تک اپنا vision پہنچاتے ہیں یہ بہت ضروری عمل ہے اس کو جاری رہنا چاہیے Now I request the honourable Finance Advisor

to take the floor.

جناب شوکت فیاض احمد ترین (مشیر برائے خزانہ): Thank you Mr. Chairman. بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایک تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو میں نے آج روڈ میپ دیا تو میں نے یہ ضرور کہا کہ ہمارا جو پلاننگ کا فقدان رہا ہے پچھلی کئی دہائیوں میں اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم سب اپنا پلان دے دیتے تھے اور اس کے درمیان میں کچھ stakeholders کی کوئی input نہیں ہوتی تھی اور اس کے اوپر کوئی thought process نہیں ہوتا تھا کہ bottoms up ہو اور اس وجہ سے وہ disconnect ہوجاتا تھا اس کی implementation ظاہر ہے دھری کی دھری رہ جائے گی۔ اگر کچھ لوگ یہاں بزنس کرتے ہیں اور ویسے بھی اپنے آپ جو زراعت میں جاتے ہیں یا کسی میں بھی جاتے ہیں تو پہلے پلاننگ کرتے ہیں اور پلاننگ کے درمیان میں جو stakeholders ہوتے ہیں اگر آپ کے farmer ہیں یا land lords ہیں یا آپ کی زمینیں ہیں تو آپ farmer کے ساتھ بیٹھ کر بھی پوچھتے ہیں کہ تمہاری کیا ضروریات ہیں۔ ہم کس طریقے سے یہ فصلیں اگائیں۔ وہی بات world میں بھی ہوتی ہے کہ

what should we do about it when you make a plan you also just make sure that all the inputs of all the stakeholders are with you so that there is a kind of win-win situation

اور جس کو کہتے ہیں buy in , plan ہوگا تو implementation اچھی ہوگی۔ پہلے تو یہ ہے کہ یہ جو میں نے روڈ میپ دیا ہے میں نے آپ کو یہ ضرور کہا کہ اس کے بیچ میں اب وہ stakeholders جو بیٹھ کے detailed plan اس پر بنائیں گے اور آپ کو اگلے چھ ہفتوں اور آٹھ ہفتوں کے اندر اندر یہ بالکل پیش کردیا جائے گا تو اس لیے کئی سوالات اس میں آئے کہ کیا آپ نے پانی کے بارے میں سوچا؟ پانی کا ذکر نہیں کیا تو میں وہ آپ کو ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ جب یہ detailed plan آئے گا تو ہر areas میں whether Agriculture, manufacturing, human resource development, energy plan کسی نے کہا کہ alternate energy کے بارے میں ذکر نہیں کیا۔ میں تو کوئی comprehensive

economic plan تو پیش نہیں کرنے آیا تھا میں تو آپ کو روڈ میپ دکھانے آیا تھا کہ بھائی یہ ہمارے issues ہیں اور ہم ان کو اس طریقے سے طے کرنا چاہتے ہیں۔انشاء اللہ روڈ میپ آپ کو detailed road map ہوگا ہر ایریا کا وہ آپ کے سامنے آئے گا اور نہ کہ صرف سامنے آئے گا بلکہ آپ لوگوں کے ساتھ مشاورت کی جائے گی۔

All those people who are actually stakeholders each one of those areas will have to be consulted. So, I will, say rest assured, it is not going to be done by a few people, two intellectuals sitting in a drawing room or in some Ministries. It will be done with the help of the stakeholders.

اب میں جو issues ہیں ان کو handle کرنا چاہتا ہوں ۔پہلی بات تو یہ ہے کہ IMF programme کی بات ہو رہی تھی۔ میں تو آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ if I will have my way I will not like to have IMF programme. میں پہلے بھی clearly کہہ چکا ہوں that then what you have to do you know, let us see what is staring in our eyes and our face. The very fact is جیسا کہ ڈار صاحب نے کہا کہ میں نے 1998-99 میں IMF کو accept نہیں کیا تھا۔ ڈار صاحب کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اس وقت چالیس بلین کی imports نہیں تھیں۔ اس وقت every month جو ہے 1.5 billion dollar کا current account deficit نہیں تھا ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس وقت imports بارہ بلین تھی export آٹھ بلین تھی چار بلین کا total deficit تھا اس میں remittance بھی آ جاتا تھا تو کسی سے پانچ ملین ڈالر لے لیا یا سعودی عرب سے 100,000 Barrel تیل کی deferred payment مل گئی تو اس سے کافی help ہو جاتی تھی، لیکن آج آپ کا issue یہ ہے you are sitting on a monster آپ لوگوں نے imports کو چالیس ارب ڈالر کردیا ہے اور exports آپ کی بیس ارب ڈالر ہے۔ آپ کے پاس اس وقت جو balance of trade deficit بیس ارب ڈالر کا ہے اور اس میں آپ بیچ میں اور بھی چیزیں لے کر چلتے ہیں debt payment etc.

مجھے You are hitting by 1.5 billion dollars a month in current account debt.

آپ بتائیں کہ کیا طریقہ میرے لیے اور ہوسکتا ہے ۔ ہم فرینڈز کے پاس جا چکے ہیں ، ہم نے

ایک step لیا ہے اور ہم کہیں کہ ٹھیک ہے ہمیں یہ چیزیں نہیں چاہیں تو کیا ایسی چیز ہے کہ جو ہمیں کسی طریقے سے ملے وہ IMF سے اچھی ملے۔ تو میں نے آپ کے سامنے یہ ذکر کیا کہ یہ قدرتی sentiment change ہو چکا ہے ۔ Mr. Purtigal, who was Deputy Finance Minister of Brazil that suffered IMF programmes in the 90s ان سب نے suffer کیا تو جب IMF programme نے shape change کرنی کوشش کی ہے and I think you should know کہ IMF پچھلے کچھ سات آٹھ دس سال میں انہوں نے کوئی کام نہیں کیا ۔ because دنیا کی growth rate progession پر تھا تو دنیا میں کسی کو apart from one or two countries کسی کو IMF کی ضرورت نہیں پڑی۔ انہوں نے اپنے آپ کو change کرنے کی کوشش کی۔ کس طرح انہوں نے ہمیں یہ کہا آپ اپنا پلان ہمیں بتائیں ۔ آپ کا پلان کیا اس لیے نہیں بتایا کہ وہ دیکھیں کہ اس میں conditionality اپنی fit کرسکتے ہیں یا نہیں ۔ اس لیے انہوں نے بتایا کہ دو سال کے درمیان when we are seeing we will glide without the IMF programme کہ ہمارے پروگرام میں اتنی strength ہے کہ ہم نکل سکیں گے کہ نہیں نکل سکیں گے۔ کیا جو ہم numbers دے رہے ہیں یا ہم projection کر رہے ہیں کیا یہ ہماری realistic projection ہے یا نہیں ہے ؟ Otherwise ہمارا deficit ہم نے جو کہا وہ انہوں نے مانا۔ ہم نے جو کہا کہ ہم Central Bank سے ہم outstanding balance zero رکھنا چاہتے ہیں کیوں کہ ہمیں پتا ہے کہ یہ inflationary ہے۔ ہم نے جب ان کو یہ کہا کہ ٹیکس GDP ratio بڑھانا چاہتے ہیں تو I mean although جو ہم کرنا چاہتے تھے ہمارے جو بجٹ میں ہے وہ اگر اس کو accept کرکے کہتے ہیں کہ ہاں we endorse this and we think your plan is strong enough کیوں کہ you will be able to get out in two years تو اس میں کیا قباحت ایسی ہے ہمارے لیے؟ اور کوئی چوائس بھی نہیں ہے اور ہمیں سستے پیسوں پر ملتے ہیں تو I think as a last option, I think we should be able to consider that and that is and I think رضا ربانی صاحب سے بات ہوئی ۔ antilabour, antipoverty absolutely ہمارے پلان میں جو ہے کہ ہم poverty alleviation measures لیں گے وہ ہمارے پلان میں ہے۔ ہمارے پلان میں

ہے کہ ہم نے Agriculture پر زور دینا ہے اور اس کو بڑھانا ہے وہ ہمارے پلان میں ہے۔ ہمارے پلان میں ہے کہ ہم نے مینوفیکچرنگ وغیرہ کو restructure کرنا ہے اور اس میں ہمیں جو بھی مراعات دینی پڑیں ہم دیں گے وہ ہمارے پلان میں ہے۔ So, all I am saying is کہ all these things happen. Look at that and frankly they have not told us what additionally they want from us یہ بالکل صحیح ہے کہ ایک چیز کے اوپر جس پر ہماری بحث ہو رہی ہے اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ابھی بھی آپ کی economy over heated ہے in a sense کہ demand is out stepping supply and your inflation is, core inflation, non food, non oil, it means energy کو ہٹا دیں food prices کو ہٹا دیں تو جو آپ کی basic core inflation ہے وہ ابھی بھی 17% plus ہے اس کو آپ کیسے control کریں گے and with interest rate of 13%. Obviously ہماری بحث یہ ہے کہ basically ہم جو policy action ابھی تک لے چکے ہیں آپ اس کا result دیکھنے دیجئے اس کو چھ سے آٹھ مہینے لگتے ہیں

and they have not affected them we will see. So, that debate is there and we have a difference of opinion, but otherwise they have not given us any conditionality. So, I want to kill the IMF thing overhere, it is not our choice, it is basically If they endorse our plan and if they put cheap money on the table then I think, as a last resort I will certainly like, I recommend to my government to have a look at it rather than go into default and you know we have faced the spectre that reached continously.................

آپ نے دیکھا کہ ساری rating agencies ہیں یہ ابھی ایک دم ہوشیار ہوگئی ہیں۔ پندرہ دنوں میں انہوں نے دو دفعہ ہمیں down grade کیا Why? Because they see our reserves going down. Every week they see our reserves going down اور دوسری بات I think, بہت سے لوگوں نے آج کی ہے اور یہ صحیح بات کی ہے کہ جب تک آپ confidence

build نہیں کریں گے۔ ہم جس کو جتنے ڈنڈے ماریں اور جو کہیں ہم، پیسہ واپس اس وقت آئے گا جو mattress کے نیچے گیا یا باہر گیا ہے ان چند مہینوں میں۔جب confidence واپس آئے گا آپ basically روپے کی قیمت کو restore کریں گے۔ ڈار صاحب نے بھی یہی کہا ہے اور بالکل صحیح کہا ہے کہ جب تک آپ اس کو دوسری طرف پر نہیں لے کے جائیں گے اس وقت تک آپ کا جو آدمی اس وقت انتظار کر رہا ہے کہ روپیہ اور گرے گا اور گرے گا وہ اپنی saving dollars میں رکھے گا۔ ہو یہ رہا ہے لوگ basically اپنی rupees کی جو saving ہے وہ convert کی ڈالر میں یا یہاں رکھی ہوئی ہے یا باہر بھیجی ہوئی ہے، لیکن جس وقت ان کو یہ معلوم ہوگا کہ یہ بیاسی کا روپیہ جو ہے یہ پچھتر کی طرف جا رہا ہے اور ان کو cost pay کرنا پڑ رہی ہے 18% for the funding of that position, then I like to see کہ کتنے لوگ باہر پیسے رکھتے ہیں۔ ہمیں economic measures کے through یہ چیزیں کرنی چاہییں۔ ہم کو administrative measures بھی کرنا چاہییں اس دنیا کے بیچ میں۔ آج کی دنیا میں جب کہ وہ free world ہے You just cannot have, you know, administrative measures like چار بندوں کو ٹانگ دو، یہ کرو۔ وہ بھی ہمیں obviously کو دیکھنا چاہیے، tighten up کرنا چاہیے۔ But جو liberalization ہم کر چکے ہیں not rule on foreign exchange and ہم کر چکے ہیں liberalization جو this government but other, you know, in the last several years اس کو اگر اس وقت آپ ہاتھ بھی لگائیں گے تو confidence کو اور دھچکا لگائیں گے تو I think what we need to do is we should desist from saying کہ ہم کوئی ایسے rules and regulations لائیں گے جس میں کسی کی بھی foreign currency ہے اس کو ہاتھ لگائیں گے۔ ایران کے بارے میں بات ہوئی بالکل ایران نے help کرنے کے لئے کہا ہے اور ہم لوگ consider کر رہے ہیں، لیکن ایران کے تیل کے ساتھ issue ہے۔ Its a heavy crude ہمارے پاس جو ساری refineries وغیرہ ہیں جو ہم استعمال کرتے ہیں وہ ہم light crude کرتے ہیں اور سب ہی semi light کرتے ہیں۔ ہماری ایک ہی refinery ہے جو heavy crude BOSI car کرتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اس کو consider نہیں کر رہے I think ہمارے brotherly

I think ہیں تو country نے یہ کہا ہے اور یہ ایک مشکل وقت میں وہ ہمارے لئے سامنے آئے ہیں تو I think

appreciate کہ اس کو کیسے دیکھا جائے اور our leadership is seriously considering کیا جائے۔

is it conspiracy, is it کہا کہ obviously پروفیسر خورشید صاحب نے I think پھر

a pressure, diplomatic pressure کہ سارے لوگ آپ کو IMF کی طرف لے جا رہے ہیں۔ میں اس floor پر آج admit کرتا ہوں کہ آپ جس سے بھی بات کریں یہ ضرور ہے کہ آپ کا friend ہے یا IFIs ہے وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہاں! ہاں! ہم آپ کو پیسے ضرور دیں گے but by the way آپ کا جو plan ہے اس کو دیکھتے ہوئے کیونکہ ہم تو اس کو evaluate نہیں کرتے وہ IMF کو دکھا تو دیں اس کی endorsement تو لے لیں۔ بے شک اس سے پیسے نہ لیں لیکن endorsement تو کروا دیں۔ So everybody is now looking at کہ ایک قسم کی کوئی approval کی stamp جو ہے ہماری you know, IMF کی طرف سے ہونی چاہیے۔ So I think whenever we go to our friends they are also saying یار آپ اپنا plan IMF کو دکھا تو دیں۔ Article 4 کے تحت تو وہ ہماری assessment کرتے رہتے ہیں۔ اور وہ آئے بھی ستمبر میں .you know اب جو بیٹھ کر انہوں نے detail کو دوبئی میں بیٹھ کر دیکھا ہے and hopefully if just basically endorse, this is a doable home grown plan. Then I think the friends of Pakistan will also get activated and I can tell you انہیں سوالوں میں ایک سوال آیا ہے کہ کون کون سے ایسے دوست ہیں جنہوں نے interest show کیا۔ سارے دوست interested ضرور ہیں لیکن تھوڑی سی جھجھک ہے کہ کیا ان کا جو ابھی پلان ہے Would they be able to get out of this سارے کے سارے mess in two years or three years time? اس وقت endorsement کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ IMF کی طرف سے endorsement ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی ہے whether with money or without money تو یہ جو چیز ہے اس کو آپ جس طرح مرضی سمجھ لیں لیکن ہم کسی trap میں پڑنے کی کوشش نہیں کر رہے۔

We basically will do it an our terms. We know and I said that at the outset

ہم نے اپنے پیر پر کھڑا ہونا ہے----- this government is an وہ جو plan آپ کو اس لئے

دیا گیا کہ یہ ہمارا plan ہے جس کی وجہ سے ہم نے اپنے fiscal side کو بھی کنٹرول کرنا ہے

اور obviously our exchange rates and of course emphasis is on our

پر balance of payment اپنی نے ہم productive sections, you know, economy

بھی زور دینا ہے so that دو سال کے بعد ہم یہ نہ کریں پھر سے پھر مڑ کر دیکھیں کہ پھر وہیں

کھڑے ہیں جہاں پر دس سال پہلے کھڑے تھے۔

I think, we are not falling to any trap. IMF

کے bad experiences ہمیں بھی ہوئے ہیں Latin America میں بہت ملکوں کو ہوئے

ہیں۔ But as the matter of fact, when just Mr. Portgal talked to me اس نے کہا

Mr. Tareen we actually learned a lot from IMF and we are basically now

trying to be a different institution پروفیسر غورشید صاحب نے یہ کہا کہ

market versus socialism and we are confused. I do not think we are confused. I think there are three different kind of models today in the world and I am no economist frankly and I am no expert but I know this there is embargo which is totally free market, which is like the US. Total free marketing you do not even have any bank which is owned by the or until recently you did not have a bank which is owned by the government. And then there are other side which is China, which obviously is pretty controlled. Whatever, you know, initiated they are taken on the free market but it's said in controlled economy. But in between there are countries like Britain and others where social

جو net ہے وہ آپ کو حکومت provide کرتی ہے۔ آپ کی جو health care ہے یا اگر آپ

کا job نہیں ہے تو انہوں نے social security کا mechanism create کیا ہوا ہے جس

میں social net provide کرتی ہے so we are no confused. We know that ہم نے

اپنی economy جو چلاتی ہے وہ اس میں جب تک مارکیٹ کا دخل نہیں ہو گا وہ efficient نہیں ہو گی لیکن

of course , social responsibility towards our citizens belongs to theGovernment of Pakistan and I think , if you see now , I think even theUSA obviously has realised and you know both the candidates , democrat andrepublican they are talking about , you know , health care and all thosethings which they have to provide to the people , you know , US and alsothe financial structure which has collapsed , you know , and they have tomove in to take some shareholding from the banks . So I think the world is coming , the pendulum is coming somewhere in the middle. We believe that

مارکیٹ کو جانتے ہیں۔ مارکیٹ کو چلا سکتے ہیں لیکن social جو responsibility ہے وہ ہم private sector یا کسی اور کو نہیں دے سکتے۔ اس میں ہمارا عمل دخل ہو گا۔ Especially the poorer side of population کے لئے ہمیں جو بھی کرنا پڑا۔ ہم کریں گے۔

کرپشن کی بات ہوئی کہ کرپشن کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں۔ میں نے پہلے بھی آپ کو کہا کہ administrative machinery کے لئے At best they are not motivated. But of course میں جس بینک کو چلاتا تھا اس کے نمبر ۲ کو دس لاکھ مہینے کی تنخواہ ملتی تھی۔ آپ دیکھیں Secretary to the Government اس کو کتنی ملی ہے یا دوسروں کو کتنی ملتی ہے۔ جب آپ اتنی disparity کر دیں گے تو ہو گا کیا۔ Obviously انہوں نے بھی اپنے بچوں کو پڑھانا ہے تو کرپشن اگر کسی قسم کی نہیں تو ظاہر ہے وہ اپنا interest کھو بیٹھیں گے۔ I have said to consolidate and upgrade, you know, administration

وہ because obviously they are human beings like us. So I think corruption تو ادھر شروع ہوتی ہے جب آپ کے اوپر سے governance جو ہے وہ fail ہوتی ہے۔

It is the governance issue . We are failed to be good managers as

governments , various governments I am not saying about one government or two governments. Last 30 years

ہم نے اس چیز کو بھلا دیا ہے کہ جو administrative machinery ہے اس کو ہم نے basically ایک world class بنانا ہے۔ ہمارا یہ مقصد ہے کہ ہم نے اس machinery کو، ہم نے government میں employer of choice اس میں جو جو چیز ہمیں کرنی پڑی ان کو upgrade کرنا ہے Skills update. کرنی ہے And obviously with all this means کہ good governance means, there is no corruption. We will not tolerate that اور اس کے لئے بھی

obviously all you have to put system in place and, clearly, that is a big challenge and I told you. I said this is politically explosive, it is very difficult, but I think, we cannot we have to bell this cat, we have to move forward.

اب ڈار صاحب نے flexible exchange rate کی بات کی، ڈار صاحب کا point یہ ہے کہ آپ کے پاس exportable surplus نہیں ہے اگر آپ exhange rate نیچے لے کر آئیں گے تو اس سے فائدہ کس کو ہو گا۔ دیکھیں جی اب economy اس level پر پہنچ گئی ہے کہ آپ کے پاس کئی ایسی mills ہیں جو اس وقت بند پڑی ہیں - اس وقت exchange competitivness کی وجہ سے بہت سے spinning mills بند پڑی ہیں۔

So the minute you reduce, you bring the rupee to a right value, you will create, obviously, the incentives for some of these mills to start just rolling up so exchange rate

جو ہے it's absolutely right کہ speculator بالکل دوسری side کی طرف لے گیا ہے اور اس میں میں دو چار لوگوں کے اور بھی جواب دے دوں کہ ہم نے کیا کیا۔ حکومت نے کیا کیا اس کو روکنے کے لئے؟ حکومت اس وقت کر کیا سکتی ہے؟

آپ کے پاس اگر ساڑھے تین بلین ڈالر reserves ہوں اور آپ کو پتا ہو کہ ایک مہینے،

ڈیڑھ مہینے کے آپ کے پاس import کے لئے پیسے ہوں تو آپ اس currency speculation کو fight کریں گے یا import کے لئے پیسے رکھیں گے؟

What else do you have? Would go on to impose restrictions? Like you closedown the economy again. I do not think that is the answer. The answer is that you basically bring the confidence back and to bring the confidence back, is you should demonstrate to the public at large

کہ آپ کے پاس اتنے پیسے ہیں کہ اب بیٹا اگر تم نے پیسے ڈالر میں رکھنے ہیں تو it will cost you now. It will cost you.in the exchange rate. So I think what we need to do is and I think جس پر میں agree کرتا ہوں ڈار صاحب کے ساتھ کہ You cannot have a rupee which is sliding so اس کو کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ

We bring down our inflation. We bring down our inflation so that interest rates come down, so we have a stable environment and that is how you have a stability in currency. Artificially.

آپ تھوڑی دیر کے لئے کر دیں گے لیکن اگر تھوڑی دیر کے لئے آپ کریں گے تو وہ وہی کریں گے، جو پچھلے تین سال میں ہوا کہ آپ کی local industry uncompetitive ہو گی اور آپ کی imports cheap ہوں گی۔

So you need to bring down your inflation, so that it should be within 5% that is how you give stability to your currency and that is why in all over the world now people fight inflation. Number one enemy is inflation. They have been facing targets and they don't have any targets now.

اب سوال یہ ہے کہ ہم نے agriculture کی prices بڑھا دی ہیں تو اس سے inflation اور بڑھ جائے گا۔ اب ہم wheat کو 950 روپے پر لے گئے ہیں، اس سے inflation اور بڑھ جائے گا۔ میرا نظریہ اس سے مختلف ہے۔ اگر آپ ان کو صحیح prices نہیں دیں گے، international

prices کے قریب قریب تو پھر کیا ہو گا؟ اردگرد والے ملک تو آپ کی طرح نہیں ہیں' ادھر تو وہی prices ہیں تو what has happened to our wheat, I think یہی الزام ہے کہ وہ افغانستان جا کر smuggle ہو رہی ہے ۔ Wheat just went to Afghanistan, Wheat went to India, what is happening to your fertilizer even آپ نے اسے subsidize کر کے دیا ہوا ہے ' وہ کہاں جا رہا ہے ؟ .So, the minute you borders آپ ایک طرف تو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے' آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ اسے روک لیں گے ۔ دوسری بات ' .You see, middle man makes the money آپ نے تو 625 روپے کر دیے' لوگوں نے جا کر hoard کر دی اور آپ کے consumers کو تو اسی price پر مل رہی ہے

except you were short either it got smuggled or these guys hoard it and then you thought that you are short, you went and imported it at 11 hundred rupees.

کم از کم اس کو پہلے ہی اتنا دے دو تاکہ گندم آپ کے پاس بھی کافی آئے' حکومت کے پاس جب short ہو جائے گی تو وہ آپ کو دے دیں گے اور smuggle نہیں ہو گی۔ My own sense is کہ جب تک آپ internation prices لوگوں کو نہیں دیں گے اور اگر ان کا خیال یہ ہے کہ انہیں صحیح price نہیں ملے گی تو وہ sector میں grow نہیں کرے گا۔ Why should agriculture subsidize the whole country? وہ farmer کیوں ہر وقت subsidy دے ؟ میرے خیال میں کسی نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ اس قسم کے tax already دے رہے ہیں۔ میں بالکل agree کرتا ہوں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میں اس بحث میں بعد میں پڑوں گا کہ ہم اس بارے میں taxes کی بات کریں یا کس قسم کی بات کریں۔ رہی بات یہ کہ

Agriculture has to be treated like any other business, like any other part of the government. They must get the real value for their produce and if you want to then subsidize somebody, because there are certain sections of the population who actually cannot afford it.

ان کو direct جا کر subsidy دیں۔ اس کو targetted subsidy دیں لیکن why should the middle man make the money. Middle man کیوں اس ملک کے اندر موٹا ہوتا جا رہا ہے؟ This is where we actually have to pay attention. آج کاٹن کے اوپر جو آپ کا Newyork contract سے ہے ہم نے اس کی worth package پر کام کیا ہے اور اگر ہم آج اس کو import کریں گے تو وہ ہمیں 1600 روپے فی bale پڑے گی۔ آپ کی market میں یہ اس وقت 1200/1100 روپے ہے۔

My point is that there has to be some kind of rationalization over here. I think what we are saying is that you got to actually start paying everybody the right price for their produce and for their effort i.e., business or it is agriculture and then everybody is making a reasonable money

کیونکہ جب international price ہو گی تو ظاہر ہے اس میں اس کا profit وغیرہ بھی built in ہو گا۔ And then you go back and say ہر آدمی جو profit اس جگہ بناتا ہے there should be two type of taxes; income tax and consumption tax. آپ tax کو over a period of time ختم کریں۔ جب economy grow کرے گی، لوگوں کی income بڑھے گی تو tax بڑھے گا rather than presumptive taxes, withholding taxes. بجلی پر ٹیکس۔ مطلب یہ ہے کہ بجلی کے بلوں میں ہم نے ٹی وی کے ٹیکس ڈالے ہوئے ہیں۔

Why did we do that? We did that because we want to gather more revenues and we did not have the ability nor the desire nor the will to actually grow and tax the people. We all know they are evading tax. So,

ہمیں وہ change کرنا ہے۔ میرے خیال میں ہم لوگوں نے بیٹھ کر اس پر پوری بحث کرنی ہے۔ اس taxation system کو ہم نے progressive بنانا ہے، جس طرح میں نے کہا کہ دو قسم کے taxes ہونے چاہییں اور اس کے بعد پھر ہم سب کے پاس جائیں اور ان سے بیٹھ کر بات کریں۔ We need to be pro-active in terms of consultation with all the

segments of our society and say now let us see اگر آپ سب نے کچھ نہ کچھ contribute کرنا ہے کیونکہ جب کسی نے مجھے یہ کہا، میرے خیال میں ڈاکٹر صفدر صاحب نے کہا، ڈاکٹر صاحب! اگر آپ نے سات سے آٹھ فیصد، نو فیصد ترقی نہیں کی تو آپ develop country نہیں بن سکیں گے، consistently آپ کو سات سے آٹھ فیصد پر جانا پڑے گا اور اس پر جانے کے لیے 10% tax and GDP ratio نہیں چلے گی۔ I think you will have to get 15%. اب جتنے بھی ملک ہیں جنھوں نے ترقی کی ہے whether it is Malaysia, Holland etc., ان کے tax اور GDP کی ratio 15% سے زیادہ ہے۔ So, I think what we need to do is اس پر ہم سب سر جوڑ کر بیٹھیں اور اس میں دیکھیں کہ ہم نے اس کو کیسے بنانا ہے۔

یہاں یہ بات ہوئی کہ کس ملک نے ہماری help کی ہے۔ Let me tell you that ADB کا ہمارے پاس پانچ سو ملین ڈالر آیا ہوا ہے اور ان کے کچھ اور programs ہیں۔ ورلڈ بنک کی pipeline 1.4 billion dollar چل رہی ہے۔ ملکوں میں سے China obviously when we went to China تو چائنا اپنا ایک delegation یہاں بھیج رہا ہے اور وہ یہ دیکھ رہا ہے کہ کونسے projects پر وہ invest کر سکتے ہیں۔

As of now money coming directly from the countries has not come through and the meeting of Friends of Pakistan would be in middle of November.

اس میں وہ آ کر ہمیں بتائیں گے کہ وہ کیا کیا کر سکتے ہیں۔ اس میں بھی ہم نے یہ کہا ہے کہ آپ ایک menu بنائیں، ضروری نہیں ہے کہ آپ ہر ملک کو جا کر کہیں کہ ہمیں cash چاہیے۔ آپ menu یہ بنائیں کہ کسی سے ہم تیل لے سکتے ہیں، کسی سے ہم scrutiny of workers remittance کرا سکتے ہیں۔ اسی طرح ہم نے امریکہ اور یورپ کو بالکل یہ کہا ہے کہ ہمیں آپ کی market access چاہیے۔ ہم تو آپ کو بڑی دیر سے کہہ رہے ہیں لیکن آپ نے ابھی تک کچھ نہیں کیا۔

We need market access from US. Then we have got one and half billion

dollars which they have promised us.

ہمیں یہ چاہیے کہ ہم میں سے ہر ایک ایک menu بنائے اور اپنے دوستوں کو کہیں، جس طریقے سے چائنا نے کہا کہ ہم آپ کو بڑے projects کے لیے funding بھی دیں گے جو سستی ہو گی اور آپ کے ساتھ equity میں بھی آئیں گے۔ I think these are the kind of things which need to be done اور کوئی out of the box thinking کرنی چاہیے تو دوست ضرور help کریں گے۔ ہمارا issue یہ ہے کہ کب کریں گے؟ And that is the big issue.

کسی نے قادر پور گیس فیلڈ کی privatization کی بات کی۔ قادر پور ایک فیلڈ ہے اس کو اگر transparent طریقے سے privatize کر دیا جائے یا OGDC کے 10% اگر shares بیچ دیے جائیں تو What is the difference? 10% share بھی اسی OGDC میں جائیں گے، پیسے تو ODGC کو ہی جائیں گے وہ حکومت کی جیب میں directly نہیں جائیں گے۔ اسی طریقے سے اگر قادر پور فیلڈ کو آپ بیچ دیتے ہیں کیونکہ اس کی value ہمیں زیادہ مل رہی ہے تو وہ پیسے بھی OGDC میں جائیں گے۔ اس میں کسی کو کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ دونوں چیزیں transparent process کے through ہی ہم دے رہے ہیں۔ ابھی لوگوں کی ایک apprehension ہے کہ شاید یہ قادر پور فیلڈ hijack ہو جائے گا، کوئی hijacking نہیں ہو گی۔

Basically it will be done through a transparent process, if that is good for the country it will be done and if it is not good for the country, it will not be done.

چائنا کے بارے میں 26% کا share، چائنا کا یہاں اس وقت تک کسی کمرشل بنک میں حصہ نہیں ہے۔ انہوں نے ہمیں کہا کہ ہم ایک بنک یہاں کھولنا چاہتے ہیں۔ ہم نے ان کو کہا کہ آپ بنک تو کھولیں لیکن اس بنک کو بڑا کرنے میں آپ کا ٹائم لگے گا، آپ کیوں نہیں کسی بڑے بنک کا کوئی بڑا سا بلاک لے لیتے تاکہ آپ کو کم از کم entering میں سہولت ہو۔ اگر ہمارا friendly country ایک بلاک لے لیتا ہے جس میں management control پھر بھی ہمارے پاس رہتا ہے

for a good price which will be determined by professional investment bankers in a very transparent manner then what is so wrong? Nobody has discussed price or whatever the modalities are.

یہ چیزیں اخباروں میں آ رہی ہیں اور ان کے اوپر ہمیں زیادہ توجہ نہیں دینی چاہیے جب تک کوئی چیز ہو نہ جائے۔

I think we should at least trust the government on this. PIA losses;

پی آئی اے کے losses ہیں۔

PIA is a loss making firm from the last several years. At this time the losses have gone up because the fuel price has gone up from 60 dollars to 147

اور ستمبر تک اس کو hit ہوئی ہے۔ اسی پر میں آپ کو دوسرا جواب بھی دے دوں کہ جب آپ کہتے ہیں کہ fuel prices نیچے آ گئی ہیں اور گورنمنٹ کچھ نہیں کر رہی۔

Fuel prices have started coming down from July and it takes three months for the contract

پہلے آپ contract تین مہینے کا کرتے ہیں جو fuel آپ کے پاس پڑا ہوا ہے وہ جب تک خرچ نہیں ہو گا اور پھر جب تک نیا fuel آپ کے پاس نہیں آیا، استعمال نہیں ہو گا تو آپ کیسے prices reduce کریں گے۔ But it is our commitment to this nation کہ جیسے ہی ہماری وہ price نیچے آئے گی اور ہمارا وہ PDL ہو گا، ہم اسی وقت pass on کریں گے۔ ہم اس کے اوپر بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہیں۔ اس وقت ہمارا PDL, Petrol پر ہے لیکن اس وقت Diesel پر کوئی 33 پیسے یا کچھ ہے

but I know for sure that in the coming next few weeks, it will go down because prices actually went down rather rapidly from August, Septmeber onward

اس لیے وہ impact آنا شروع ہو گا

and it will be passed through. Rest assured the Government is not going to be sitting on this and making up some other kind of errors.

پی آئی اے کے اوپر میں پھر کہوں گا کہ پی آئی اے ایک مسئلہ ہے

I think we have tried all sorts of formulas on this. I think this gentleman who has come in, he is a Captain. He is trying very hard and I think he expects that the losses will go down. But I think we have heard this many times before. So I think there will have to be a strategic decision on this

کہ اس کو کس طریقے سے آگے لے کر جایا جائے۔ کیا اس کو اسی طرح چلایا جائے with good management یا اس کا strategic share بیچا جائے یا اس کو کچھ اور کیا جائے؟

I don't have an answer for that today but I can tell you one thing that there are two or three institutions about which we will have to rethink. PIA, WAPDA and Railways, obviously the KESC has gone which really drained a lot of money from our exchequer.

یہ ہمارے tax payers کا بہت زیادہ پیسہ لے کر چلے جاتے ہیں۔ اس لیے ہمیں بیٹھ کر یہ سوچنا ہوگا کہ ان کے ساتھ ہم نے کیا کرنا ہے اور اس کے اوپر بہت سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا۔

کیا پاکستان کے پاس chief economist ہیں؟ جناب، میں تو economist نہیں ہوں، میں تو ایک ordinary banker ہوں and I have come over here to do my best but we will make sure کہ جہاں economist بیٹھا ہونا چاہیے اور جس کو economic policies کا incharge ہونا چاہیے،

we will get not only one economist, we will get a team of the best economists in this country. Whether it is Hafeez Pasha, Rashid Amjad who is there today as a Chief Economist, he is damn good guy in the Planning Commission

لیکن ہم نے ان کو ابھی تک فعال نہیں بنایا تھا۔ فعال اس لیے نہیں بنایا تھا کہ Ministry of Finance تو سب کی خدا بن کر بیٹھ گئی تھی۔ میں بطور Advisor to the Prime Minister on Finance آپ سے کہہ رہا ہوں کہ میں اپنی powers transfer کروں گا Planning Commission کو اور ہم وہاں experts بٹھائیں گے not only economists ہم experts بٹھائیں گے Water and Power کے' experts بٹھائیں گے Industry کے' experts بٹھائیں گے Agriculture کے' experts بٹھائیں گے Human Resource Development کے' سارے experts بٹھائیں گے اور وہ لوگ ہمارے ساتھ مل کر plans بنائیں گے

and that is when you will say that you don't need a damn economist running the Finance Ministry.

ایک اور مسئلہ جو اٹھایا میرے خیال سے سینیٹر ہارون صاحب نے stock market نے جو floor لگایا' I totally disagree with that and I was not there but انہوں نے لگا دیا اور لگایا اس لیے کہ ظاہر ہے جب وہ گر رہی تھی تو people wanted protection over there and they thought that this was free fall but totally un-natural thing

to do. مارکیٹس اوپر بھی جاتی ہیں' مارکیٹس نیچے بھی آتی ہیں۔ جب اوپر جاتی ہیں تو کوئی profit ہمارے گھر پر نہیں رکھنے آتا' جب نیچے جاتی ہیں تو they should take the hit. So, what is happening now. ہم جس وقت وہ گر رہی تھی تو ہماری جو اپنی public sector companies ہیں جس میں OGDC ہے نیشنل بینک ہے وغیرہ وغیرہ' ہمارا یہ خیال تھا کہ

they should start buying their own shares because they are cheap now. Rather than selling, they should buy the stocks now and when the prices go up, they can go and sell that back

ماسوائے law جو ہے treasury stock کو وہ recognize نہیں کرتا اور وہ share liquidate ہو جاتے ہیں۔ پھر ہم نے یہ سوچا کہ ہم یہی کرتے ہیں کہ rather than selling ten percent of OGDG overseas اور مارکیٹ بھی باہر ٹھیک نہیں ہے' کیوں کہ دیکھیں باہر

کی مارکیٹ اس وقت choppy ہے' اس وقت آپ جو بھی کرنے جائیں گے investor آپ
کے پاس نہیں آئے گا' پاکستانیوں کے لیے ہم ایک bouquet بنائیں' ایک fund بنائیں جس
میں تھوڑا تھوڑا share ان آٹھ دس public sectors جو ہماری ownership میں ہیں ان کے
ہم shares خریدیں اور جاکر اپنے non-resident پاکستانیوں سے کہیں کہ 14-16 % ان کی
return ہے آج کل کیوں کہ values اتنی اچھی ہیں' ہم روپیہ خرچ کریں گے اور ڈالر ملے گا۔
دوسری یہ بات کہ کم از کم NRP کے لیے کچھ تو کر رہے ہوں گے' ہمارے بڑے دوستوں نے
کہا کہ آپ کم از کم ہمارا جو patriotic Pakistani باہر بیٹھا ہے' اس کو تو tap کرنے کی
کوشش کریں۔ اس کے علاوہ بھی ہم نے non-resident Pakistanis کی آج سے ایک
campaign شروع کر دی ہے۔ ہم لوگ campaign کریں گے جس میں ان کو incentives
دیں گے اگر وہ اپنے پیسے لے کر آئیں اور incentives دیں گے جو remittances کر رہے
ہیں' اس پر بھی incentives دیں گے dollar deposit پر بھی incentives دیں گے۔ تو وہ
تو ہم کر رہے ہیں' لیکن یہ بھی ایک طریقہ ہے کرنے کا' اس میں ہم نے یہ کہا کہ یہ 20
billion روپیہ ہے' اس میں حکومت کوئی پیسے نہیں دے گی' لیکن وہ جو corporations ہیں'
جو ان کا خدشہ ہے کہ اس کے بیچ میں ان کا نقصان ہوجائے گا' we have said no, we will
guarantee your loss in a sense that وہ جو کمپنی EOBI وغیرہ ہیں' they are not
going to lose and we belive کہ values اتنی اچھی ہیں کہ آپ یا ہم اس کو profit پر ہی
باہر بیچیں گے' loss پر نہیں بیچیں گے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ کسی بڑے broker کو rescue کرنے کی بات ہی نہیں ہے' یہ
shares جب خریدے جائیں گے and I have said that they should be done
bottoms up which means جس طرح IPO میں ہوتا ہے' سب سے چھوٹے investor کو
سب سے پہلے shares دیے جاتے ہیں' پھر اس سے بڑا' پھر اس سے بڑا۔ This will be
done like that which means سب سے بڑا جو بیٹھا ہے end پر' شاید اس کی تو باری بھی
نہیں آئے گی۔ So, we are going to be sure, we are cognizant of the fact کہ
ظاہر ہے اس میں ہماری guarantee تو ہے' تو ہم چھوٹے investor کو protect کریں گے۔

ہم بڑے کو protect کرنے والے نہیں ہیں - یہ straight instructions ہیں - پھر 30 billion کا ایک input دے رہے ہیں' وہ input یہ ہے کہ آج مارکیٹ جیسے ہی کھلے گی تو آپ کو پتا ہے باہر کس قسم کی conditions ہیں تو وہ لوگ آکر آپ کو shares بیچیں گے تو ہمارے foreign exchange پر مزید pressure پڑے گا' تو ہم ان کو صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ اگر نہیں بیچیں تو یہ price ہم آپ کے لیے ایک سال تک hold کر سکتے ہیں لیکن آپ کو اس کے لیے ایک fee دینی پڑے گی-

This is only for foreign investors and only for investors who actually had invested before 27th of August which means

فلور لگنے سے پہلے- تو اس میں یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اس میں کوئی malafide intention ہو' because اس وقت کسی کو کیا پتا تھا کہ floor بھی لگ جائے گا اور یہ input بھی دیں گے جو دو مہینے کے بعد ہم سوچ رہے ہیں- اس لیے ان ساری چیزوں کو سوچا گیا

and I am totally in agreement with the House that we should not be actually helping those people who have made great money

اور ہمیں tax payers کے پیسوں سے ہمیں ان کو rescue نہیں کرنا چاہیے-

ہارون صاحب نے industrial production کے بارے میں کہا' میں نے اپنے industrial production/manufacturing is 3.8%. I think he میں کہا کہ numbers has said -3.9, I agree. اصل بات یہ ہے کہ 3.8 پہلے quarter کی جو ہوئی ہے' اس کے multiple reasons ہیں کیوں کہ آپ دیکھیں گے کہ manufacturing کی growth پچھلے دو سال سے کم ہونا شروع ہوگئی تھی اور اب اس کے لیے اتنی مشکلات پیدا ہوگئی ہیں because cost of business اتنا زیادہ ہوگیا ہے اس کے لیے not because only کہ ہم نے tariff وغیرہ بڑھا دیا ہے' وہ تو ہم نے بڑھایا ہے because it happened the way the whole prices moved but it is also because ہماری جو افراط زر ہے ان کو hit کر رہی تھی اور

they have become totally un-competitive now. Some of these companies

will now come back, obviously with a proper exchange rate. They will now become obviously competitive and they start producing but we will have to do much more than that just to revive the manufacturing and trade.

Pakistanis sent billions of dollars overseas, I can tell you please tell me and tell me the mechanism, I think we have all been saying for the last 25-30 years but the only way we will be able to bring them back is bring back the confidence.

اگر یہاں confidence آئے گا، تو لوگ پیسہ واپس لے کر آئیں گے۔

There was a time when people had started coming back over here, started investing over here. My own sense is short of that, I think it is a free world today,

میں نہیں سمجھتا کہ آپ کسی کو ڈنڈے کے ساتھ اس بات پر راضی کر سکتے ہیں۔ جو آج یہاں بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے اپنے روپے، ڈالرز میں convert کر کے باہر بھیج دیے ہیں۔ جو باہر پڑے ہیں، آپ ان کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ واپس لے کر آئیں۔ بھائی جان، confidence یہاں build کریں، economy کو صحیح طریقے سے grow کریں everybody will start bringing money back.

یہاں یہ کہا گیا کہ ہمیں non-developmental expenditure cut کرنے پر زور دینا چاہیے۔ I totally agree with that. جیسا کہ میں نے کہا کہ اس ساری چیز کے لیے جب ہم لوگ بٹھائیں گے اور وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ جو non-development expenditure ہے، جو بھی ہے whether salaries ہیں کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے defence کے اوپر زیادہ خرچ ہو رہا ہے، I mean people can say that, my point is all that we have to think through and say ہمیں دس، بیس یا تیس per cent cut چاہیے because اگر ہم نہیں کریں تو ہمارا جو target ہے اپنی چادر کے اندر پاؤں پھیلانے ہیں، وہ نہیں ہو گا۔

So, revenue enhancement on one side and cutting unnecessary

we have to start thinking out of بھی میں اس expenditure on the other side

آپ کے پاس پاکستان میں the box. And you know, this is a very simple thing

there are a lot of کو کوئی چیز چاہیے تو Defence پڑی ہوئی ہیں اگر properties اتنی

آپ ایک RIETS میں اس کو ڈالیں اور مارکیٹ properties over here which we have

and that you can go and spend on نکالیں long term capital میں لے کر جائیں

whatever you want to spend. Similarly, the civilian government can do

the same thing, GOR in Lahore and over here in Islamabad are such

ان کو RIETS میں properties which you can make them rental properties

ڈالیں، جائیں انہیں enlist کریں اور اس سے ملا دیں stock market میں 50 per cent جو ہے

that will be a lot of money. So, I think, you have got to start thinkingout of the box. And I think, these are the kind of things which we will likethe intellectuals to sit down and help us on.

Salaries جو ہیں bureaucrats کی اگر وہ low ہیں، ہم خود کہہ رہے ہیں کہ low

ہیں تو ان پر اور چھری پھیرنا چاہتے ہیں they are only 15 per cent of the market

salary آپ اس کو کاٹیں گے دس فیصد سے یا پندرہ فیصد سے، کسی نے یہاں بات کی کہ ہم

بیوروکریسی کی salaries کی legislators اور کاٹ دیں salaries کاٹ دیں۔ میں تو آپ کو

بتا رہا ہوں، آپ کو اپنی salaries کا تو پتا ہی ہے ۔ پبلک سیکٹر کی salaries کا میں نے آپ

کو بتا دیا اور میں نے یہ آپ کو بتا دیا کہ پرائیویٹ سیکٹر میں کتنے پیسے ملتے ہیں that is why

you are not employer of choice any longer. So, the very fact is you have

got to be practical about it. اس میں یہ ہے کہ آپ نے consolidate کرنا ہے so

that number کو آپ کو shrink کرنا پڑے گا، ان کو upgrade کرنا پڑے گا۔

Consumption GST on electricity کی جو چیز ہے اس پر تو ایک rag لگتا ہے،

یہ دنیا میں لگتا ہے لیکن ہم ذرا تھوڑا سا آگے چلے گئے ہیں کیونکہ ہم نے ان ساری چیزوں کو as a revenue collecting mechanism بنا دیا۔ تو میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ نے پورے taxation structure کو دیکھنا ہے اس کو buoyant بنانا ہے۔ Income tax and value added tax ان دو میں ہم نے اس کو تقسیم کرنا ہے باقی rif raf خود ہی ختم ہو جائے گا اور اس وقت یہ جو لوگ کہہ رہے ہیں کہ GST نہیں ہونا چاہیے، with holding tax نہیں ہونا چاہیے۔ یہ ساری چیزیں ختم ہونی چاہییں۔

Mr. Presing Officer: Honourable Advisor on the Finance, may the Chair put you a little query? Forty per cent now decrease in the bills of the electricity, why this first of all this 40% extra and why the decrease now?

Mr. Shaukat Fayyaz Ahmed Tareen: No. No. There is no 40 per cent decrease. What I think was that people protested because actually the way we implemented that increase some bills were outragious. You know the people said, is this the way to increase electricity and there was a protest.

تو ہم نے ان کو یہ کہا کہ آئیں مشاورت کرتے ہیں۔ ہم نے ایک کمیٹی بنا دی ہے اور consumers کے ساتھ بیٹھ کر ہم یہ ساری چیزیں دیکھ رہے ہیں withholding tax, GST دیکھنے ہیں۔ ہم نے جو slabs اڑا دیے تھے اس میں جو چھوٹا consumer ہے اس پر بجلی ایک دم بڑھ گئی تھی۔ تو ہم دیکھ رہے ہیں، rationalize کر رہے ہیں اور ہمارا خیال ہے ہم یہ ایک ہفتہ یا دس دن میں کرلیں گے۔ In the meantime ہم نے کہا ہے کہ آپ پر اب بوجھ نہیں پڑے گا لیکن یہ نہ کریں کہ کچھ نہ دیں۔ پھر آپ کے لیے دو مہینے کے بعد اور مشکل پڑ جائے گی تو جو آپ کا بل ہے اس کا ساٹھ فیصد دے دیں باقی adjustment جب ہم فیصلہ کریں گے کہ increase کتنی ہوگی، وہ اس وقت دے دیجیے گا۔ اس لیے it is only an administrative

وہ kind of thing otherwise ساٹھ فیصد بھی اگر نہ دیتے تو ہوتا یہ کہ اگر آپ پندرہ دن کے بعد اس کو decide کرتے ہیں تو پہلے ہی یہ جو بل تھا وہ چالیس دن کا تھا اب وہ دو مہینے کا ہو جائے گا تو اس کے اوپر پھر ایک دم ان پر مشکل پڑ جائے گی۔

Fuel prices پر میں نے بات کر لی ہے as the prices will come down, rest assured, we are going to just pass that back to the people and we will be very transparent. ہم آپ کو بتا دیں گے کہ یہ cost کر رہی ہے اور یہ ہم آپ کو pass on کر رہے ہیں۔ آٹے کی باتیں ہو رہی تھیں کہ آٹے کی قیمتیں بہت بڑھ گئی ہیں I can assure you that now we have taken decisions ہم نے جتنی بھی wheat import کرنی ہے اس کو short نہیں ہونے دیں گے۔ میرے خیال میں دور دراز کے علاقوں میں آٹے کی shortage ہو رہی ہے کیونکہ پنجاب سے آٹے کے باہر جانے کے لیے دقت ہو رہی ہے تو ہماری ایک economic management committee ہے اس نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت اپنے stocks سے اٹھا کر صوبہ سرحد میں اور جہاں جہاں دقت ہے اور جس جس ضلع میں shortage ہے وہاں آٹا پہنچائیں گے۔ یہ نہیں ہے کہ جا کر پشاور میں چھوڑ دیا، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پشاور میں چھوڑیں تو کہیں اور نکل جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اگر کوہاٹ میں shortage ہے تو کوہاٹ میں آٹا پہنچائیں۔ بنوں میں آٹے کی shortage ہے تو وہاں جا کر آٹا پہنچائیں and the Provincial Government has agreed and you will see that ہم آٹے کی shortage نہیں ہونے دیں گے۔

چینی کو دیکھیں۔ ہم stock build کر رہے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ چینی کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں تو ہم نے کہا کہ مارکیٹ میں بیچیں، سٹاک رکھنے کی کیا ضرورت ہے حالانکہ we know that next year شاید چینی کی collection کم ہو لیکن پھر بھی ہم نے پچاس ہزار ٹن چینی بیچی ہے اس لیے کہ اس کی قیمت چالیس روپے فی کلو تک پہنچ گئی تھی ہم نے کہا اس کو آپ واپس پینتیس تک لے کر آئیں تاکہ قیمت stabilize ہو۔ تو آپ دیکھیں ہماری proactive intervention ہو گی لیکن یہ کہنا کہ آٹا بالکل ہی out of reach ہوگیا، فلاں ہوگیا تو ہم نے غلطی تو کی کہ ہماری گندم short تھی Procurement it was short by two million tons.

نہیں ہو سکی ۔ ہم ساڑھے تین ملین ٹن procure کرنے گئے تھے ابھی 1.7, 1.8 million ton ہم نے procure کی ہے اور باقی ہمیں import کرنی پڑ رہی ہے۔

الیاس بلور صاحب نے FBR کے بارے میں کہا' Chairman FBR یہاں بیٹھے ہوئے ہیں both of us are of the view that اس کو ہمیں totally rehash کرنا پڑے گا in a thinkingwise, the way we basically collect the taxes, assessment, کہ sense universal assesment ہوگی۔ اس سے بہتر تو اور کوئی چیز ہو نہیں سکتی۔ آپ اپنا tax خود assess کریں کہ یہ میرا tax ہے اب اس کی جو detailed scrutiny ہے وہ بھی اس طرح ہونی چاہیے کہ harassment نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن ایک دفعہ جب ہم نے سب stakeholders کے ساتھ فیصلہ کر لیا کہ اس اس طریقے سے ہم detailed scrutiny کریں گے تو پھر اس کے بعد ہم نہیں چھوڑیں گے۔ جس نے ٹیکس نہیں دیا جو اس نے کہا کہ میرا ٹیکس ہے تو پھر ہم اس کو پکڑ لیں گے۔ دنیا کے کسی علاقے میں جب لوگ ٹیکس چوری کرتے ہیں یا نہیں دیتے تو it is a crime and I think, it is only this country where for a very long time ہم نے یہ کہا ہوا ہے کہ یار چلو کوئی بات نہیں' ادھر دیکھ لو یا ادھر دیکھ لو۔ I agree over here that کوئی harassment نہیں ہونی چاہیے لیکن اگر کوئی ٹیکس نہیں دے رہا اور جان بوجھ کر نہیں دے رہا تو I think, we really have to just take those people to task.

Mr. Presiding Officer: Sorry, since I was one of the Members sitting there, I had many questions and a lot of questions have crept up during the discussion. May I ask that is there any incentive for those who are already paying taxes or those who are coming into the tax net? Of course, punishments are there and trial is there which is good.

جناب شوکت فیاض احمد ترین، دیکھیں جی آپ اپنا بجلی کا بل دیتے ہیں تو آپ کا incentive یہی ہوتا ہے کہ آپ کو بجلی ملتی رہتی ہے جو لوگ بجلی کا بل نہیں دیتے اس کی بجلی ہم کاٹ دیتے ہیں۔ ٹیکس کے سلسلے میں ہم نے یہ incentive اپنے پاس رکھا ہی نہیں ہے

ہم نے جب کسی کو سزا نہیں دی تو یہ بالکل آپ کی بات صحیح ہے کہ جو ٹیکس دے رہا ہے he feels aggrieved وہ کہتا ہے کہ میں ٹیکس دیتا ہوں

and by the way your story over here, I have been paying taxes and Ithink for your information because I am standing here first time, I don't charge any salary from the Government of Pakistan, I only take one rupee and I am going to declare my tax return. All my assets and this will be public property because now representing Government of Pakistan

جس طرح ہمیں یہ ہوتا ہے کہ ہم تو ٹیکس دے رہے ہیں تو ہمارا کیا قصور ہے کہ ہم دے رہے ہیں Now, what I am trying to say is that now we will make sure that جو لوگ ٹیکس نہیں دے رہے ان کو بھی ہم اسی net میں لے کر آئیں تاکہ جو دے رہا ہے وہ یہ نہ سمجھے ۔ اب incentive کیا ہونا چاہیے I think what we need to do is look at our tax structure. I think, higher the taxes, the people will not pay. I think, you need to make it very simple, harassment free and then the people will come forward. Because the human nature is basically بے ایمان نہیں ہے . مگر آپ اس کو بے ایمانی کی طرف لے کر جاتے ہیں۔ اگر آپ اس کو ایک سہل طریقے سے بتائیں that this is your tax, I think people will come around.۔

اب میرے خیال میں طارق عظیم صاحب نے کہا ہے کہ fudged numbers تھے کہ نہیں تھے۔ دیکھیں جی! میں ابھی آیا ہوں، میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ last year جس طرح numbers project کیے گئے تھے اور جو fiscal deficit project کیا گیا تھا، وہ تو وہ نہیں تھا I think, he was talking all of that. جس طرح ڈار صاحب نے یہ کہا کہ جس وقت وہ آئے تھے تو اس طرح لگتا تھا کہ کوئی ایک ٹریلین کا budget deficit آ رہا ہے۔ And I think when you talk about that تو اس میں transparency والی بات آتی ہے کہ بھئی کیوں نہیں قوم کو اس وقت بتایا گیا کہ بھئی یکدم اتنی balooning ہو رہی ہے اور اس میں کئی ایسی چیزیں یہ ضرور تھی۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ numbers change ہو گئے تھے بلکہ یہ بھی ہے کہ یہ کہا

گیا کہ کئی ایسے payments ہیں، جس طرح OMCs کی payments تھیں، آئل کمپنیز کی payments تھیں وہ روکی ہوئی تھیں۔ ویسے پتا نہیں چلتا تھا۔ کئی ایسی تھی کہ چلو اگلے سال دے دیں گے۔ تو very bad days اس قسم کے حالات ہیں۔

But I am not privy to that, frankly, this is what I read and think Dar sahib probably will be in a better position to......

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Kindly hear him. Yes please.

جناب شوکت فیاض احمد ترین: ابھی یہ کہا گیا کہ اکانومی ۲۰۰۴ء میں بہت اچھی تھی اور یکدم یہ اتنی خراب ہوگئی ہے۔ I don't want to be personal کہ پچھلی حکومت نے یہ کیا اور یہ حکومت ---- میں اتنا ضرور کہوں گا کہ ۲۰۰۴ء کی بیچ میں ۲۰۰۱ء کا dividend ملا ہوا تھا۔ You had a lot of money come in, and frankly 9/11 کے بعد جو آپ کو پیسے ملے تو میں تو کیونکہ، میں تو I am a patriotic Pakistani, what did we ask the Americans, we asked them کہ ہماری ملٹری equipment آپ دے دیں۔ دوسرا ہم نے کہا کہ ہمارے debt reshedule کر دیں اور پھر ہم نے کہا کہ اگر market access ہو سکتی ہے وہ بھی دے دیں۔ If I were there I would have said, done exactly the reverse. I would have said پہلے مجھے market access دیں۔ پہلے تم نے Jordan and Egypt کو دی ہے اور کئی دوسرے ملکوں کو دی ہے۔ ہمیں دو، ہم تمہارے پارٹنرز ہیں in war of terror, then ہمارا جو rescheduling وغیرہ ہے کرو اور پھر جب ہم جنگ لڑیں گے تو ہماری defence کے لئے بھی دو۔

The very fact is that money which came in, we did not actually use it very wisely and what we thought that this money is there forever and so we just loosened our money supply and we loosened our credit.

میں آپ کو example دیتا ہوں۔ ۲۰۰۰ء اور ۲۰۰۱ء کے بیچ میں credit expansion جو ہے وہ ۷۰ اور

۸۰ ارب روپے کی تھی اور یہ ۹۰ ارب روپے کی تھی۔ It went up to 448 billions and what happened, people actually took from where دیکھیں جی income ان کی بہت بڑھ گئی ہے۔ یار incomes تو پہلے بھی تھیں۔ کیونکہ پیسے آئے اور interest rates نیچے گئے۔ ظاہر ہے supply زیادہ تھی بینکوں میں۔ Rates جب نیچے گئے تو ان کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا وہ consumer banking کی طرف چل پڑے اور banks نے جب consumer banking کرنی شروع کی تو جس کے پاس جو salary تھی، اس نے disposable income کو securitize کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ future income کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ میری future income ہے اور اس پر میں اتنے loans لے سکتا ہوں۔ اس نے T.V لینے شروع کر دیے، گاڑیاں لینی شروع کر دیں۔ اس طرح وہ consumer income میں چلا گیا۔

Frankly speaking, non productive, but that is fine, it is a consumption led kind of growth strategy. I think that is where we forgot کہ employment جو create ہوگی وہ imports سے نہیں ہوگی۔ Employment create ہوگی اگر ہم Agriculture اور Manufacturing پر focus کرتے رہیں۔

مجھے کہا گیا کہ I am handpicked. سواتی صاحب نے کہا کہ handpicked میں تو الیکشن لڑ کر نہیں آیا ہوں۔ بلکہ ایک جذبہ ہے۔ یہ جذبہ ہے کہ ہم لوگوں نے مل کر کچھ کرنا ہے۔

And frankly, I have no ambitions from a Finance Minister or Advisor, I have no ambition to become a Prime Minister.

نثار صاحب نے یہ پوچھا کہ یہ revised budget نہیں ہے۔ یہ road map ہے۔ اس کے بیچ میں ہم نے کوئی budget کی changes نہیں کی۔ Budgetary, fiscal deficit وہی ہے۔ ہم نے باقی یہی کہا کہ ہم State Bank سے overdraft نہیں لیں گے۔ وہی چیزیں ہیں۔ ہمارا budget کافی tough تھا۔ اس بجٹ کو meet کرنے کی کوشش کریں جو ایک چیلنج ہے۔ ایک revised budget لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو ایک road map ہے اور economic road map ہے which is also mid to long road map. جس کے اوپر میں نے اشارہ کیا ہے۔

انہوں نے بھی PIA کی بات کی ہے۔

What cuts have been put on there? I think our view is that you basically should target the people who can not pay and charge actually people who can pay.

تو یہ جب آپ tariff دیکھیں گے electricity tariff کا تو اس کو اندر اگر آپ study کریں گے تو زیادہ تر increase جو تھی کیونکہ ہو یہ رہا تھا کہ نچلی والی slabs کے rates تھوڑے تھے اور اوپر والی slabs والے جو ہیں اس کا benefit بھی لے رہے تھے۔ تو جس کا ۲۰ ہزار سے زیادہ کا bill ہے اس کو آپ کیوں رعایت دے رہے ہیں۔ اس کے لئے ہے جو ایک ہزار یا ڈیڑھ ہزار روپے کا bill دے رہا ہے۔

پھر دوسری بات، یہ بھی ہم لوگوں نے کہا کہ اگر ایک ڈیزل کی جیپ کوئی چلاتا ہے اور ایک بے چارہ موٹر سائیکل چلا رہا ہے یا کوئی ٹریکٹر چلا رہا ہے۔ I think they have to be differentiated. I think یہ thought process ہے اس وقت and we will bring in a mechanism whereby the people who can afford it will be taxed more than people who can't and subsidy یا اگر اس کو کوئی benefit ہم نے پاس کرنے ہیں تو targeted طریقے سے پاس کریں گے۔ تو اس پر بالکل مشاورت ہو رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ گورنر نے آج ایک statement دے دیا کہ Pakistan will not default. میں نے بھی ایک statement دیا ہے کہ

we can not afford to default, we will do whatever is possible, make sure that we don't default. So I don't think that they are on different plane. Now you may just have different opinion than that of the Governor but the very fact is that, that is an independent body but as far as the policy framework is concerned, she comes under the policy framework of the sitting Government.

ہمارا total debt جو ہے I think is now somewhere at ڈار صاحب نے بتایا کہ

it's 7 trillion and our total economy this year is going to be around 13 trillion is going to be closed to 56, 58%. So, this is what our total debt is.

ایک جو point دیا گیا یہ جتنی devaluation ہو رہی ہے اس سے آپ کا local debt بڑھتا جا رہا ہے ۔ Every one rupee adds 46, 47 billion because that is your foreign currency debt. تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس چیز کو مدنظر رکھیں اور ہماری جو fight ہے against inflation اس کو اور تیز کر دیں تاکہ یہ inflation نیچے آئے ۔ So that the depreciation of currency ختم ہو ۔ ورنہ depreciation of currency آپ کو بالکل مار دے گی۔ اس میں یہ ہے کہ خواہ مخواہ بیٹھے ہوئے 900 billion جو آپ نے کر دیا۔

So, I have no difference of opinion with the House over here. We all have to get towards.....

اور پھر وہ دوسری جو contradictory قسم کی باتیں لوگ کرنا شروع کرتے ہیں۔ دیکھیں جی' میں یہ ضرور کہوں گا کہ حکومت کا کوئی business نہیں ہے کہ وہ سینٹرل بینک سے overdraft لے۔ اگر اس نے borrow کرنا ہے تو مارکیٹ سے جاکر کرے۔ اس سے یہ ہوگا کہ rate زیادہ ہوگا۔ حکومت اپنا cost بچانے کے لئے زیرو ریٹ پر borrowing کرتی ہے۔ زیرو نہیں ہوتا ساڑھے بارہ ہوتا ہے' لیکن ہوتا یہ ہے کہ ہم ساڑھے بارہ ان کو دیتے ہیں وہ profit میں پھر ہمارے پاس واپس آ جاتا ہے۔ So, it is for us a cheap money اور یہ اس حکومت نے نہیں کیا

but I think, it has been there for a long time. We should stop and I have actually told my Ministry of Finance

کہ آپ کو میرے سے اجازت لینی پڑے گی۔ انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ اس میں major improvement ہو گی۔

So, from our side, we are going to be responsible. But also I think for the time being we need to keep the rates where they are or may be little over, little under for a little while so that we lick the inflation, it starts coming

down and we will bring down the interest rates very rapidly. So that our inflation is in control and when inflation is in control, we have a currency under control.

جیسے ہم revitalization of our industry کی بات کریں گے

not only textile but I think you have to look at all of our industry There is lot of damage done to our industry and I think what we need to do is look at our industry of textile being 25% to 30% of our total industry needs more attention, but clearly we will have to sitdown and come up with the comprehensive plan whereby we just.....

ہم کسی کے منہ کو ہیروئین نہیں لگانا چاہتے۔ ہم جو اس کھڈے میں گرے ہیں، ہم جب اس سے
نکلنے کی کوشش کریں تو صحیح طریقے سے نکلیں کہ جو ہم چاہتے ہیں کہ جو industrialist یا جس
نے industry لگائی ہے، جو اپنی industry کو صحیح نہیں چلا سکا اور مشکل میں ہے، اس کی
مشکل تو آپ حل کر دیں، Bankruptcy law لے آئیں، ایک Resolution Trust ہم بنا
دیں گے لیکن آپ اس کو مراعات دے کر industry واپس مت کریں۔ آپ اس سے
industry لیں، اس کی ساری liabilities وغیرہ ختم کروائیں اور اس کو دیں جس نے ابھی
تک successfully چلائی ہے۔ اس سے ایک تو consolidation ہوگی، دوسری efficient
لوگوں کے پاس جائے گی ۔ So you have got to start thinking because basically
once for all ہم اس issue کو tackle کریں because fragmentation آج بھی
industry میں بہت ہے، even in textile بہت ہے۔ آپ اندازہ کریں گے، اگر چین اور انڈیا
میں دیکھیں کہ جو spinning mills ہیں وہ اتنی بڑی بڑی ہوگئی ہیں اور دوسری جو weaving
اور جو value added ہے ان میں at times you just cannot even compete with
those people because of scale. Because they want big orders and you
can't fullfil those big orders. اس میں ہمیں ذرا textile mills اور دوسری industries
کے ساتھ بیٹھ کر سوچنا ہوگا کہ کس طریقے سے help کی جائے تاکہ یہ نہ ہو کہ پھر سے تین، چار

سال کے بعد ہم پھر وہیں کھڑے ہوں جہاں سے ہم شروع ہوئے تھے، لیکن ہم ضرور کریں گے۔

میرے خیال میں جو جمال لغاری صاحب نے کہا کہ کون guarantee کرے گا کہ جو ہمیں پیسے مل رہے ہیں، ہم اس کو صحیح طریقے سے خرچ کریں۔ اگر ہم public کے نمائندے ہیں

and if we basically believe that we want to bring in good governance, I think we will have to be accountable and we will have to be accountable to this House and the Parliament. We will have to be actually accountable to the people of Pakistan because we have to go back to get their votes and if we also mess up, I guess we will probably have a very bad faith. So, my own sense is, the only way to move forward is to have good governance, to make sure

کہ جو آپ کو پیسے مل رہے ہیں۔

if we really get the money and for that I think there is no other short cut. Merit should be our policy and performance should be the criterion as we just do different things, we have different policies.

میرے خیال میں رانجھا صاحب کی بات کا تو میں نے جواب دے دیا ہے کہ I am not an Economist but we will make sure that there will be Economist who basically will be helping us.

How much was spent on access to justice? I have no idea because I did not come with those kind of details. I will send these figures to him.

اب کسی نے یہ کہا کہ آپ freeze کر دیں imports کو۔ Just to freeze the imports. میرے خیال میں صفدر عباسی صاحب نے کہا۔ دیکھیں جی کسی چیز کو بند کرنے سے، کہ you have to keep the water flowing. Now, what you do is, اگر آپ کو کوئی

چیز نہیں چاہیے جیسے سنگاپور میں ان کو گاڑیاں نہیں چاہیے ہوتی ہیں کیونکہ ان کا خیال ہے کہ ہمارے پاس جگہ ہی نہیں ہے تو 150%, 200%, 250% duty انہوں نے لگائی ہے۔ ہم جب liberalization کی طرف چلے تو ہم ایسے چلے کہ ہم نے سمجھا کہ ہم United States of America ہوگئے ہیں۔ ہر چیز کو ہم نے بالکل zero duty, 5% duty کی طرف چل پڑے۔ ہم اتنا جلدی بھاگنا شروع ہوگئے کہ اگر آپ ہمارے اردگرد کے ممالک کو دیکھ لیں، ہم سب سے زیادہ liberal ہیں اس وقت۔ So, I think we have to look at the duty structure. We have to see کہ ہم نے کن چیزوں پر اپنے آپ کو rationalize کیا ہے۔ یہاں تو اب avocado بھی import ہوتا ہے۔ Tooth brush U.K. کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اس کے بعد gin جو ہوتی ہے وہ بنگلہ دیش کی ہوتی ہے۔ So, the point is کہ ہوگیا، ہم نے کیا ایسی چیز دیکھ لی تھی کہ ہمارے پاس ڈالر آجائیں گے کہ ہم اتنے liberal ہوگئے۔ So, I think we will have to look at those but I think کسی چیز کو بالکل بند کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس طرح سے پھر smuggling شروع ہو جاتی ہے۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Let us hear the honourable Advisor. You may continue please. Advisor sahib look at me and please continue. Please don't interrupt. You please look at me and please continue.

جناب شوکت فیاض احمد ترین، کسی نے کہا کہ جی آپ agriculture کے tax کی بات کرتے ہیں اور یہ تو already taxed ہیں۔ دیکھیں جی، کسی نے یہ نہیں کہا کہ agriculture پر کل سے tax ہونا شروع ہوجائے گا۔ ہم نے صرف یہ کہا ہے کہ آپ نے Tax GDP ratio ایک فیصد سے بڑھانی ہے over a period of time. اگر آپ agriculture کو reform کر دیں گے اور میں آپ کے سامنے سیدھی بات رکھنا چاہتا ہوں کہ اگر agriculturist کے income levels ٹھیک ہوجاتے ہیں۔ Rules تو ان پر بھی وہی لاگو ہوں گے کہ upto two lac rupees تو کسی کو بھی tax نہیں ہوگا۔ کسی نے کہا کہ revolution ہوجائے گا۔

کسی ہاری یا چھوٹے کاشتکار کو تو ویسے ہی tax نہیں لگے گا کیونکہ ظاہر ہے کہ ہم نے اگر دو لاکھ روپے تک کہا ہے کہ tax free ہے، لیکن اگر کوئی امیر agriculturist ہے اور اس کی income اچھی ہے اور ہم ان کو صرف یہ کہتے ہیں کہ آپ کی income بہت اچھی ہوگئی ہے اور آپ اس میں 10% یا 20% جو بھی دوسرے دے رہے ہیں، آپ دے دیں۔

and if his return on his investment is good enough just like any other industry, I think we can have a very healthy debate on that and that will also, sir, the people have been saying in this country for a very long time

کہ ایک privileged lobby ہے یہ جس پر آپ کچھ نہیں کرتے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ یہ privileged lobby ہے یا نہیں ہے۔ میں تو صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ agriculture کی بات صرف میں نہیں کرتا ہوں۔ میں تو آپ کو کہتا ہوں کہ real estate کو آپ دیکھ لیں۔ Real estate after abolition of the wealth tax, real estate پر کوئی tax ہی نہیں ہے۔ لہٰذا کیا ہوتا ہے کہ لوگوں نے جو پیسے بچانے ہوتے ہیں وہ اس میں ایک دم invest کر دیتے ہیں۔ کیا ہوا اس سے، آپ کی real estate کی prices inflate ہوگئی ہیں اور حد سے زیادہ inflate ہوگئیں۔ ایک عام آدمی اپنا گھر بنانے کے لیے زمین نہیں خرید سکتا because they got inflated because all the wrong sort of money went into the real estate کیونکہ اس پر کوئی check نہیں تھا۔

اسی طریقے سے آپ نے Stock Exchange کی بات کی۔ جو tax وغیرہ تھے، the very fact is that we have to rationalize, we have to sit with them کہ بھائی اگر آپ کی کوئی income بنتی ہے تو آپ کیوں tax نہیں دیں گے۔ آپ کی billions of dollars کی کمائی ہے۔ میرے خیال میں، میں نے محاورتاً یہ کہہ دیا تھا کہ "no sacred cow" اس کا مطلب یہ تھا کہ

everything is on the table. We should discuss everything if we have to now move on towards a kind of 15% tax of GDP ratio, to move on a kind of maintaining growth rate, not sustainable, I think.

وہ برا منا گئے تھے کہ شوکت عزیز یہ term use کرتے تھے لیکن which means we really need to have a kind of consistent growth. اس کے لیے ہمیں یہ چیزیں کرنی پڑیں گی لیکن اس میں مشاورت ہوگی، سب کے ساتھ بیٹھیں گے۔ It is not going to happen overnight.

واپڈا bankrupt ہو رہا ہے۔ KESC نے بجلی گھر بند کردیے۔ اس وقت جتنے بھی ان کو پیسے چاہیے تھے ہم نے release کیے ہیں۔ اس وقت کوئی تھرمل پاور بند نہیں ہیں۔ جن کی تھوڑی servicing ہو رہی تھی وہ بھی آہستہ آہستہ واپس آ رہے ہیں۔ آپ کا issue بہت بڑا تھا کہ 3000MW short تھے کیونکہ وہ hydel ہیں اور ان میں پانی نہیں آ رہا تھا۔ وہ بند ہو گئے ہیں اور اس میں سے ایک ہزار ابھی واپس آئی ہے تو تین ہزار وہ اور plus ظاہر ہے کچھ IPPs وغیرہ جو تھے وہ produce نہیں کر رہے تھے۔ ڈیڑھ دو ہزار وہ تھا، تو پانچ ساڑھے پانچ ہزار اور کچھ servicing area تھے کہ it went upto 6000. So, what is happening now is تھرمل کو پورا چلا دیا گیا ہے whether it is Karachi or in Punjab or rest of the country. کیونکہ ابھی hydel کی بھی تھوڑی deficiency ہے، ایک ہزار میگا واٹ سے کم ہوئی ہے۔

I think you will see, there will be an improvement in the loadshedding, but the problem is not over. If you are growing at the rate of 5% to 6%, this is what you say and you do not have the capacity and clearly today is going to be worst than yesterday because if you are still growing tomorrow is going to be worst than today.

تو یہ کہنا کہ بھائی پچھلے سال دیکھیں، تین ہزار یا تین گھنٹے ہوتی تھی۔ بھائی جان ابھی تو چھ گھنٹے دس گھنٹے ہونگے کیونکہ اتنی جلدی میں تو نئی capacity نہیں آئے گی تو اس میں میرے خیال میں تھوڑا سا تحمل کریں پھر حکومت نے کہا ہے کہ اگلے سال دسمبر تک ہم almost load shedding کم کردیں گے، ختم کر دیں گے and they are working on various options and انشاء اللہ وہ ہو جائے گا۔ پھر میں اس بات پر جاتا ہوں کیونکہ ہم نے

planning کا کوئی coherent process رکھا نہیں تھا تو our left hand was not
talking to the right hand. Right hand کہہ رہا تھا کہ ہم سات آٹھ فیصد سے grow کر
رہے ہیں، left hand نے کبھی power کی طرف توجہ نہیں دی، گیس کی طرف توجہ
نہیں دی۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو ہوتا رہے گا اور جب problem ہوئی تو
then everybody thought my God what the hell has happened. So I think we need to have a very coherent and kind of well concieved planning process which is again reviewed on a three months basis.

Credit cards کے بارے میں، Credit card is like any other credit. آپ کو
لوگ کریڈٹ کارڈ دینے کے لیے ٹیلی فون تو کرتے ہیں، لیکن یہ تو نہیں کہتے کہ آپ جا کر خرچ
کریں۔ I mean, very bluntly when you spend it اس وقت آپ کو خیال نہیں ہوتا کہ،
اس پر لکھا ہوتا ہے کہ اس کے اوپر rate of mark up کیا ہے۔ جس وقت آپ دیتے ہیں، اس
کو استعمال کرنا تو بہت آسان ہے ہر جگہ خرچ کر سکتے ہیں۔

I would like to say that this is the learning process. You cannot spend
and then go back and tell the bank کہ اب میں pay نہیں کروں گا because the
rate is very high. کیونکہ وہ بنک کے بھی capital میں کسی کے پیسے لگے ہوئے ہیں۔ یہ
پرائیویٹ سیکٹر کے banks ہیں۔ اگر وہ غلطی کرتے ہیں تو جوتے ان کو مارنے چاہیں۔
Reality on the ground یہ ہے کہ اگر آپ نے کسی سے پیسے لیے ہیں تو وہ تو واپس مانگے
گا۔ اس کے اوپر اگر اس نے آپ کو لکھ کر دیا ہوا ہے کہ یہ میں mark up charge کروں گا تو
وہ کرے گا۔ Leasing etc., as I said, low interest rates جب تھے تو we got
addict to these things. We use them like our kind of second kind nature
اب نہ ہوں obviously the people are addicted. So I do not think people will
have to look at their own spending habits.

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Yes, proceed further please.

جناب شوکت فیاض احمد ترین، میں آغا صاحب کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ Ministry of Finance is very serious. I have been here now, I think, for less than two weeks or rather little over two weeks. میں businessmen سے ملاقات کر چکا ہوں۔ یہاں پر آ کر میں نے آپ کو پورا road map دیا ہے۔ میں دو ملکوں U.S. اور چین میں پھر چکا ہوں ۔ I think we are working very hard. We are going to make sure that we have a very good team, we give you a very coherent and cogent plan اور وہ پلان یہاں پر debate ہوگا۔ یہ نہیں ہے کہ یہ پلان ہم بنا کر آپ کو دے دیں گے۔ ہم آپ کے سامنے رکھیں گے آپ اس پر debate کریں گے-----

You have the natural rights, the speeches I heard, all brilliant and we have so many intelligent people sitting over here. I do not have monopoly on wisdom neither the Ministry of Finance has monopoly on this. Neither this Government has monopoly over wisdom. What we would like to do is, best of our abilities will give you a plan and then we like you to comment on that plan, criticise that plan so that we can modify and basically we can then execute it collectively.

تاکہ ہم سب اس پلان کے پیچھے ہوں۔ اگر ہم نے اپنے ملک کو اس mess سے نکلنا ہے تو اس میں چند لوگوں کی effort کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں پورے سترہ کروڑ عوام کی effort کی ضرورت ہے۔ اس پر آپ یقین رکھیں کہ ہم سب کو parochial politics پر یقین نہیں رکھیں گے

we will be open to all the suggestions and Ministry of Finance, I can assure you, is a very serious kind of institution. When will we fix the problems? I can tell you, I believe that the first problem we got fixed,

which will fix lots of other problems is that basically fund our reserves.

جس وقت آپ reserve میں پیسے ڈالیں گے اور وہ آئیں گے یہ ایک غیریقینی کی فضا ختم ہو جائے گی۔ اس سے کافی لوگ جنہوں نے باہر پیسے رکھے ہوئے ہیں they start hurting, they will bring the money back اس سے liquidity آئے گی۔ جب liquidity آئے گی تو pressure on interest rates will go down that means your industry etc. will also start obviously breathing and ادھر سے کام شروع ہو گا؛ لیکن یہ ایک مشکل سفر ہے۔ اس پر ہمیں stabilization کے لیے کم از کم اٹھارہ سے چوبیس مہینے لگیں گے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم باقی کچھ نہیں کریں گے۔ ہم ساتھ ساتھ جس طرح میں نے باقی چیزیں کہی ہیں agriculture in safety net ساتھ ساتھ ہم جاری رکھیں گے۔ But stabilization, IMF یا دوسرے اداروں کا جو طوق ہے یہ hopefully ہم چاہیں گے کہ اپنے پیروں پر ہم کھڑا ہونا شروع ہوجائیں In twenty four months. Thank You very much.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much.

اس سے پہلے کہ ہم adjournment کی طرف جائیں۔ تین messages House نے بڑے loud and clear دیئے ۔ Let me conclude that way and let me put it on record, No.1 کہ غیر ضروری، غیر ترقیاتی اخراجات کم کرنے چاہیں۔ دوسرا یہ کہ سمندر پار پاکستانی ملک کی معیشت میں اپنا حصہ ڈالیں۔ تیسرا یہ کہ معیشت کی بدحالی کے بوجھ سے عام آدمی کو بچایا جائے

Join me in the prayers when I say this

خدا کرے کہ میری ارض پاک پر اترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

I adjourn the House till 10.00 A.M. tomorrow. Thank you very

much ladies and gentlemen and I appriciate the kind of passion you

showed and I appreciate the answers you gave, Mr. Advisior.

[The House was then adjourned to meet again tomorrow, 30th of October 2008, at 10.00 A.M.]